Presented by: Rana Jabir Abbas

کلامِ دبیرؔ (جلد دوم)

سلکِ سلامِ دبیرؔ

(دبیرؔ کے سلاموں کا مجموعہ)

تحقیق اور تصنیف

ڈاکٹر سید تقی عابدی

jabir.abbas@yahoo.com

اظہار سنز

۱۹۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق محفوظ

۲۰۰۴ء

نام کتاب : سلکِ سلامِ دبیر
تحقیق، ترتیب اور تدوین : ڈاکٹر سیّد تقی عابدی
ناشر : سیّد محمد علی معظم رضوی
اظہار سنز، ۱۹۔ اردو بازار، لاہور۔ پاکستان
فون: ۷۲۳۰۱۵۰
طابع : سیّد اظہار الحسن رضوی
مطبع : اظہار سنز پرنٹرز، لاہور فون: ۷۲۳۰۷۶۱
قیمت :

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست

۱	رو میں ہے رخشِ عمر	۷
۲	شجرہ مرزا دبیرؔ	۱۱
۳	مرزا دبیرؔ کا نمونہ خط	۱۳
۴	مرزا دبیرؔ کا زندگی نامہ	۱۶
۵	مرزا دبیرؔ یکتائے فن زماں	۴۶
۶	مقامِ دبیرؔ مشاہیرِ سخن و ادب کی نظر میں	۴۸
۷	صنفِ سلام میں دبیرؔ کا کمال	۶۰
۸	بہتر نوادر	۷۸
۹	نمونہ صنائع و بدائع	۸۱
۱۰	فہرستِ سلام	۸۹
۱۱	سلام	۱۰۳ تا ۵۴۴
۱۲	مرزا دبیرؔ کا مقبرہ	۵۴۵
۱۳	کتابیات	۵۴۷

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رو میں ہے رخشِ عمر

نام	:	سید تقی حسن عابدی
ادبی نام	:	تقی عابدی
تخلص	:	تقی
والد کا نام	:	سید سبط نبی عابدی منصف (مرحوم)
والدہ کا نام	:	سنجیدہ بیگم (مرحومہ)
تاریخ پیدائش	:	یکم مارچ ۱۹۵۲ء
مقام پیدائش	:	دہلی (یوپی) ہندوستان
تعلیم	:	ایم بی بی ایس (حیدرآباد، انڈیا)
		ایم ایس (برطانیہ)
		ایف سی اے پی (یونائیٹڈ اسٹیٹ آف امریکا)
		ایف آر سی پی (کینیڈا)
پیشہ	:	طبابت
ذوق	:	شاعری تنقید اور ادبی تحقیق
شوق	:	مطالعہ اور تصنیف
قیام	:	ہندوستان، ایران، برطانیہ، نیویارک اور کینیڈا
شریک حیات	:	گیتی
اولاد	:	دو بیٹیاں (معصوما اور رویا)، دو بیٹے (رضا اور مرتضیٰ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصانیف	:	شہید(۱۹۸۲ء) جوشِ مودّت(۱۹۹۹ء)
		گلشنِ رویا(۲۰۰۰ء) رموزِ شاعری (۲۰۰۰ء)
		تجزیہ یادگارِ انیسؔ (۲۰۰۲)
		عروسِ سخن (۲۰۰۰ء) اقبالؔ کے عرفانی زاویے(۲۰۰۱ء)۔
		انشاء اللہ خان انشا (۲۰۰۱) اظہارِ حق (۲۰۰۳)
		طالعِ مہر (۲۰۰۴)
		سلکِ سلامِ دبیرؔ (۲۰۰۴)
زیرِ تالیف	:	ذکرِ دُرباران، تجزیہ شکوہ جواب شکوہ، دبیرؔ کی مثنویات،
		رباعیاتِ دبیرؔ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرزا دبیرؔ کا زندگی نامہ

نام : مرزا سلامت علی

تخلّص : دبیرؔ

عطاردؔ (غیر منقوط کلام میں عطاردؔ تخلّص استعمال کیا ہے)

میر ضمیرؔ نے تخلّص دبیرؔ تجویز کیا اور کہا "بر دبیرانِ روشن ضمیر مخفی و محجب نماند" اور مسکرا کر بولے: "صاحبزادے! میں نے اپنے نفس و نام پر تم کو مقدم کر دیا۔"

ثابت لکھنوی کہتے ہیں کہ "میں نے بہت سے تذکرے دیکھے۔ ایک تخلّص کے کئی شاعر نظر آئے مگر دبیرؔ تخلّص، مرزا صاحب سے پہلے کسی شاعر کا، مجھے نظر نہیں آیا۔" منشی مظفر علی خان اسیرؔ کہتے ہیں:

شاعرانِ حال کیا مضمون تو باندھیں اسیرؔ
ڈھونڈتے ہیں یہ تخلّص بھی کہیں ملتا نہیں

حکایت : گیارہ بارہ برس کی عمر میں دبیرؔ کے والد نے میر ضمیرؔ مرحوم کی خدمت میں پیش کر کے کہا کہ یہ بندہ زادہ ہے اس کو مدّاحیِ اہلِ بیت کا شوق ہے۔ میر ضمیرؔ نے فرمایا: کچھ سناؤ! مرزا صاحب نے یہ قطعہ پڑھا:

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ سن کر میر ضمیرؔ اور تمام حاضرین پھڑک گئے۔ کوئی صاحب بول اُٹھے:

"صاحب زادے! ماشاءاللہ! چشم بدؤور! بلا کی طبیعت پائی ہے۔"

لطیفہ: جناب مفتی صاحب کے روبرو "انیسیے" اور "دبیریے" جھگڑ رہے تھے۔ ہر شخص اپنے ممدوح کے کلام کو پڑھ کر اُس کی خوبیاں بیان کر کے اسے دوسرے پر ترجیح دے رہا تھا "دبیریے" نے کہا اور باتیں تو چھوڑیں، ایک تخلّص ہی کو دیکھیے! کس قدر عظمت اور برکت نمایاں ہے۔ اُس کے وزن پر کس کثرت سے تخلّص ہیں اور اسی کثرت سے مرزا صاحب کے شاگرد بھی ہیں: مشیرؔ، منیرؔ، مطیرؔ، نظیرؔ، سفیرؔ، قدیرؔ، ظہیرؔ، وزیرؔ، امیرؔ، خبیرؔ، نصیرؔ، صغیرؔ، حقیرؔ، فقیرؔ، کبیرؔ وغیرہ۔ وہاں کیا ہے؟ ڈھاک کے تین پات! انیسؔ، نفیسؔ، سلیسؔ آگے بڑھیے تو جلیسؔ۔ مفتی صاحب نے کہا تخلّص تو اُدھر بھی بہت ہو سکتے ہیں، پھر سنانا شروع کیا: انیس، بیس، اکیس، بائیس...... اڑتالیس تک۔ حاضرین یہ سن کر بے اختیار ہنسے اور جھگڑا ختم ہوا۔

تاریخ ولادت: ۱۱۔ جمادی الاوّل ۱۲۱۸ ہجری ("بخت دبیرؔ" مادّۂ تاریخ ولادت: ۱۲۱۸ھ ہے) مطابق ۲۹ اگست ۱۸۰۳عیسوی۔

مقامِ ولادت: دہلی، محلہ بلی ماراں متصل لال ڈگی۔

والد: مرزا غلام حسین۔

دادا: مرزا غلام محمد۔

جد: مُلا ہاشم شیرازی نثار، جو شیخ محمد اہلی شیرازی کے برادرِ حقیقی تھے۔

نوٹ: ملا اہلی شیرازی، ایران کے مشہور شاعر تھے۔ ان کی مثنوی "سحرِ حلال" ایران میں مقبول تھی۔ اس مثنوی کی صنعت گری یہ ہے کہ اس کو دو بحروں میں پڑھ سکتے ہیں اور ہر شعر میں دو قافیے ہیں، یعنی یہ مثنوی ذو بحرین اور ذو قافیتین مع تجنیس ہے۔ اس مثنوی کی دو بحریں یہ ہیں:

(۱) بحرِ رمل مُسدّس محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

(۲) بحر سریع مُسدّس مستوی مفتعلن مفتعلن فاعلن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثنوی "سحرِ حلال" کے دو شعر نمونے کے طور پر پیش ہیں:

اے ہمہ عالم بر تو بی شکوہ　　　رفعتِ خاکِ درِ تو بیشِ کوہ
ساقی ازاں شیشۂ منصور دم　　　در رگ و در ریشۂ من صور دم

ملا محمد اہلی نے چوراسی (۸۴) سال زندگی کی اور شہر شیراز میں حافظ شیرازی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات ۹۴۲ ہجری مطابق ۱۵۳۵ عیسوی ہے۔

ملا میرک نے تاریخِ وفات کہی:

سالِ فوتش زخرد جستم و گفت
بادشاہِ شعرا بود اہلی　　　(۹۴۲ ہجری)

مرزا دبیرؔ نے اپنی ایک رباعی میں اپنے جد کی تصنیف "سحرِ حلال" پر یوں فخر کیا ہے

کب غیر کے مضموں پہ خیال اپنا ہے　　　الہامِ خدا شریک حال اپنا ہے
اک یہ بھی ہے اعجاز ائمہ کا دبیر　　　دنیا میں سخن "سحرِ حلال" اپنا ہے

شہید حضرت قاضی سیّد نور اللہ شوستری نے اپنی تصنیف "مجالس المومنین" میں اہلی کا تذکرہ اکابر شعراءِ عجم میں کیا۔ اہلی شیرازی کا دیوانِ غزلیات بھی یادگار ہے۔ مصنف "المیزان" سیّد ظہیر الحسن فوق لکھتے ہیں کہ مرزا دبیر کے جد مرزا ہاشم شیرازی، فن انشا پردازی اور حسنِ تحریر مراسلات و مکاتبات منشیانہ میں وحیدِ عصر، منشی کامل اور نثار ماہر تھے۔

شریکِ حیات: مرزا دبیرؔ کی بیوی اُردو کے عظیم المرتبت شاعر سیّد انشاء اللہ خاں انشاؔ کی حقیقی نواسی اور سیّد معصوم علی کی بیٹی تھی۔ مرزا دبیرؔ کے فرزند اوجؔ نے اس پر اپنے ایک شعر میں فخر بھی کیا ہے:

نانا ہیں مرے سیّد عالی نسب انشا
عاجز ہے خرد، اُن کے فضائل ہوں کب انشا

اولاد: ایک بیٹی اور دو بیٹے۔

الف: بیٹی سب سے بڑی تھی جو میر وزیر علی صباؔ کے فرزند میر بادشاہ علی بقاؔ کی شریکِ حیات ہوئی۔ کہتے ہیں دبیرؔ کی غزلوں کے دیوان، بقاؔ اپنے گھر لے گئے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ جب ان کے گھر آگ لگی، دیوان خاکستر ہو گئے۔ بقاؔ غزل، سلام اور مرثیہ بھی کہتے تھے۔ ان کا کچھ کلام ''دفترِ ماتم'' کی جلدوں میں نظر آتا ہے۔ یہ مرزا صاحب کے ہمراہ عظیم آباد بھی تشریف لے گئے اور دبیرؔ کی مجلسوں میں پیش خوانی بھی کرتے تھے۔

ب: بڑے بیٹے مرزا محمد جعفر اوجؔ۔ ولادت ۱۸۵۳ء وفات ۱۹۱۷ء

نوٹ: مرزا اوجؔ اعلیٰ پائے کے مرثیہ نگار شاعر تھے۔ مرزا اوجؔ شاعری کے مجتہد تھے۔ انھوں نے مختلف نئے تجربات بھی کیے ان کے مراثی میں انیسؔ، دبیرؔ اور انیسؔ تینوں کے محاسن ملتے ہیں۔ ''معراج الکلام'' میں شبلی نعمانی کا یہ قول نقل ہے: ''انصاف یہ ہے کہ آج مرزا اوجؔ سے بڑھ کر نہ کوئی شاعر ہے، نہ مرثیہ گو۔'' مرزا اوجؔ نے نوجوانی ہی میں ''مقیاس الاشعار'' تحریر کی، جو فنِ شاعری عروض قافیہ تاریخ گوئی کی بلند معیار کتاب ہے جس کے متعلق داغؔ دہلوی نے فرمایا تھا ''آج علمِ عروض کا ماہر، مرزا اوجؔ سے بڑھ کر کوئی ہندوستان میں نہیں۔ ۱۹۰۸ء میں مرزا اوجؔ نے ''قواعد حامدیہ'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا تھا جو اُردو رسم الخط کی اصلاح اور تسہیل سے متعلق تھا۔ انجمن ترقی اُردو نیز مختلف افراد نے جو اُردو املا میں اصلاحیں تجویز کیں، ان کا محرک یہی رسالہ تھا۔ حیدرآباد دکن کی مجلسوں میں آصف سادس میر محبوب علی خاں نظامِ دکن مسلسل شریک ہوتے تھے۔ نظامِ دکن کا سلام مرزا اوجؔ نے اصلاح دے کر پڑھا تو نظامِ دکن نے باآوازِ بلند کہا: ''مرزا صاحب! آپ واقعی یکتائے فن ہیں۔'' مرزا اوجؔ نے چھیاسٹھ (۶۶) سال کی عمر میں انتقال کیا اور اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

ج: چھوٹے بیٹے مرزا محمد ہادی حسین عطاردؔ تھے۔ ولادت: ۱۸۵۶ء وفات: ۱۸۷۳ء

نوٹ: مرزا محمد ہادی حسین عطاردؔ عین شباب کے عالم میں (۲۰) برس کی عمر میں ۱۲۹۰ ہجری میں یکا یک تخمہ (gasteroentritis) کے مرض میں مبتلا ہوکر انتقال کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گئے۔ مبتدی شاعر تھے سلام کہتے تھے۔ ان کے سلام "دفترِ ماتم" کی جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔ مولوی علی میاں کامل نے تاریخ وفات کہی: ع: شد عطارد مکینِ بیتِ نعیم: ۱۲۹۰ ہجری

عطارد کی موت کا بڑا اثر دبیر پر ہوا۔ آنکھوں کی بینائی نورِ نظر کے ساتھ جاتی رہی۔ رات میں جو کچھ گھنٹے سوتے، وہ بھی نورِ نظر کے داغ کی نذر ہو گئے۔

بھائی بہن: ایک بڑے بھائی اور دو بڑی بہنیں۔ مرزا صاحب سب سے چھوٹے تھے۔

بڑے بھائی مرزا غلام محمد نظیر، وفات ۱۲۹۱ ہجری۔ اگرچہ نظیر عمر میں بڑے تھے لیکن مرزا دبیر کے تقدس وکمال کے سبب سے مرزا صاحب کا ایسا ادب کرتے تھے جیسے چھوٹے بھائی کرتے ہیں۔ ثابت لکھنوی لکھتے ہیں: نظیر کے سیکڑوں سلام اور سو سے زیادہ مرثیے ہیں۔

راقم کو نظیر کے ۲۷ سلام "دفترِ ماتم" کی سولھویں، سترھویں اور اٹھارویں جلدوں میں ملے۔ نظیر کا ایک مشہور مرثیہ: "ہر آہ علم ہے یہ عزا خانہ ہے کس کا" نول کشور کی جلدِ دبیر میں شائع ہوا ہے۔ نظیر کے انتقال پر دبیر نے انیس کے قطعۂ تاریخی میں اپنی قلبی کیفیت کا اظہار یوں کیا ہے:

وا دریغا مخفی و وحیٔی دو بازویم شکست
بے نظیر اوّل شدم امسال و آخر بے انیس

تعلیم وتربیت: مرزا دبیر نے تمام کتب رائج درسیہ عربی اور فارسی باقاعدہ پڑھی تھیں۔ جملہ علومِ معقول اور منقول میں مہارت حاصل تھی۔ پروفیسر حامد حسن قادری کہتے ہیں: "مرزا دبیر نے عربی اور فارسی کی تعلیم فضیلت کی حد تک حاصل کی تھی۔" ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی "دبستانِ دبیر" میں لکھتے ہیں: "مرزا صاحب کی علمی حیثیت بہت بلند تھی۔ عربی و فارسی میں کامل دستگاہ حاصل تھی۔ تمام علومِ عقلی اور نقلی پر حاوی تھے اور طبقہ علما میں شمار کیے جاتے تھے۔" دبیر چونکہ بہت ذہین تھے، اس لیے اٹھارہ انیس سال میں فارغ التحصیل ہو گئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اساتذہ: (۱) مولوی غلام ضامن صاحب فاضلِ دوراں سے ابتدائے شباب میں صرف ونحو، منطق، ادب اور حکمت کا درس لیا۔

(۲) مولوی میر کاظم علی صاحب عالم دین سے دینیات، تفسیر واصول وحدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کی۔

(۳) ملّا مہدی صاحب مازندرانی اور مولوی فدا علی صاحب اخباری کے آگے زانوئے تلمذ تہ کیا۔

(۴) شاعری میں تقریباً دس سال میر ضمیر کی شاگردی کی۔ ضمیر لکھنوی کو خود اس پر فخر تھا کہ وہ دبیر کے استاد ہیں۔ اس مضمون کو انھوں نے اپنی ایک رباعی میں یوں پیش کیا ہے:

پہلے تو یہ شہرہ تھا ضمیر آیا ہے
اب کہتے ہیں استادِ دبیر آیا ہے
کردی مری پیری نے مگر قدر سوا
اب قول یہی ہے سب کا پیر آیا ہے

(۵) مرزا دبیر کی اوسط عمر میں میر عشق مرحوم نے بھی مرثیوں میں مشاقی بہم پہنچائی ہے، اس کا اعتراف شاد عظیم آبادی نے کیا ہے۔

مذہب: مسلمان۔ (شیعہ اثناعشری محتاط اصولی)

نوٹ: ثابت لکھنوی "حیات دبیر" حصۂ اوّل میں لکھتے ہیں: "ازبس کہ مرزا دبیر کے کئی استاد اخباری تھے بعض حضرات مرزا صاحب کو اخباری مسلک سمجھتے تھے مگر مرزا صاحب ایک محتاط اصولی شیعہ تھے۔"

شغل: شاعری اور ادب (حکمت سے دل چسپی رکھتے تھے)۔

شکل وصورت: ثابت لکھنوی اور شاد عظیم آبادی نے دبیر کو بڑھاپے میں دیکھا تھا۔ ثابت لکھنوی کہتے ہیں: "پکا سانولا رنگ، کسی قدر کشیدہ قامت، ماتھا بڑا، کثرتِ سجود سے ماتھے پر سجدے کا نشان، آنکھیں بڑی بڑی گول دوانگشتی ڈاڑھی، بڑی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پاٹ دار آواز۔"

شاد عظیم آبادی "پیمبرانِ سخن" میں لکھتے ہیں: "مرزا دبیر خوب صورت نہ تھے۔ رنگ بہت کالا تو نہ تھا مگر سانولا بھی نہیں کہہ سکتے۔ آنکھیں بڑی اور کول تھیں۔ ان میں سرخی کے ڈورے، ہونٹ بڑے تھے، پیشانی اونچی تھی، سر کے بال نہایت کم اور چھدرے تھے، ڈاڑھی بالکل مورچہ پر تھی، خط بھی بنتا تھا، مونچھیں کسی قدر نمایاں تھیں مگر کتری ہوئی، اس پر مازو کا خضاب قد و قامت متوسط، نہ بہت جسیم نہ دُبلے تھے۔"

تصویر: مرزا دبیر کی جو تصویر مشہور ہے، وہ مجہول ہے لیکن مرزا صاحب کے بیان شدہ حلیے کے بہت قریب ہے۔ لب و ناک و نقش اس تصویر کا، مرزا اوج اور مرزا رفیع سے ملتا جلتا ہے۔ تصویر کے بارے میں مؤلفِ "حیات دبیر" لکھتے ہیں: "میں نے کوشش بلیغ کی کہ لکھنؤ میں یا کہیں مرزا صاحب کی قلمی یا عکسی تصویر مل جائے مگر ناکام رہا۔ مرزا اوج صاحب اور بعض معمر اصحاب کی زبانی معلوم ہوا کہ فوٹو کا مسئلہ علمائے اسلام میں مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے مرزا صاحب نے اپنی تصویر نہیں کھچوائی، حالانکہ شاہی فوٹوگرافر مشکور الدولہ مرحوم، مرزا صاحب مرحوم کے فدائی شاگرد نے بہت چاہا مگر مرزا صاحب تصویر کھچوانے پر راضی نہ ہوئے، یہ ممکن ہے کہ کسی نے کلکتہ، پٹنہ، بنارس اور کھجوہ وغیرہ میں ان کی بغیر اجازت فوٹو لے لیا ہو۔"

نواب حامد علی خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا لکھنوی نے تقریباً تمام ہندوستان کے مشہور اُردو اخباروں میں خطوط شائع فرمائے اور اپنی جیب سے تصویر لانے والے کو پچاس روپیہ دینا چاہا مگر تصویر دستیاب نہ ہوئی۔

مرزا دبیر کے مرنے کے چند سال بعد ایک یورپ کے علم دوست نے مرزا صاحب کی تصویر تلاش کی لیکن تصویر اُس کو بھی نہ ملی۔

بہرحال، ان تمام اشکالات اور حقائق کے باوجود ہم مرزا دبیر کی مشہور تصویر ہی کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کی قلمی یا عکسی تصویر کا متبادل سمجھنے پر مجبور ہیں۔

آواز: مرزا دبیر کی آواز پاٹ دار اور پر تاثر تھی۔ ان کی آواز میں گداز شامل تھا لیکن حاسدین، مرزا دبیر کی آواز کو بھی نام رکھتے تھے، چنانچہ دبیر اپنی ایک رباعی میں کہتے ہیں:

جب شاہِ نجف معین و ناصر ہوئے
کیوں سب میں نہ ممتاز یہ ذاکر ہوئے
آواز ہے بھاری تو ہو پر بات یہ ہے
مجلس میں سخن نہ بارِ خاطر ہوئے

لباس: بقول شاد عظیم آبادی: ''دامن دار کوٹ اور بڑے گھیر کا کرتا، کبھی تن زیب، کبھی جامدانی پہنتے تھے۔ گرمیوں میں عمدہ مشروع کا مہری دار پاجامہ اور سفید جرابیں۔ سر پر باریک کام کی چکن کی پانچ گوشے والی ٹوپی، بغیر قالب کی اور جیسی کہ اس زمانے میں ایک جدید رسم سرگوشہ جالی لوٹ کے رومال اوڑھنے کی نکلی تھی، جب کہیں تشریف لے جاتے تھے، پاؤں میں زردوزی رنگ گھیتلا بھاری کام کا جوتا، ہاتھ میں مرشد آبادی جریب، انگلیوں کے ناخنوں میں مہندی کا رنگ۔ بڑے بڑے عقیق کے نگوں کی تین چار انگوٹھیاں بھی پہنا کرتے تھے۔ جاڑوں میں بیشتر شالی دگلا، شالی رومال یا عمدہ دوشالہ سر پر لکھنؤ کی پنج گوشہ ٹوپی۔

ثابت لکھنوی لکھتے ہیں: ''سر پر گول پنج گوشیہ ٹوپی، جسم میں اندر شلوکا، اوپر ڈھیلا کرتہ جو گھٹنوں سے نیچا ہوتا ہے، اُس کے نیچے ڈھیلا پاجامہ اور پاجامے کے نیچے ایک جانگیہ ہمیشہ پہنے رہتے تھے، پاؤں میں گھیتلا جوتا۔

غذا: دبیر دن میں صرف ایک وقت نو دس بجے کے لگ بھگ غذا تناول کرتے تھے، رات میں صرف چائے پیتے تھے۔ آخر عمر میں جب سخت علیل رہنے لگے تو طبیبوں کی رائے سے دو وقت غذا کر دی تھی، چونکہ نماز شب میں دقت اور تکلیف ہوتی تھی، اس لیے پھر رات کی غذا ترک کر دی تھی۔ شاد عظیم آبادی لکھتے ہیں:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"میٹھے چاولوں اور بالائی سے بہت رغبت تھی۔ اُن کا دستر خوان اس سے خالی نہ رہتا تھا۔ غذا کھانے کے بعد آرام کرتے تھے اور پانچ بجے کے قریب بیدار ہوا کرتے تھے۔ شب کو بارہ بجے کھانا کھا کے دو بجے تک آرام کرتے تھے۔

نظام الاوقات: مرزا دبیرؔ وقت کے بڑے پابند تھے۔ ہر کام اور عبادت کا وقت مقرر تھا۔ نمازِ صبح کا سلسلہ دو گھڑی دن چڑھے ختم ہوتا تھا، پھر کھانا کھاتے تھے۔ دوپہر کو اکثر اپنے شاگردوں کے کلام پر اصلاح دیتے تھے اور خود بھی کہہ لیتے تھے۔ ہر شام سے رات کے نو بجے تک وہ نمازِ مغربین اور تعقیبات سے فارغ ہوتے تھے، پھر رات کے بارہ بجے تک احباب اور شاگردوں کا ہجوم رہتا تھا، علمی چرچے اور شعری بحثیں ہوتیں۔ آدھی رات کو جب یہ مجمع برخاست ہوجاتا تو مرزا صاحب نمازِ شب میں مصروف ہوجاتے تھے اور بعد میں شعر کہتے۔ ثاقبؔ لکھنوی لکھتے ہیں کہ ٹھیک حال نہیں معلوم کہ رات میں کس وقت سے کس وقت تک سوتے تھے، لیکن شادؔ عظیم آبادی نے بتایا ہے کہ شب کو بارہ بجے کھانا کھا کر دو بجے رات تک آرام کرتے۔ آخرِ شب تہجد پڑھ کر مرثیے کی تصنیف شروع ہوتی تھی جو صبح تک جاری رہتی۔ مرزا صاحب دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد بھی آرام کرتے تھے۔

آدابِ محفل: مرزا دبیرؔ کی رہائش گاہ عالی شان کوٹھی نہ تھی بلکہ معمولی مکان تھا جہاں پر دن رات احباب اور شاگردوں کا ہجوم رہتا تھا۔ بڑے بڑے شہزادے، حکام آپ کے گھر پر تشریف لاتے اور علمی اور شعری مباحث میں شریک ہوتے۔ مرزا صاحب، جب کوئی کسی کی غیبت کرتا، تو اُس کو فوراً روک دیتے تھے۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ میر انیسؔ صاحب کے خلاف کوئی بات کرسکے۔ وہ اس معاملے میں بہت حساس تھے۔

شادؔ کہتے ہیں: گھر کے صدر میں ایک بڑا سا گاؤ، جاڑوں میں اونی بڑا قالین، گرمیوں میں بہت بڑی سوزنی بچھی ہوتی تھی۔ آگے ایک فیض آبادی بڑا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صندوقچہ سیاہ رنگ کا اور پیتل کی بڑی دوات اور چند واسطی قلم دھرے رہتے تھے۔ پائین میں ہر وقت ایک خدمت گار پگڑی باندھے منتظرِ حکم کھڑا رہتا تھا۔ جب کوئی مہمان وارد ہوتا، علیٰ قدرِ مراتب کسی کا اب فرش تک استقبال کرتے، کسی کے لیے کھڑے ہو کر تعظیم کرتے، جھک کر سلام کرتے اور ہاتھ جوڑ کر مزاج پوچھتے۔ غربا اور حاجت مند کو بھی بیٹھے بیٹھے سلام نہیں کرتے تھے بلکہ کچھ خمیدہ پشت ضرور ہو جاتے۔ گھنٹے دو گھنٹے کے اندر دو تین دفعہ خاص دان میں گلوریوں کا دور ہو جاتا تھا۔ تین چار بند گڑگڑیوں کے حقّے، چاندی کے چمبر کے ساتھ، صحبت میں موجود رہتے تھے۔ اکثر عطر دان الائچیوں اور ڈلیوں کا بھی دور ہو جاتا تھا۔ باتیں آہستہ آہستہ اور قدرے مسکراہٹ کے ساتھ کرتے تھے۔ جب مذاقِ شاعری کے لوگ ہوتے تو کبھی کبھی محاورے کی نسبت، کبھی کسی غیر معمولی وزن والے شعر کی نسبت باتیں ہوتیں، احیاناً کوئی شک واقع ہوتا تو فنِ عروض کی کتابیں کھولی جاتی تھیں۔

حافظہ: مرزا دبیرؔ کا حافظہ بلا کا تھا۔ واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو چالیس پچاس سالہ پرانی باتیں اچھی طرح یاد تھیں۔ ہم قوتِ حافظہ کی دو حکایات یہاں بیان کرتے ہیں:

اوّل: مرزا صاحب سے دلگیرؔ مرحوم کو بہت محبت تھی اور وہ بہت قدر و منزلت کرتے تھے۔ میر علی سوز خواں نے اپنے امام باڑے میں دلگیرؔ کا کلام پڑھا۔ اس مجلس میں دبیرؔ بھی موجود تھے۔ شام کو جب مرزا دبیرؔ کے گھر پر بیٹھک ہوئی تو ایک مصاحب نے دلگیرؔ کے مرثیے کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس مرثیے کا حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ جب تک میر علی سوز خواں اس کو دو تین سال پڑھ کر تقسیم نہ کریں گے، دلگیرؔ صاحب کسی کو نہیں دیں گے۔ مرزا دبیرؔ نے کہا کہ مرثیے کے کل پندرہ سولہ بند ہیں، اگر کسی کی قوتِ حافظہ اچھی ہو تو دو تین مرتبہ غور کر کے یاد کر سکتا ہے۔ پھر مرزا دبیرؔ نے ایک ایک بند کر کے سب بند لکھوا دیے۔ اس حکایت سے دبیرؔ کے حافظے کا پتا چلتا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوم: مرزا ظہور شاگردِ دبیر کہتے ہیں کہ ایک دن میر صفدر علی صفدر کے مرثیے پر دبیر اصلاح دے رہے تھے، چنانچہ تلوار کی تعریف کی ٹیپ ۔

سدِّ سکندری کو تپ لرزہ آئی تھی
دیوار قہقہہ بھی کھڑی تھرتھرائی تھی

کو یوں بدل دیا: ۔

سدِّ سکندری پہ جو بھڑکی گھلا دیا
دیوار قہقہہ پہ جو کڑکی رُلا دیا

کوئی بیس پچیس برس بعد جب ظہور نے اسی کی ٹیپ کو اپنے مرثیے میں ضم کر کے مرزا صاحب کو سنایا تو آپ نے فرمایا: اس کو میں نے کبھی سن کر کٹوا دیا تھا۔ اس طرح دبیر کے حافظے نے ظہور کو حیرت میں ڈال دیا۔

خط: مرزا دبیر نہایت خوش خط اور زود نویس بھی تھے۔ آپ کا خط پختہ اور با قاعدہ تھا۔ مرزا صاحب کا خط اُس زمانے کے ایرانیوں کی روش پر تھا۔ وہ حرفوں پر کم نقطے دیتے تھے اور بعض حروف پر نقطے ہی نہیں دیتے تھے۔ حروف پر نقطے نہ ہونے کی وجہ سے مرثیوں کی نقلیں لیتے ہوئے بعض لفظوں کا کچھ کا کچھ ہو گیا، شاید یہ بھی وجہ تحریف ہوگی۔

مرزا دبیر کے ہاتھ کا لکھا ہوا مخمس کا ایک ورق ہمارے بیان کا ثبوت ہے۔ شاد عظیم آبادی کہتے ہیں:

مرزا دبیر کے پاس ایک اچھے خط کا کاتب ضرور ملازم رہتا تھا۔

فرنگی محل کے ایک مولوی صاحب تیس روپے پر ملازم تھے۔ وہ خوش خط بھی تھے اور فارسی نثر رنگین لکھتے تھے۔ خود مرزا صاحب کا خط شفیعہ آمیز پختہ تھا۔

اخلاق و کردار: مرزا دبیر اوصافِ حمیدیہ کے حامل تھے۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی مداحی نے ان کے دل میں رحم، مروّت، سخاوت، عدالت، قناعت، متانت، صادقت، غیرت، خودداری اور جرأت کے ولولوں کو اس طرح ابھارا کہ وہ فرشتہ صفت انسان بن کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظاہر ہوئے۔

محمد حسین آزاد ''آبِ حیات'' میں لکھتے ہیں: ''دبیر کی سلامت روی، پرہیز گاری، مسافر نوازی اور سخاوت نے صنفِ کمال کو زیادہ تر رونق دی تھی۔''

مرزا رجب علی بیگ سرور ''فسانۂ عجائب'' میں لکھتے ہیں: ''اللہ کے کرم سے ناظم خوب، دبیر مرغوب نے بارِ احسان اہلِ دَول کا نہ اٹھایا۔''

شاد عظیم آبادی: دوسروں کی امداد کرنا، حاجت مندوں کی حاجت کو پورا کرنا، وہ عبادت تصور کرتے تھے۔

ثابت لکھنوی: مرزا دبیر فرماتے ہیں وہ آدمی نہیں ہے جو دوسروں کے کام نہ آئے۔

(الف) رحم و مروّت: حکایت: میر انیس کے ایک شاگرد نے مرزا دبیر سے خواہش کی کہ انھیں ملکہ زمانی کی مجلس میں پڑھوا دیجیے۔ مرزا دبیر نے اپنے پاس سے قیمتی شالے کپڑے انھیں پہنوائے، ایک پالکی میں خود اور دوسری میں ان کو سوار کرا کے سلطانِ عالیہ اور ملکہ زمانی سے تعریف کی اور پڑھوایا۔ دربار سے شالی رومال اور پانچ سو روپیا ملا۔ جب گھر واپس آ کر مرزا صاحب کے شالے کپڑے اتارنے لگے تو مرزا دبیر نے کہا: آپ نے شاہزادی کا ہدیہ تو قبول فرما لیا، اب اس فقیر کا ہدیہ کیوں رد کر رہے ہیں۔ پھر دبیر نے اُن شالی کپڑوں کے ساتھ دو سو روپے اپنے پاس سے دیے۔

حکایت: آگرہ کے وکیل جناب سیّد حسن صاحب بیان کرتے ہیں کہ غدر کے بعد ایک سیّد صاحب مرزا دبیر کے پاس آئے اور کہا کہ آپ میرے ساتھ چل کر فلاں رئیس سے مجھے کربلائے معلی کے سفر کے لیے دو سو روپے دلوا دیجیے کیوں کہ رئیس میر انیس کے چاہنے والوں سے تھے، مرزا صاحب نے کہا کہ آپ میر صاحب سے سفارش لے لیجیے۔ لیکن سیّد صاحب نے بتایا کہ استخارے میں دبیر کا نام آیا ہے۔ پھر مرزا صاحب نے بھی دوبارہ استخارہ دیکھا تو اچھا آیا، چنانچہ فنس میں سوار ہو کر جب رئیس کے گھر گئے تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔ جب چوکیدار نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اطلاع دی، وہ فوراً دبیر صاحب سے ملنے باہر آئے اور پوچھا: حضور نے کیوں زحمت فرمائی؟ مرزا صاحب نے کہا: سیّد صاحب کربلا جانا چاہتے ہیں اور اس کے لیے انھیں دوسو روپے درکار ہیں۔ نواب صاحب اندر گئے اور چار سو روپے لا کر ان سیّد صاحب کو دے کر کہنے لگے یہ دوسو روپے تو آپ کے مطلوبہ ہیں اور دوسو روپے اس شکریے میں نذرِ سادات کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اس غریب خانے پر تشریف لائے۔

(ب) سخاوت: مرزا دبیر کی سخاوت کا ان کے مخالفین تک اقرار کرتے ہیں۔ وہ سخی ابن سخی تھے۔ ثابت لکھنوی نے لکھا ہے کہ ان کو سالانہ لاکھوں روپیا ملتا تھا اور وہ سب اہلِ حاجت میں تقسیم کر دیتے تھے۔ اُردو ادب کے کسی شاعر کو اُن کے دور تک اتنا پیسا نہیں ملا۔

(ج) مہمان نوازی: مرزا صاحب بہت مہمان نواز تھے۔ ان کی مہمان نوازی کے قصے تمام ہندوستان میں مشہور تھے۔ اکثر باہر سے آنے والے علما اور باکمال افراد ان کے یہاں ٹھہرتے تھے۔ کوئی مہمان بغیر کھانا کھائے یا بغیر حصولِ نقد وجنس نہیں جا سکتا تھا۔ پردیسیوں کی بڑی عزت کرتے تھے۔ اگر مہمان کہیں علیحدہ ٹھہرتے تو غذا کے خوان بھجواتے تھے۔ جو لوگ باہر سے مرزا صاحب کی مجالس میں آتے تو انھیں بڑی عزت سے قریبِ منبر بٹھاتے تھے جہاں لکھنؤ کے امیروں کو جگہ ملنا دشوار تھی۔

حکایت: ایک دفعہ امام باندی بیگم کے دولت کدے واقع پٹنہ پر سیّد امداد امام اثر صاحب ''کاشف الحقائق'' کے والد مرزا صاحب سے ملنے آئے۔ سردی کا موسم تھا لیکن موصوف معمولی لباس، یعنی ایک تن زیب کا کرتا اور ایک تن زیب کا انگرکھا پہنے ہوئے تھے۔ مرزا صاحب سمجھے کہ کوئی مفلوک الحال ہیں جو گرم کپڑوں کی توفیق نہیں رکھتے، صرف اسی قدر راز کھلا کہ سیّد ہیں، چنانچہ انھیں بلا کر ایک لکھنؤ کے فرو روئی دار اور اس پر پانچ روپیا رکھ کر کہا کہ میں مغل ہوں اور سادات کا غلام ہوں، یہ غلام کا ناچیز ہدیہ قبول فرمائیں۔ انھوں نے رضائی یہ کہہ کر رکھ لی کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضور کا تبرک میں عمر بھر رکھوں گا اور مرنے سے پہلے اپنی اولاد سے وصیت کروں گا کہ میرے کفن میں رکھ دیں، شاید غفور الرّحیم اسی بہانے بخش دے۔ پانچ روپے یہ کہہ کر لوٹا دیے کہ مجھے اس کی حاجت نہیں، ورنہ ضرور رکھ لیتا۔ سیّد صاحب نے واپسی پر منشی فرزند احمد صفیرؔ سے اس واقعے کا ذکر کیا۔ صفیرؔ نے دوسرے وقت مرزا صاحب سے تخلیے میں عرض کیا کہ کل جنھیں رضائی مرحمت ہوئی، وہ خاندانی امیر ہیں۔ مرزا صاحب نے جواب دیا: مجھ سے غلطی ہوئی میں سمجھا کہ ان کے پاس سردی کے مقابلے کے لیے کوئی دگلا نہیں ہے۔

(د) کمک و خیرات: شادؔ کہتے ہیں: ''خفیہ سلوک کرنے میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ نادار اور حاجت مند گھیرے رہتے تھے۔ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ اکثر سونی راتوں کو تنہا گھر سے نکل گئے اور کسی شریف زادے، نادار غیرت دار کے گھر پہنچ کر چپکے سے کچھ دے آئے۔ کئی اپاہج نادار اور بیواؤں کو مشاہرے دیا کرتے تھے۔ اپنے خاندان والوں کو اپنے ساتھ لیے رہے۔ اگر کپڑے بنوا رہے ہیں تو پچاس جوڑے، ہر ایک کے لیے الگ الگ اہتمام کے ساتھ بنوا رہے ہیں، گویا تقریب ہے۔ ان کے بھائی مرزا غلام محمد نظیرؔ کثیر العیال تھے۔ مرزا دبیرؔ سب کو گلے سے لگائے رہے اور کل اخراجات اس کشادہ پیشانی سے ادا کیے جیسے اپنے بیٹوں، بیٹی، داماد اور اُن کے بچوں کے لیے کر رہے ہیں۔

مرزا دبیرؔ غدر کے بعد جب عظیم آباد پٹنہ جاتے تو دیکھتے اُن کے اکثر ملنے والے نہایت عسرت اور غربت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ چنانچہ مرزا دبیرؔ اُن افراد کے لیے بنارس کے زریں اور ریشمی کپڑے لاتے اور ایسے دوستوں کو تحفے کے طور پر دیتے تھے۔ اگر کوئی صاحب دختر ہوتے تو کہتے: یہ میری بچی کے جہیز میں شامل کر دیجیے۔

(ہ) قناعت: اگرچہ مرزا دبیرؔ کی آمدنی لاکھوں میں تھی لیکن زندگی سادہ تھی، کیونکہ وہ اپنے لیے صرف ضروری خرچ رکھ لیتے اور باقی سب کچھ غربا میں تقسیم کر دیتے۔ شادؔ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عظیم آبادی ''پیمبرانِ سخن'' میں لکھتے ہیں: ''میں نے پہلے پہل جو مرزا صاحب کا گھر دیکھا تو محض بے مرمّت، صرف مٹی کی چھت کا ایک سائبان تھا جس میں خود بیٹھا کرتے تھے، اس کے علاوہ بھی دو چار گھر قریب قریب تھے مگر ان کی شان کے لائق نہ تھے۔ مجھ کو تعجب ہوا کہ مرزا دبیر کی فتوحات کم نہیں ہیں، کپڑوں کے تو ایسے شائق ہیں کہ گویا مقدرت سے زیادہ ہی پہنتے ہیں مگر گھر کیوں ایسا رکھا ہے۔ ایک دن کیا دیکھتا ہوں کہ کپڑے بیچنے والا آیا، آپ نے کچھ مشروع کچھ گل بدن کچھ ململ کچھ نین سکھ غرض متفرق قسم کے دس بارہ تھان، جو اس کے پاس موجود تھے، خرید کر فرمایا کہ دس تھان اس گل بدن کے، پانچ مشروع کے چودہ ململ وتن زیب کے، اس طرح ایک لمبی فہرست لکھوادی اور کہا کہ پہنچا دو! پھر شام کو کچھ چکن، کچھ تن زیب کے تھان دوسرے سے خرید کیے۔ ایک دفعہ دیکھا کہ ایک ٹوکرا بھر کر زنانی اور مردانی جوتیاں خرید کر منگائیں، تب یہ حال کھلا کہ خاندان بھر کو ہر چھٹے مہینے ضرور دیا کرتے تھے، خاندان والوں کے مشاہرے مقرر کر رکھے تھے، اس کے علاوہ بھی نقد دیا کرتے تھے، ایک دفعہ دس تولہ عطر مول لے کر چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں، قریب پچیس شیشیوں میں بھر کر اپنے خاندان والوں کو بھجوائیں، تب میں نے سمجھا کہ ایسا فیاض بزرگ کیوں کر اچھا گھر بنا سکتا ہے۔ ان کا خلق اور کمال ایسا تھا کہ بڑے بڑے نواب شہزادے اونچے درجے کے روسا اسی مختصر اور بے مرمت گھر اور تنگ گلی میں آنا اپنا فخر سمجھتے تھے۔

(و) عدالت: عدالت کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ کبھی کسی غریب کے مقابلے میں کسی امیر بد طینت کی طرف داری نہ کی کسی رئیس یا بادشاہ کی انھوں نے خوشامد نہ کی، کسی بادشاہ کو خداوند نہ کہا۔

جب مرزا دبیر نے بادشاہ اودھ غازی الدین حیدر کے عزاخانے میں بادشاہ کی موجودگی میں منبر پر جا کر حمد ونعت ومنقبت پڑھ کر یہ قطعہ پڑھا:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واجب ہے حمد و شکر جنابِ اِلہ میں ... فضلِ خدا سے آیا ہوں کس بارگاہ میں
مجھ سا گدا اور انجمنِ بادشاہ میں! ... چرچا یہ لوگ کرتے ہیں اس وقت راہ میں
ذرّے پہ چشمِ مہر ہے مہرِ منیر کو
حضرت نے آج یاد کیا ہے دبیرؔ کو

پھر جو مرثیہ پڑھا، اُس کا مطلع ہے: ؎ "داغِ غمِ حسینؑ میں کیا آب و تاب ہے۔" چنانچہ جب مرثیے کے اس بند پر آئے تو بادشاہ رونے لگے اور اسے پھر پڑھوایا۔ بند یہ ہے:

جب روزِ کبریا کی عدالت کا آئے گا ... جبار بادشاہوں کو پہلے بلائے گا
انصاف و عدل اُن سے بہت پوچھا جائے گا ... تو آج داد دینے کی کل داد پائے گا
گُل کر دیا ہے دونوں جہاں کے چراغ کو
لوٹا ہے تیرے عہد میں زہراؑ کے باغ کو

کہتے ہیں مرزا دبیرؔ تو مرثیہ پڑھ کر چلے گئے لیکن بادشاہ کو خوفِ خدا سے ساری رات نیند نہ آئی۔ صبح سویرے اپنے وزیر کو انصاف اور عدالت کے بارے میں بڑی تاکید فرمائی۔

متانت خودداری: مشہور ہے کہ میر انیسؔ کی طرح جو وضع و قطع مرزا دبیرؔ نے اپنائی تھی، اسے مرتے دم تک نبھاتے رہے۔ مشکل سے مشکل دور میں ہمیشہ سواری میں گئے۔ جب کہیں تشریف لے جاتے تو خاندان کے دو چار آدمی ساتھ ہوتے، ایک دو خدمت گار، چاندی کا خاص دان اور چھتری لیے سر پر پگڑی رکھے ساتھ رہتے تھے۔ مرزا دبیرؔ کی متانت ایسی تھی کہ بڑے بڑے صاحبانِ علم مرزا صاحب کو اپنا قبلہ و کعبہ مانتے تھے۔ مرزا صاحب جن امور میں دبنا اور عجز کرنا غیر شرعی سمجھتے تھے، اُن میں کبھی کسی سے دب کر نہیں رہے۔ علامہ جائسی سے معلوم ہوا کہ ایک مجلس میں واجد علی شاہ کے روبرو جب گئے تو باتوں میں انھوں نے معمولی سا لفظ "خداوند"، جو اہلِ لکھنؤ کا تکیۂ کلام تھا، نہیں کہا۔ جب مجلس ختم ہونے پر بادشاہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے ایک مصاحب نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے مرزا صاحب کو لفظ خداوند کہنے میں کچھ اکراہ ہے تو بادشاہ نے اُس جانب توجہ نہ کی۔ دوسرے روز دبیر نے منبر پر یہ رباعی پڑھی تو بادشاہ نے اُس مصاحب سے مخاطب ہو کر کہا: دیکھا! شاعروں کو الہام ہوتا ہے:

ناداں کہوں دل کو کہ خرد مند کہوں
یا سلسلۂ وضع کا پابند کہوں
اک روز خدا کو منہ دکھانا ہے دبیر
بندوں کو میں کس منہ سے خداوند کہوں

سرکارِ سلاطیں سے سروکار نہیں
جز مجلسِ مولا کوئی دربار نہیں
مدّاح ہوں میں امامِؑ بے سر کا دبیر
ساماں کیسا کہ سر بھی درکار نہیں

مرزا دبیر نے جب مرثیہ پڑھنا شروع کیا، اُس زمانے میں مرثیہ گو شعرا سوز خوانوں کے رحم و کرم پر رہتے تھے، کیوں کہ انہی سوز خوانوں کی بدولت ان کے مرثیے مشہور ہوتے تھے۔ مشہور ہے کہ اُس زمانے میں لکھنؤ کے مشہور سوز خواں میر علی صاحب، جو رشتے میں خواجہ میر درد کے پوتے/نواسے تھے، جس شاعر کا مرثیہ سوز سے پڑھتے، اُسے شہرت مل جاتی تھی۔ مرزا دبیر کی شہرت سُن کر میر علی صاحب نے دبیر کے تین مرثیوں: ع: "باغِ فردوس سے بہتر ہے ارم سے بہتر ہے"
ع: "بخدا تاجِ سرِ عرش خدا ہے شبیر"
ع: "جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیر" کو حاصل کر کے پڑھا اور سارے لکھنؤ میں ان مرثیوں کی شہرت ہوگئی۔ اتفاق سے انہی مرثیوں میں سے ایک مرثیہ کسی دوسرے سوز خواں نے بھی کہیں پڑھا جہاں میر علی صاحب موجود تھے، جب میر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی صاحب کو معلوم ہوا کہ دبیر نے یہ مرثیہ دوسروں کو بھی دیا ہے تو مرزا صاحب کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ اگر تم مستند اور مشہور مرثیہ گو بننا چاہتے ہو تو آیندہ وہ مرثیہ، جو میر علی کو دیا گیا ہے، کم از کم تین سال تک کسی دوسرے کو تقسیم نہ کیا جائے۔ مرزا صاحب نے جواب بھیجا کہ میری طرف سے آداب عرض کیجیے اور کہیے کہ اوّل تو آپ سیّد، دوسرے بزرگ، تیسرے ذاکر، اس طرح واجب التعظیم ہیں۔ میں اگر مستند مرثیہ گو بننا چاہتا ہوں تو امام حسینؑ کی امداد اور اپنی محنت و طبعِ خداداد سے۔ یہ بات شاید مری مروّت سے بھی دور ہو گی کہ کوئی ذاکر مجھ سے مرثیہ مانگے اور میں یہ کہہ کر اُس کی دل شکنی کروں کہ میر علی صاحب کا حکم نہیں۔ مجھ سے یہ شرط نبھ نہیں سکتی۔" کہتے ہیں اُس دن سے پھر میر علی صاحب نے مرزا صاحب کا کوئی مرثیہ نہیں پڑھا۔

احترام و دل جوئی: مرزا صاحب ہر بندۂ خدا کو احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ دوسروں کو احمق بنانے اور ہجو ملیح کرنے کی بعض حضرات کو جو عادت ہوتی ہے، مرزا صاحب کو اس سے سخت نفرت تھی۔ دبیر اپنے دشمن کی بھی دل شکنی کو گوارا نہیں کرتے تھے۔ حسد اور رشک انہیں پسند نہ تھا۔ ہمیشہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

مذہب میں مرے رشکِ خفی شرکِ جلی ہے
واللہ کہ یہ ملواؔ حُبِ علی ہے

وعدہ وفائی: دبیر جو وعدہ کرتے ضرور وفا کرتے۔ مجتہد العصر علامہ جائسی کہتے ہیں: جب کسی مجلس میں نیا مرثیہ: "اے طبع دلیر آج دکھا شیر کے حملے" مرزا دبیر نے پڑھا، مجھے پسند آیا۔ میں نے مرثیہ طلب کیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا: یہ مرثیہ آپ کو وطن جانے کے دن ملے گا چنانچہ جب میں وطن روانہ ہو رہا تھا تو مرزا دبیر نے خود اپنے ہاتھوں سے مرثیہ اسی دن عنایت کیا۔

دبیر کے اخلاق و کردار پر جناب ہیر الال شیدا لکھتے ہیں:—— "مرزا صاحب کا کلام ہماری بتائی ہوئی کسوٹی پر پرکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شاعری کے لیے

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیدا کیے گئے تھے چونکہ ہر اصلی شاعر کا یہی مشن ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے اخلاق کو ترقی دے اس لیے وہ دوسرے واقعات کے پیرائے میں اپنے وقت کی بھلائیوں اور برائیوں کے نغمے سنایا کرتا ہے۔ مرزا صاحب کے زمانے میں بھی آج کل کی طرح سچی دین داری کی جگہ ریا کاری کا زور تھا۔ وہ اس سے متنفر تھے۔ اس کی ہدایت اس طرح فرماتے ہیں:

نزدیک ہے کہ زہد کو بے آبرو کریں
تر دامنی سے شہر میں زاہد وضو کریں

مرزا صاحب ایک مصلحِ اخلاق کی حیثیت سے اپنے ہم جنسوں میں صبر و قناعت و وضع داری، بیکسوں اور مفلسوں سے ہمدردی کا مادہ پیدا کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ جناب ممدوح امام حسینؑ کی زبانی اُن کی چار برس کی بیٹی سکینہ سے مخاطب ہو کے فرماتے ہیں:

سینے پہ مرے سو چکیں اب خاک پہ سوا
آخر ہے زمیں بھی تو غریبوں کا بچھونا

مرزا صاحب کا کلام اخلاق کی درستی کرنے والے اور محبت کے موجب خیالات کا، کبھی نہ خالی ہونے والا خزانہ ہے۔ وہ انسانی جماعت کو نیک اور پاکیزہ خیال بنانے کے لیے اس دنیا میں بھیجے گئے تھے، اس لیے سچے اور حقیقی شاعر تھے۔

شمس العلما سیّد امداد امام اثر بہت سچ کہتے ہیں کہ مرزا دبیر تمام تر صفاتِ ملکوتی سے متصف اور لاریب خاصانِ خدا میں تھے۔ اولیائے خدا کی خوبیاں خدا نے انھیں بخشی تھیں۔ ان کی سخاوت اور ایثار شہرۂ آفاق ہے۔ علم و فضل کے ساتھ توفیقِ عبادت بہت کچھ خدائے پاک نے عطا فرمائی تھی۔ اخلاقِ محمدیؐ کا آپ پورا نمونہ تھے۔ جود و سخا، بذل و عطا میں اپنا جواب آپ تھے۔ منکسر المزاجی، خاکساری اور فروتنی میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ خوش مزاجی، خوش اخلاقی اور خوش اوقاتی آپ پر ختم تھی۔ عمر بھر کسی کی غیبت نہ کی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شاعری کا آغاز: دبیر نے ۱۲ سال کی عمر میں ۱۸۱۵ء میں شاعری کا آغاز کیا۔

مدت مشقِ سخن: ۶۰ سال

پہلا قطعہ: یہ قطعہ مرزا صاحب نے اپنے استاد ضمیر کو سنایا تھا:

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس کی شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

آخری قطعہ تاریخ: یہ قطعۂ تاریخ ہے جو میر انیس کے انتقال پر کہا تھا، جس کے آخری دو مصرعوں کے مجموعی اعداد سے تاریخ عیسوی نکلتی ہے۔ مرزا نے متقدین کی طرح آسمان کے الف ممدودہ کے عدد دو لیے ہیں:

آسماں بے ماہِ کامل سدرہ بے روح الامیں
طورِ سینا بے کلیم اللہ منبر بے انیس

(۱۸۷۴=۹۴۵+۹۲۹)

پہلا مرثیہ: ع: بانو پچھلے پہر اصغر کے لیے روتی ہے
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مرزا دبیر کا پہلا مرثیہ ہے۔ یہ مرثیہ حضرت علی اصغر کے حال میں ہے۔

آخری مرثیہ: ع: انجیل مسیح اب شبیر ہیں عباس
مرزا دبیر یہ مرثیہ نظم کر رہے تھے کہ میر انیس کے انتقال کی خبر ملی۔ مرثیہ ناتمام چھوڑ دیا اور کہا کہ "دبیر یہ تیرا آخری مرثیہ ہے" اور یہی ناتمام مرثیہ انھوں نے اپنی آخری مجلس میں ۲۵ ذیقعدہ ۱۲۹۱ ہجری میں پڑھا۔ یہ مرثیہ حضرت عباس کے حال میں تھا۔

اساتذہ: تقریباً دس برس میر ضمیر لکھنوی سے استفادہ کیا۔ میر ضمیر نے تخلص دبیر لکھا۔ شادؔ عظیم آبادی کہتے ہیں، میر عشق: فرزندِ انس لکھنوی نے بھی نوک و پلک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنوارنے میں مدد کی۔

ضمیر اور دبیر میں رنجش: حکایت: جس قدر مرزا صاحب کی شہرت و نیک نامی بڑھتی تھی، حاسدوں کے دل میں حسد کی آگ بھڑکتی جاتی تھی۔ بعض شاگردوں نے سوچا دبیر اور ضمیر میں بگاڑ پیدا کر دیں تاکہ دبیر بے اصلاح کا کلام پڑھیں اور ان کی قلعی کھلے، کیونکہ یہ شاگرد مرزا دبیر کی تمام خوبیاں میر ضمیر کی اصلاح کی بدولت سمجھ رہے تھے۔ افتخار الدولہ، جو ہندو سے مسلمان ہوئے تھے، رمضان کی شبوں میں مجلس کراتے تھے، چنانچہ انھوں نے ایک بار دونوں صاحبوں سے اصرار کیا کہ نیا مرثیہ پڑھیں۔ دبیر کی مشقِ سخن شباب پر تھی، چنانچہ انھوں نے نیا مرثیہ کہا:

ع: ''ذرہ ہے آفتاب دربوتراب' کا'' لیکن ضمیر نیا مرثیہ نہ کہہ سکے۔ جب دبیر نے استاد ضمیر کو اپنا مرثیہ سنایا تو حاسد شاگرد عابد علی بشیر کو برا لگا۔ انھوں نے دبیر سے کہا کہ تم یہ مرثیہ استاد کو دے دو، لیکن بات آخر یہ قرار پائی کہ مرثیے کا نصف اوّل دبیر اور نصف آخر ضمیر پڑھیں گے، چنانچہ جب مجلس میں دبیر نے مرثیہ پڑھنا چاہا تو بشیر نے دبیر کو منع کیا لیکن دبیر نے طے شدہ قرارداد کے مطابق آدھا مرثیہ پڑھا، اُدھر بشیر نے استاد ضمیر سے کہا کہ دبیر نے عمدہ حصے والا مرثیہ پڑھ لیا ہے، چنانچہ ضمیر نے منبر پر جا کر کہا کہ میں اپنے ساتھ کوئی مرثیہ نہیں لایا اور جو مرثیہ دبیر نے یہ کہہ کر پڑھا ہے کہ وہ ضمیر کا ہے، غلط ہے۔ یہ مرثیہ دبیر ہی کا ہے۔ اس واقعے کے بعد استاد اور شاگرد نے خلعت بھی قبول نہ کی اور اس رنجش کی وجہ سے استاد اور شاگرد ایک دوسرے سے دور ہو گئے۔

دبیر اور ضمیر میں صفائی: حکایت: ایک دن وزیر اودھ نواب علی نقی خان صاحب کی مجلس میں مرزا دبیر نے اپنا نوتصنیف مرثیہ پڑھا جس کا مطلع ہے: ع: ''اے عرشِ بریں تیرے ستاروں کے تصدق'' اس مجلس میں میر ضمیر بھی شریک تھے۔ مجلس چونکہ وزیر کی تھی، بادشاہ بھی شریک تھے، جنھوں نے مرزا دبیر کی بڑی تعریف کی۔ مرزا دبیر نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: یہ سب استاد میر ضمیر کا فیض

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔مجلس کے بعد میر ضمیؔر نے دبیؔر کو گلے لگایا اور پھر گھر لے گئے۔سب اگلی پچھلی باتیں دہرائی گئیں۔میر عابد علی بشیؔر کی خطا ثابت ہوئی پھر ضمیؔر اور دبیؔر میں رنجش باقی نہ رہی۔

مرزا دبیؔر،میر ضمیؔر کا تخلص کے ساتھ نام نہیں لیتے تھے بلکہ حضرت، استاد، جنت مکان وغیرہ تعظیمی الفاظ استعمال کرتے تھے۔میر ضمیؔر سال کی چھ مجلسیں پڑھتے تھے۔مرزا دبیؔر ان مجالس کی ابتدائے مشق سخن میں پیش خوانی بھی کرتے تھے۔

شاگرد: مرزا دبیؔر کے شاگردوں کی فہرست بڑی ہے،ہم یہاں صرف منتخب شاگردوں کے نام پیش کریں گے:

(۱)محمد جعفر اوجؔ (۲) محمد ہادی حسین عطاؔرد (۳)محمد نظیؔر (۴)میر بادشاہ بقاؔ
(۵)شاد عظیم آبادی (۶) منیؔر شکوہ آبادی (۷) مشیؔر لکھنوی(۸) صغیؔر لکھنوی
(۹) ممتاز الدولہ (۱۰)ملکہ زمانی (۱۱) سلطان عالیہ(۱۲)زیب النسا حاجی
(۱۳)انوؔر دہلوی (۱۴)محمد تقی اختؔر(۱۵)شیخ فقیر حسین عظیم (۱۶) صفدر فیض آبادی
(۱۷) سید باقر مہدی بلیغ (۱۸) محمد رضا ظہیر (۱۹)وہاؔب حیدر آبادی
(۲۰) امام باندی عفت (۲۱)مطیؔر (۲۲) سفیر (۲۳)صبا (۲۴) وزیر
(۲۵) حقیر وغیرہ۔

پڑھنے کا طریقہ: مرزا دبیؔر منبر کے چوتھے زینے پر بیٹھتے تھے۔پہلے منبر پر بیٹھ کر دو چار منٹ چار طرف مجلس کو دیکھتے۔اکثر لوگوں سے سلامت اور مختصر مزاج پرسی کرتے۔ اسی دوران زیرِ منبر کوئی مصاحب مرثیے کے کاغذات دیتے۔مرزا صاحب ان کاغذات سے چند کاغذوں کا انتخاب کر کے زانو پر رکھ لیتے اور پھر ہاتھ اٹھا کر بہ آواز بلند فاتحہ کہتے اور خضوع وخشوع کے ساتھ سورۂ الحمد تمام کر کے بھی کچھ پڑھتے۔نخبیر لکھنوی ''رباعیات دبیؔر'' میں لکھتے ہیں: ''آج بھی مرزا دبیؔر کے اہلِ خاندان اور اُن کے خاندان کے تلامذہ پہلے فاتحہ کہہ لیتے ہیں،پھر رباعی سلام اور مرثیہ پڑھتے ہیں۔میر انیؔس کے خاندان میں فاتحہ نہیں کہتے اور یہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دونوں خاندانوں کی اب پہچان رہ گئی ہے۔"

مرزا دبیرؔ اہلِ مجلس کو زیادہ تر مخبو یا حضرات کے لفظ سے مخاطب کرتے جاتے۔ مصرع نصف ایک جانب اور نصف دوسری جانب نظر کر کے پڑھتے۔ پڑھتے وقت قریب سے دیکھنے والوں کو ان کی جوش کی حالت پوری محسوس ہوتی تھی۔ نصف مصرع کو ڈپٹ کر اور نصف کو بہت آہستہ ادا کرنا کچھ انھیں پر ختم ہو گیا۔ ہاتھ یا چہرے سے بتانا مطلق نہ تھا۔ حزن یا بین کی جگہ آواز کو نرم بنا کر سامعین پر اثر ڈالنا بھی چنداں نہ تھا۔ اکثر اہلِ مجلس کو روتے روتے غش آ جاتا تھا۔ پورا مرثیہ از مطلع تا مقطع مسلسل پڑھتے میں نے نہیں سنا۔ مشکل سے مرثیے کے ایک سو بند پڑھتے ہوں گے۔ آخر میں پسینے سے شرابور ہو جاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے تک پڑھ کر اتر آتے تھے۔"

مؤلف "حیات دبیرؔ" ثابت لکھنوی کہتے ہیں: "مرزا دبیرؔ جوشِ معرفت میں سینے کے زور سے پڑھتے تھے اور مجلس میں جب کبھی پڑھنے کو جاتے تھے وضو کر کے جاتے تھے۔ آواز بھاری اور پاٹ دار تھی، فطری طور پر کہیں خود بخود ہاتھ اٹھ جاتا تھا ورنہ منبر پر بیٹھ کر بتلانے کو وہ عیب جانتے تھے۔ کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے مرثیہ خوانی سے بتانے کو کیا علاقہ ہے۔ اس مضمون کو اپنی ایک رباعی میں یوں بیان کرتے ہیں:

ناحق نہ چیخنا نہ چلّانا ہے
بے کار نہ ہر بند پہ بتلانا ہے
ابنِ شہِ مرداں کا ثناخواں ہوں میں
صد شکر کہ پڑھنا مرا مردانہ ہے

حکایت: ۱۸۷۲ء میں دارو غہ میر واجد علی تسخیرؔ لکھنوی کے امام باڑے میں دبیرؔ نے یہ مرثیہ پڑھا تھا:

ع: "پرچم ہے کس علم کا شعاعِ آفتاب کی" تمام مجلس تصویر بنی ہمہ تن گوش تھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہاں تک کہ مرزا دبیرؔ اس موقعے پر پہنچے کہ حضرت زینبؑ اپنے بچوں سے پوچھتی ہیں کہ تم نے شمر سے بات کیوں کی؟ اس موقعے پر مرزا دبیر نے ایک مصرع تین طرح سے پڑھا۔ ہر مرتبہ مصرعے کے ایک نئے معنی سامعین کے ذہن میں آئے:

(۱) کیوں تم نے میرے بھائی کے قاتل سے بات کی؟ (گھرکی کے لہجے میں)

(۲) کیوں؟ تم نے میرے بھائی کے قاتل سے بات کی؟ (سوالیہ طور پر)

(۳) کیوں تم نے میرے بھائی کے قاتل سے بات کی (تاسف کے لہجے میں)

اس مصرعے پر اس قدر رقت ہوئی کہ مرثیہ آگے نہ پڑھ سکے۔ مرزا دبیرؔ کو خاص کر بین کے مقامات پڑھنے میں کمال حاصل تھا۔ کہتے ہیں کہ مرزا دبیر کے پڑھنے کا انداز انھیں کے ساتھ ختم ہو گیا۔ انھوں نے کسی اپنے شاگرد کو اپنے پڑھنے کا طرز نہیں سکھایا۔

طریقہ تصنیف: ثابتؔ لکھنوی کے قول کے مطابق: ''مرزا صاحب اکثر باوضو جانماز پر بیٹھ کر مرثیہ تصنیف فرماتے تھے۔ کبھی کبھی بعد نماز شب اور کبھی بعد نماز صبح اور کھانا کھانے کے بعد گیارہ بجے دن کہا کرتے تھے۔ بعض بعض مصرعوں پر ایسا وجد طاری ہوتا تھا کہ جھوما کرتے اور اکثر بین کے مضامین پر مسلسل آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ جب تک طبیعت حاضر رہتی تھی، نہ کہتے تھے اور جب حضورِ قلب کا عالم ہوتا تھا، کہتے تھے اور جلد جلد کہتے تھے۔''

شادؔ عظیم آبادی ''پیمبرانِ سخن'' میں لکھتے ہیں: ''آخر شب سے تہجد پڑھ کر مرثیے کی تصنیف شروع ہوتی تھی۔ صبح تک جتنے بند کہتے تھے بعد ادائے نماز اس کو لیے ہوئے باہر آتے تھے۔ کاتب موجود رہتے۔ خود بتا بتا کر اپنے سامنے صاف کرواتے تھے۔ یہ بھی مسودۂ دوم میں داخل ہوتا تھا۔ مسودۂ اوّل و دوم سب مقفل کیا جاتا تھا، پھر شب کو مسودۂ اوّل نکالا جاتا تھا۔ مرثیوں کی تصنیف یوں نہ ہوتی تھی کہ مطلع شروع کر کے چہرہ، صف آرائی، رخصت، لڑائی وغیرہ کے بند

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترتیب کے ساتھ کہتے ہیں بلکہ مثلاً تلوار یا گھوڑا یا صف آرائی یا چہرہ یا رخصت میں جتنے مضامین متعلق مرثیہ کہے ہیں، ہر مضمون کے سو سو دو دو سو بند لکھے جاتے تھے، آخر میں اس ذخیرے سے بند لے کر پانچ پانچ چھ چھ مرثیے مرتب کر لیتے تھے۔ کچھ موٹی موٹی جلدیں کاتب سے صاف کروائی ہوئی، انھیں بے ترتیب بندوں کی، الگ رہتی تھیں اور جب یہ بند بصورتِ مرثیہ مرتّب ہو جاتے تھے تو کتاب کے اندر ترتیب وار داخل کیے جاتے تھے۔ اسی طرح سلاموں مخمّسوں، قطعات وغیرہ کی جلدیں صاف کی ہوئی، الگ رہتی تھیں۔ کاتب کو دم لینے کی فرصت نہ تھی، تازہ تصنیف کو تو اپنے سامنے بٹھا کر صاف کرواتے تھے ورنہ کاتب کے حوالے کر دیتے تھے وہ الگ بیٹھا لکھا کرتا تھا۔

"شاد عظیم آبادی کی گفتگو افضل حسین ثابتؔ لکھنوی کے بیان کردہ میر دستور علی بلگرامی کے "دفترِ پریشان" سے ثابت ہوتی ہے جس میں دبیرؔ نے بیس (۴۰) چہرے، بیس (۴۰) رخصتیں، بیس (۴۰) رجز، بیس (۴۰) لڑائیاں، بیس (۴۰) سراپا اور بیس (۴۰) بین و بیانِ شہادت نظم کیے ہیں۔ مشہور ہے کہ دبیرؔ بہت جلد جلد کہتے تھے۔ ذیل کی حکایات ان کی زود گوئی کا ثبوت ہیں۔

حکایت ۱: میر وزیر حسین صاحب ناقل ہیں کہ "میں جس وقت مرزا دبیرؔ کی خدمت میں پہنچا، دن کے بارہ بج چکے تھے۔ مرزا صاحب کھانا کھا کر پلنگ پر آرام کر رہے تھے۔ دو کاتب پلنگ کے اِدھر اُدھر بیٹھے تھے۔ مرزا دبیرؔ دونوں کاتبوں کو تصنیف دو مرثیے لکھوانے لگے۔ کبھی اس کاتب کو تین مصرعے بتا دیتے کبھی اُس کاتب کو بعض مصرعے یا بیت۔ بعض مصرعوں پر اتنا جوش آ جاتا کہ بیٹھ جاتے۔ تقریباً چار بجے تک یہی سماں رہا۔ جب نمازِ ظہرین کے لیے اٹھے تو معلوم ہوا کہ ہر کاتب نے ساٹھ ساٹھ بند دو مرثیوں کے لکھے ہیں۔ ایک مرثیہ حال حضرت علی اکبرؑ اور دوسرا امام حسینؑ کے حال میں تھا۔

حکایت نمبر ۲: میر دستور علی صاحب بلگرامی نے بتایا کہ ایک صاحب مرزا صاحب کے پاس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ اس وقت بارہ تیرہ بند اس حال میں کہہ دیجیے کہ بعد شہادتِ علی اصغرؑ ان کی ماں قبرِ علی اصغر پر آئی کہ میں اُن بندوں پر سوز رکھ کر فلاں رئیس کے پاس پڑھوں گا۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اب مجلس میں جا رہا ہوں۔ اُس شخص نے کہا کہ میرے رزق کا معاملہ ہے، پھر مرزا صاحب نے کھڑے کھڑے چودہ پندرہ بند لکھوا دیے اور وہ سوز خوان لے گئے۔ اس طرح ایسے سیکڑوں بندوں کی نقل کچھ ان کے گھر میں نہیں رہی۔

اصلاح کا طریقہ: مرزا دبیرؔ کے شاگردوں کی تعداد زیادہ تھی۔ مرزا صاحب شاگردوں سے اُس کا کلام سنتے جاتے اور جس مصرعے یا بند پر اصلاح دینا ہوتا تو مرثیہ لے کر اپنے ہاتھ سے بنا دیتے تھے۔ جو لفظ کاٹتے یا بناتے تھے اگر وہ شاگرد حاضر ہوتا تو زبانی بتا دیتے ورنہ حاشیے پر بطورِ اشارہ لکھ دیتے تھے۔

حکایت: میر واجد حسین کہتے ہیں کہ مرزا دبیرؔ نے کسی شاگرد کا ایک اصلاح شدہ مرثیہ انھیں دے کر کہا کہ اسے صاف کرو مرثیہ کی ٹیپ تھی:

ع: آپ آئے ہیں عورت نہ کوئی سامنے آئے
اقبال سے کہہ دو کہ عناں تھامنے آئے

چنانچہ واجد حسین صاحب نے اس شعر میں تصرف کر کے اپنی طرف سے لکھا:

ع: ''ہاں فتح سے کہہ دو کہ عناں تھامنے آئے'' کسی طرح سے مرزا دبیرؔ کی نظر اُس پر پڑ گئی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ بیٹا سمجھو لفظ ''فتح'' میں کیا بُرائی ہے اور ''اقبال'' میں کیا خوبی ہے۔ اقبال اُردو میں مذکر اور فتح مونث ہے، چنانچہ فتح کا جو مونث ہے، سامنے آنا کب مناسب ہوگا، اس کے سوا اقبال کے خود معنی آگے آنے کے ہیں، لفظ فتح میں یہ بات کہاں۔ پھر فرمایا: اکثر بزرگوار میرے مرثیوں میں الفاظ کی خوبی اور اثر کو نہیں سمجھتے، اپنی سمجھ کے موافق بدل دیتے ہیں۔ دیکھنے والا سمجھتا ہے مصنف نے یونہی کہا ہوگا۔ اُس کو کیا خبر کے دبیرؔ کے اصلاح دینے والے بے انتہا ہیں۔''

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایجادات: ''حیاتِ دبیر'' کے مولف ثابت لکھنوی نے مرزا دبیر کی اُن ایجادات کو بیان کیا ہے جو میر انیس کے کلام میں موجود نہیں۔ ہم اجمالی طور پر یہ ایجادات یہاں بیان کرتے ہیں:

۱۔ مرثیے کو حمد و نعت و منقبت سے شروع کیا، بادشاہ اور مجتہدینِ عصر کی بھی مدح فرمائی۔ مثال: مطلع مرثیہ: ''طغرا نویسِ کن فیکون ذوالجلال ہے''

۲۔ چہاردہ (۱۴) معصومین علیہم السلام کے حال میں علیحدہ علیحدہ مرثیے کہے، چنانچہ ''دفترِ ماتم'' کی چودہ جلدوں میں یہ ترتیب ہے کہ ہر جلد ایک معصوم کے حال کے مرثیے سے شروع ہوتی ہے۔

حکایت: مرزا اوج کہتے ہیں جب نواب ناور مرزا صاحب فیض آبادی نے مرزا صاحب کو بلوایا تو اُن سے خواہش کی کہ چودہ معصومینؑ کے حال میں مختصر مرثیے لکھ دیں تا کہ وہ ہر معصوم کی وفات کے دن مجلس میں پڑھ سکیں، چنانچہ جب مرزا صاحب پالکی میں واپس شہر لکھنؤ آئے تو راستے میں تمام مرثیوں کو کہہ کر اُن لوگوں کے ہاتھ جو مرزا صاحب کو لکھنؤ لائے دے دیے کہ نواب صاحب کو دے دیں۔ یہ مرثیے مختصر مرثیے ہیں۔ مرزا دبیر کا خیال تھا کہ وہ ہر معصوم کے حال میں ایک ایک طولانی مرثیہ کہیں گے، چنانچہ امام موسیٰؑ کاظم کے حال میں ان کا ایک طولانی مرثیہ موجود ہے۔

۳۔ حالِ ولادتِ حضرت عباسؑ: ''انجیلِ تیغِ ابِ شبیرؑ ہیں عباسؑ'' —— اور حالِ ولادتِ حضرت علی اکبرؑ: ''جب رونقِ مرقعِ کون و مکاں ہوئی'' لکھا۔

۴۔ حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کی شادی کا حال اس مرثیے میں نظم کیا جس کا مطلع ہے:

ع: ''جب فاطمہؑ سے عقدِ شہِ لافتیٰ ہوا'' یہی نہیں بلکہ عقدِ حضرت علیؑ، جو حمیدہ ام البنین سے ہوا، اس کا ذکر مرثیہ ع: انجیلِ تیغِ ابِ شبیر ہیں عباسؑ'' میں کیا ہے۔ اسی طرح حضرت عباسؑ کی شادی کا حال: ''جب اخترِ یعقوبؑ پہ کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہر خدا نے'' میں ذکر کیا ہے۔

۵۔ مرزا دبیر کے زمانے میں ترکوں نے کربلائے معلیٰ میں قتل عام کیا تھا جس میں بائیس (۲۲) ہزار شیعہ قتل ہوئے۔ اس قتل و غارت کو مرزا صاحب نے کئی رباعیات میں نظم کیا اور تفصیل سے اس مرثیے میں نظم کیا جس کا مطلع ہے: ع: ''اے قہر خدا! رومیوں کو زیر و زبر کر''

۶۔ حالاتِ تاریخی پر مرثیہ لکھا: ع: ''فہرست یہ شبیرؑ کے لشکر کی رقم ہے''

۷۔ مرثیے میں مناظراتی پہلو۔ مرزا صاحب کے دور میں ایک شخص نے شدت سے تعزیہ داری کی مخالفت کی تھی تو مرزا صاحب نے اس کا جواب اس مرثیے میں لکھا ع: ''اے شمعِ قلم انجمن افروز رقم ہو''

۸۔ مرثیوں میں طرزِ بیان کے جدید نکات، جیسے شام کے زندان میں حضرت سکینہؑ کو سلانے کے لیے حضرت زینبؑ کا کہانی کہنا، جو امام حسینؑ کی کہانی تھی: ع: ''جب کہ زنداں میں نبیؐ زادیوں کو رات ہوئی''

۹۔ مرثیوں میں بہت سی معتبر روایتوں کو نظم کیا جیسے: ع: ''جب رن میں بعدِ فتح عدو ایک شب رہے'' میں نصرانی تاجر کا واقعہ وغیرہ ہے۔

۱۰۔ مرثیے میں قاتلانِ حسینؑ سے انتقام، حالِ حضرتِ مختارؑ: ع: ''جب تیغ انتقام برہنہ خدا نے کی''

۱۱۔ مرثیے میں حُر کا سراپا لکھا: ع: ''اب تک کسی نے حُر کا سراپا نہیں کہا''
اصحابِ حسینؑ: حبیب ابنِ مظاہر، زہیر ابنِ قین، وہب ابن کلبی کے متعلق مراثی لکھا۔

۱۲۔ پانی اور آگ کا مناظرہ۔ ان دونوں عنصروں کے سبب سے جو ظلم اہلبیتؑ پر ہوئے۔
ع: ''آتش سے سببِ دشمنیِ آب کا کیا ہے؟''

۱۳۔ مرزا دبیر سے پہلے اور ان کے ہم عصروں میں بھی عموماً مرثیے چار بحروں: رمل،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہزج، مضارع اور مجتث میں کہے جاتے تھے لیکن مرزا صاحب نے دوسری بحروں میں بھی مزید اور طویل مراثی کہے جو مقبول ہوئے۔

۱۴۔ مرزا دبیر نے ایک مرثیے میں کئی مطلع لکھنے کو رواج دیا یعنی ایک مرثیے میں رخصت، لڑائی، شہادت کے موقعے پر کئی مطلع دیتے تھے۔

۱۵۔ ایک مرثیہ: ع: ''آ ہوے کعبۂ قربانی داور ہے حسینؑ''—میں تمام احکام ذبیحہ نظم کیے اسی طرح ع: ''کیا شان روضۂ خلفِ بوتراب ہے۔'' میں زیارتِ ناحیۂ مقدسہ کے اکثر فقروں کا مطلب بیان کیا ہے۔

۱۶۔ سلاموں میں طویل قطعہ بند رکھنا بھی مرزا دبیر ہی کی ایجاد ہے، جیسے سلام میں حُر اور ابن سعد کی گفتگو۔ دبیر کے بعد ان کے شاگردوں نے بھی سلاموں میں قطعہ بند رکھے۔

۱۷۔ دبیر نے مرثیوں میں خطباتِ امام حسینؑ نظم کیے۔

۱۸۔ دبیر نے ایک مرثیے میں تمام علمِ بیان اور علم بدیع کی صنعتوں کو جمع کیا جس کا مطلع ہے:

ع: ''لعلِ لبِ شبیرؑ گہربار ہے رن میں''

۱۹۔ دبیر نے باکردار علماء کی مدح وستایش کے عنصر کا اضافہ کیا۔

۲۰۔ دبیر نے محافل کے لیے بشکلِ مثنوی ''احسن القصص''، ''معراج نامہ'' اور ''فضائل چہاردہ معصوم'' نظم کیے۔

۲۱۔ مرزا دبیر کے مرثیوں کے مطلعوں میں ''جب'' ایک سو سے زیادہ اور ''جو'' پچاس سے زیادہ مقامات پر آیا ہے۔ یہ اسلوب دبیر کے گہرے قرآنی مطالعے کا نتیجہ ہے۔ بعض سورتوں اور آیتوں کا آغاز ''اذا'' سے ہوا ہے جس کے معنی ''جب'' کے ہیں۔ مرزا دبیر کے مراثی میں آیات و احادیث کے ٹکڑے نظم کیے گئے ہیں۔ ع: ''جب ختم کیا سورۂ واللیل قمر نے''

ع: ''یارو کریم وہ ہے جو وعدہ وفا کرے''

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرزا دبیر یکتائے فنِ زماں

ف ۱: مرزا دبیر اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس نے اُردو شعرا میں سب سے زیادہ شعر کہے۔ دبیر کے مطبوعہ اشعار کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار (۱،۲۰،۰۰۰) سے زیادہ ہے۔

ف ۲: مرزا دبیر اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس نے سب سے زیادہ مرثیے لکھے۔ مرزا دبیر کے مطبوعہ مرثیوں کی تعداد (۳۹۰) اور غیر قلمی مطبوعہ مرثیوں کی تعداد (۲۸۵)، یعنی کل مرثیوں کی تعداد (۶۷۵) ہے۔

ف ۳: مرزا دبیر اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس نے سب سے زیادہ رباعیاں کہی ہیں۔ مرزا دبیر کی رباعیات کی تعداد (۱۳۳۲) ہے۔

ف ۴: مرزا دبیر اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس نے سب سے زیادہ الفاظ استعمال کیے۔ ہم نے نظیر اکبرآبادی کا کلیات جس میں تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار اشعار ہیں، کھنگالا تو معلوم ہوا کہ یہ روایتی اور رعایاتی جملہ کہ نظیر اکبرآبادی نے سب سے زیادہ اُردو کے الفاظ استعمال کیے ہیں بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔ انیس اور دبیر کے مقابل نظیر کے الفاظ کی تعداد بہت کم ہے۔ ہم اس موضوع کو کسی اور مقام پر تفصیل سے بیان کریں گے۔

ف ۵: مرزا دبیر اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس نے صنعتِ غیر منقوط یا مہملہ میں سب سے زیادہ اشعار کہے۔ انشا اللہ خان انشا، جو دبیر کے سگے نانا خسر تھے، ان کے غیر منقوط اشعار دبیر سے تعداد میں کم ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ف ۶: مرزا دبیرؔ اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس کی آمدنی لاکھوں روپیوں تک تجاوز کر گئی تھی اور وہ سب اہلِ حاجت میں تقسیم ہوتی تھی۔

ف ۷: مرزا دبیرؔ اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس نے علمِ بدیع کی لفظی اور معنوی صنعتوں کو سب سے زیادہ استعمال کیا ہے۔

ف ۸: مرزا دبیرؔ اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس کے حسب، نسب، کسب، مذہب، حیات، فن اور شخصیت پر حملے کیے گئے اور بعض حملے دوست استاد اور شاگردوں کی جانب سے ہوئے۔

ف ۹: مرزا دبیرؔ اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس کے دوست دبیریے اور مخالف انیسیے شدید تھے۔ اُردو ادب نے ایسی چشمک نہیں دیکھی، اگرچہ خود دبیرؔ اور انیسؔ کے دل ایک دوسرے سے صاف تھے اور ایک دوسرے کی قدر کرتے تھے۔

ف ۱۰: مرزا دبیرؔ اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس نے نثری کتاب ''ابواب المصائب'' کے علاوہ شاعری کی ہر ہیئت اور صنف، یعنی غزل نظم، قصیدہ، مثنوی، قطعہ، مخمس، مسدس، تاریخ، رباعی، سلام، مرثیہ، شہر آشوب اور تضمین میں شاہ کار چھوڑے ہیں۔

ف ۱۱۔ مرزا دبیرؔ اُردو کا وہ تنہا شاعر ہے جس نے اپنی وفات کی تاریخ کی دعا مانگی اور وہ مستجاب ہوئی۔ دبیرؔ کا انتقال ۳۰ محرم ۱۲۹۲ ہجری کو ہوا: رباعی:

جب مصحفِ ہستی مرا برہم کرنا   سی پارۂ ایامِ محرم کرنا
برباد نہ جائے مری خاک اے گردوں   تیار تبرکِ بزمِ ماتم کرنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقامِ دبیرؔ مشاہیرِ سخن و ادب کی نظر میں

(۱)مرزا غالبؔ:   مرثیہ گوئی مرزا دبیرؔ کا حق ہے، دوسرا اس راہ میں قدم نہیں اٹھا سکتا۔
یہ حصہ دبیرؔ کا ہے۔ وہ مرثیہ گوئی میں فوق لے گیا۔ ہم سے آگے نہ چلا گیا۔
ناتمام رہ گیا۔

الطاف حسین حالیؔ نے مرزا غالبؔ کے قول کو یوں نقل کیا:

"ہندوستان میں انیسؔ اور دبیرؔ جیسا مرثیہ گو نہ ہوا ہے نہ آیندہ ہوگا۔"

(۲)شیخ ناسخؔ : مرزا دبیرؔ کے یہ شعر کو سن کر فرمایا: سلامت علی سا طبیعت دارِ خلاقِ مضامین نہ ہوا ہے، نہ ہوگا۔

یاں پنجۂ مریم کہوں پنجے کو پلک کے   گہوارے میں عیسیٰ کو سلاتی ہیں تھپک کے

(۳) خواجہ آتشؔ:   مرزا دبیرؔ کے غیر منقوط مرثیے کو سن کر کہا: کبھی فیضی کی غیر منقوط تفسیر سنی تھی اور اب سلامت علی کا یہ غیر منقوط مرثیہ "کوہِ رقیم پر جو علیؑ کا گزر ہوا" سن کر کہا:
ارے میاں! ایسے مضامین کہو گے تو مر جاؤ گے یا خون تھوکو گے۔

(۴)میر انیسؔ : انیسؔ کے دل میں دبیرؔ کی بڑی عزت تھی۔ میر نفیسؔ کا بیان ہے کہ والد کے سامنے کوئی شخص صراحۃً یا کنایۃً مرزا دبیرؔ کی تنقیص نہیں کر سکتا تھا اسی طرح مرزا دبیرؔ کے یہاں کسی کی مجال نہ تھی کہ میر انیسؔ پر بے جا حملہ کرے۔ دونوں ایک دوسرے کی نسبت فرماتے تھے کہ ایسا صاحبِ کمال شاید پھر پیدا نہ ہو۔ جب کسی سائل نے یہ سمجھ کر کہ میر انیسؔ خوش ہوں گے، مرزا دبیرؔ کی تنقیص کی تو میر انیسؔ نے انھیں دو روپے تھما کر فرمایا: سیّد صاحب! مرزا دبیرؔ نے میرا کیا بگاڑا ہے! وہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کے جدّ کا مرثیہ کہتے ہیں۔کیا کریں؟میری خاطر مرثیہ کہنا ترک کر دیں۔
خبر دار! اگر دوبارہ مرزا صاحب کی تنقیص میرے سامنے کی۔"

(۵) مجتہدالعصر علامہ حائری: مرزا دبیر کا اعزاز ان کے کمال کے سبب خاندان اجتہاد میں تھا۔وہ سیّد نقی صاحب قبلہ خلف سیّد العلما کی مجلس میں پڑھا کرتے تھے جس میں تمام مجتہدین اور لکھنؤ کے اہل کمال شریک ہوتے تھے۔یہ عزت تمام اعزازوں پر فوقیت رکھتی ہے۔

(۶) میر ضمیر لکھنوی: ؎ پہلے تو یہ شہرہ تھا ضمیر آیا ہے   اب یہ کہتے ہیں استادِ دبیر آیا ہے

(۷) مفتی میر عباس صاحب: میر انیس کا کلام فصیح و شیریں ہے،مرزا صاحب کا کلام دقیق اور نمکین،پس! جب ایک دوسرے کا ذائقہ مختلف ہے تو ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

(۸) مرزا رجب علی بیگ سرور مؤلف "فسانہ عجائب": مرثیہ کو بے نظیر،میاں دبیر صاف باطن نیک ضمیر،خلیق،فصیح،مردِ مسکین،مکروہاتِ زمانہ سے کبھی افسردہ نہ دیکھا۔اللہ کے کرم سے ناظمِ خوب، دبیرِ مرغوب، بارِ احسان،اہلِ دول کا نہ اٹھایا۔

(۹) واجد علی شاہ: بچپن سے ان کے دامِ سخن میں اسیر ہوں   میں کم سنی سے عاشقِ نظمِ دبیر ہوں

(۱۰) میر صفدر حسین مؤلف "شمس الضحیٰ": مرزا دبیر کی شہرت ہندوستان سے نکل کر ایران و عراق تک پہنچ گئی تھی۔

(۱۱) محمد حسین آزاد: دبیر،شوکتِ الفاظ،مضامین کی آمد،اس میں جابجا غم انگیز اشارے،دردخیز کنائے،المناک اور دل گداز انداز جو مرثیہ کی غرضِ اصلی ہے: ان وصفوں کے بادشاہ تھے۔دبیر اور انیس: یہ پاک روحیں جن کی بدولت ہماری نظم کو قوت اور زبان کو وسعت حاصل ہوئی،صلہ ان کا سخن آفرین حقیقی عطا کرے۔ہمارے شکریے کی کیا بساط۔

(۱۲) شبلی نعمانی: میر انیس و مرزا دبیر کے موازنے میں عموماً میر انیس کی ترجیح ثابت ہوگی لیکن کلیہ میں مستثنیٰ ہوتا ہے۔بعض موقعوں پر مرزا دبیر صاحب نے حسنِ بلاغت سے جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون ادا کیا ہے، میر انیسؔ سے نہیں ہوسکا۔

(۱۳) شادؔ عظیم آبادی: مجھ سے زیادہ مرزا صاحب کا معترفِ کمال شاید ہی کوئی ہو جس نے اس فن میں ایسا نام پایا ہو اور میر انیسؔ جیسے عجوبۂ روزگار کا جو طرفِ مقابل قرار دے گیا ہو، جس نے لوگوں کو کہہ کہہ کے دفتر کے دفتر دے دیے اور شاعر بنادیا۔ ان کے کمال کا اعتراف نہ کرنا بڑی جہالت ہے۔ مرزا دبیرؔ کا ایک خاص انداز تھا جس کو وہ خود بڑی آن بان سے نباہ گئے۔ تشبیہ و استعارات، ترکیب و نازک خیالی میں ایک معنی پوشیدہ کا رکھ دینا انھی کا کام تھا۔ وہ نظم کے تمام فنون سے اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے۔ عروض کی تمام بحریں، ان کے زحافات اس طرح یاد تھے جیسے اہلِ اسلام کو توحید کے مسائل۔

(۱۴) امیرؔ مینائی: میں تمام شعرائے عجم پر دو ایرانی شاعروں کو ترجیح دیتا ہوں: (۱) فردوسیؔ (۲) جامیؔ۔ دبیرؔ اور انیسؔ کو فردوسیؔ و جامیؔ پر بھی ترجیح و تفضیل دیتا ہوں۔

(۱۵) منیرؔ شکوہ آبادی: دبیرؔ سا عالی دماغ، بلند خیال، صاحبِ معلومات، ہر رنگ میں کہنے والا شاعر آج تک نہیں گزرا۔ مرزا دبیرؔ زبان کے بادشاہ اور میر انیسؔ جوہری ہیں۔ دبیرؔ کا تخیل انیسؔ کو نصیب نہیں ہوا اور انیسؔ کی شناخت الفاظ و محل استعمال سے دبیرؔ بے بہرہ تھے، مگر دبیرؔ کے مقابلے میں صرف انیسؔ اور انیسؔ کے مقابلے میں صرف دبیرؔ کو پیش کرسکتے ہیں۔ ہندوستانی کوئی اور شاعر ان دونوں کا پاسنگ بھی نہیں۔

(۱۶) گارساں دتاسی: دبیرؔ کی شہرت ہندوستان سے نکل کر ایران و عراق تک پہنچ گئی تھی۔

(۱۷) نجابت حسین عظیم آبادی: ''الحق کہ دبیرؔ در طلاقتِ بیان و پرگوئی و خوش خوانی نظیر ندارد۔''

(۱۸) سیّد امداد امام اثرؔ: مرزا دبیرؔ نے شاعری کا رتبہ ایسا بلند کردیا کہ اور زبانوں کی شاعری اُسے دیدۂ حیراں سے نگراں ہے۔ دبیرؔ کی سخاوت اور ایثار شہرۂ آفاق ہے۔ علم و فضل کے ساتھ توفیقِ عبادت خدا نے عطا فرمائی تھی۔ رفتار و گفتار میں یکتائے وقت تھے۔

(۱۹) مدیر ''اودھ اخبار'': دبیرؔ فنِ مرثیہ گوئی میں لاجواب تھے۔ تمام ہندوستان میں آفتاب تھے۔ عابدِ شب زندہ دار تھے۔ افصح الفصحا، ابلغ البلغا، سحبانِ زماں،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طوطیٔ ہندوستان، شاعرِ بے نظیر جناب مرزا دبیرؔ پر مرثیہ گوئی کا خاتمہ ہوگیا۔

(۲۰) نواب حامد علی بیرسٹر ایٹ لا: میرؔ، غالبؔ، دبیرؔ، انیسؔ جسم شاعری کے عناصر اربع ہیں۔ اگر اُردو میں بلینک ورس کا رواج ہوتا تو سب سے زیادہ دو شاعر کامیاب ہوتے:

(۱) غالبؔ (۲) دبیرؔ، اور دبیرؔ غالباً غالبؔ سے زیادہ کامیاب ہوتے۔

(۲۱) انسائیکلوپیڈیا برٹانکا: میر انیسؔ نبیرۂ میر حسنؔ اور ان کے ہم عصر مرزا دبیرؔ مرثیہ گوئی میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

(۲۲) امجد علی اشہریؔ: ؎ گر انیسؔ کو فرِ دو سخن پایا دبیرؔ مثلِ نظامیؔ ہوئے مرصّع نگار

(۲۳) مولوی عبدالحئی فرنگی محل: دبیرؔ و انیسؔ ایسے کامل شاعر ہندوستان میں تو کیا، عرب و عجم میں بھی نہیں نکل سکتے۔

(۲۴) امیرؔ لکھنوی: انیسؔ اور دبیرؔ: دونوں استاد ہیں اور میں ایک کو دوسرے پر علانیہ ترجیح نہیں دے سکتا۔

(۲۵) نظیر الحسن چودھری: مرزا صاحب نے مضمون آفرینی اور موشگافیوں کا جو رنگ اختیار کیا، یہ طرز بجائے خود ایسا دقیق اور سنگلاخ تھا کہ اس کو ایسی خوبی کے ساتھ طے کر جانا انھیں کے زورِ قلم کا کام تھا، یہی وجہ ہے کہ وہی اس طرز کے موجد ہوئے، انھیں کے دم سے اس نے نشو و نما پایا اور انھیں کے ساتھ اس کا خاتمہ ہوگیا:

ع: "خلعتی بود کہ بر قامتِ او دوختہ شد"

(۲۶) پروفیسر سیّد مسعود حسن ادیب: مرزا دبیرؔ اعلی اللہ مقامہٗ کا پایۂ شاعری معرضِ اختلاف میں رہا کیا ہے مگر ان کے علم و فضل ذہن و ذکا، زہد و اتقا، مذہبیت اور مومنیت کا کسی کو انکار نہیں۔

(۲۷) خبیرؔ لکھنوی: انیسؔ اور دبیرؔ بہرکیف ایسے ہوئے کہ آج دنیا ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہے مگر چل نہیں پاتی:

اک آسمانِ مدح کے دو آفتاب تھے
ان کا جواب وہ تھے وہ ان کا جواب تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۸) رشید احمد صدیقی: ''انیسؔ اور دبیرؔ وہ لوگ ہیں جو مرثیہ ہی نہیں کہتے، جو کچھ کہتے، خدائے سخن کہلاتے۔''

(۲۹) مہذبؔ لکھنوی: حقیقت یہ ہے کہ دبیرؔ کا اصل میدان مشکل پسندی ہے۔ صنائع بدائع کی حشر سامانی کے ساتھ ساتھ ان کے خیال کا تلاطم جب انگڑائیاں لیتا ہوا تراکیب اور لفظیات کی پیچیدہ چٹانوں سے ٹکراتا ہے تو قوتِ متخیّلہ کی شوریدہ سری تھمنے کا نام نہیں لیتی۔ یہاں ہم یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہیں کہ مرزا صاحب مغفور نے طبیعت کو خود اس طرزِ نظم پر مجبور کر کے آمادہ کیا۔

(۳۰) ثابتؔ لکھنوی: سوز خوانوں کا یہ مقولہ اور عقیدہ ہے کہ جس مجلس کو درہم برہم دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ رنگ نہ ہوگا، اس میں ہم مرزا دبیرؔ کا مرثیہ پڑھتے ہیں، وہی رنگ دیتا ہے، دوسرے کا مرثیہ رنگ نہیں دیتا۔ مرزا صاحب نے اوّل اوّل مرثیوں میں بین عمدہ کہہ کر نام پیدا کیا اور محاورہ بندی کا خیال رکھ کر سلیس اُردو میں سیدھے سادے مرثیے کہے پھر جو لکھنؤ میں باریکیاں اور صنعتیں بڑھتی گئیں، وہ بھی ہر رنگ میں مرثیے کہتے گئے، ادھر قدرتی شاعری پر علم کی صیقل ہوتی گئی، یہی وجہ ہے کہ ہر رنگ میں ان کا کلام نظر آتا ہے اور اس کثرت سے ہر رنگ میں کہا ہے کہ دریا بہا دیے ہیں۔

(۳۱) آغا شاعر قزلباش: مرزا دبیرؔ ایک جرّار پیدا کنار ہیں جن کو شیر کی طرح اپنی طاقت کی مطلق خبر نہیں۔ وہ جہاں چاہتے ہیں بڑھتے چلے جاتے ہیں، اپنی قادر الکلامی سے لفظوں کو مطیع بناتے چلے جاتے ہیں۔

(۳۲) مسٹر ہیرالال شیداؔ: میں اہلِ ادب سے معافی مانگ کر عرض کروں گا: مرزا دبیرؔ کے ساتھ بڑی ناانصافی اور بے اعتنائی سے لوگوں نے کام لینا شروع کیا ہے۔ مرزا غالبؔ کے مختصر دیوان میں سب شعر ایسے نہیں ہیں جن کو عوام سمجھ سکیں، پھر بھی ان کو قدر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، اسی طرح اگر مرزا دبیرؔ کا کچھ کلام دقیق ہے تو ان کو مجرم کیوں قرار دیا جائے، اپنا مبلغ علم بڑھاؤ۔

(۳۳) ڈاکٹر اعجاز حسین: مرزا صاحب کے مراثی کی گریہ خیزی کا بڑا سبب یہ ہے کہ وہ نفسیات کے بڑے ماہر تھے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳۴) فراقؔ گورکھ پوری: دبیرؔ کا ذخیرہ کلام اتنا بڑا ہے کہ عام پڑھنے والے اس بحرِ زخار کی پیراکی نہیں کر سکتے۔

(۳۵) مولوی قاضی عبدالودود: انیسؔ اور دبیرؔ نے اُردو میں سب سے زیادہ شعر کہے ہیں۔

(۳۶) عابد علی عابدؔ: دبیرؔ، انیسؔ سے بہتر بین لکھتا ہے اور اس سلسلے میں بلاغت کا حق ادا کر دیتا ہے۔

(۳۷) مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی: "مرزا دبیرؔ کے اشعار میں تمکنت، وقار، وزن اور بھاری بھرکم پن ہے۔ وہ سوداؔ، ناسخؔ، ذوقؔ کے ہم نوا ہیں۔ انھوں نے مرثیے کو قصیدے کی قبا پہنائی اور عربی نقد ونظر کے مطابق مرثیے کو ممدوح کے شایانِ شان بنانے کی طرف توجہ کی۔ آخر ان کی کوشش سے مرثیہ، قصیدے کے برابر پھر محنت وکاوش سے بلندی تک پہنچا۔ صاحبانِ نظر جانتے ہیں کہ مرزا دبیرؔ کا یہ کارنامہ تاریخِ ادب میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ انھوں نے زبان واسلوب کے اعتبار سے مرثیے کو زیادہ جامع، زیادہ معنی خیز بنادیا، زبان کو قوت اور لہجہ دیا، عقیدت کی نگاہ کو فن کی نظر بخشی، فارسی اور عربی کے الفاظ وتعبیرات کا تجربہ کیا، مرثیے کو مجلس میں پڑھنے سننے کے علاوہ، مدرسوں میں مطالعہ ودرس اور ایوان ادب میں موضوع نقد ونظر بنادیا۔ اب اگر سوداؔ کا قصیدہ اور غالبؔ کی غزل شرح طلب اور قابل مطالعہ ہے تو دبیرؔ کا مرثیہ بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔"

(۳۸) نسیم امروہوی: مرزا دبیرؔ کا کلام، معانی وبیان کی مقرر کردہ کسوٹی کے اعتبار سے اس بلندتر مقام پر فائز ہے جسے معراج سخن کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا، جس سے انکار یا احتراز، مذہب شاعرانہ میں کفر کے مترادف ہے۔

(۳۹) ڈاکٹر محمد احسن فاروقی: اگر میں کہوں کہ جدید دور کے شاعروں کے لیے، جو شاعری کو اپنے دور کی سچی ترجمانی بنانا چاہتے ہیں، مرزا دبیرؔ کی شاعری، اور اقسام کی شاعری سے زیادہ مشکل راہ ہو سکتی ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اسے جو دشواریاں پیش آ رہی ہیں، وہ مرزا دبیرؔ کے مطالعے سے حل ہو سکتی ہیں۔ بیسوی صدی مرزا دبیرؔ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہم استاد منوانے کی طرف رجوع ہے۔ ہمارا ان کو سب سے بڑا خراجِ عقیدت یہ ہوگا کہ ہم ان کے ادراک کی اہمیت کا اعتراف کرلیں۔ یہ سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کریں کہ اوّل درجے کے شاعر کی طرح ان کا بھی ایک منفرد اور مخصوص ادراک ہے۔ دورِ رواں کو اس کی اشد ضرورت ہے اور شاعروں کی شعوری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ اپنا اہم ترین وقت مرزا دبیر کے مطالعے کو دیں اور اس سے ہدایت حاصل کر کے اُردو شاعری، جو پستی میں گر گئی ہے، اسے ایک نئی زندگی بخشیں۔

(۴۰) پروفیسر گوپی چند نارنگ: شاعری کی اہمیت صرف اس بات کی نہیں کہ شاعر، موضوع پر کتنا حاوی ہے بلکہ اس بات کی بھی ہے کہ خود موضوع، شاعر پر کتنا حاوی ہے۔ یہ نہایت دلچسپ اور نا قابلِ تردید حقیقت سامنے آتی ہے کہ پابند قوافی والے بندوں کے استعمال پر دبیر کو وہ قدرت نہیں یا ان کی طبیعت کو پابند قوافی والے بندوں سے وہ نسبت نہیں، جو انیس کو ہے، نیز تبدیلی اصوات کے مخصوص زیر و بم اور صوتی جھنکار سے جو جمالیاتی کیفیت پیدا ہوتی ہے، وہ اسی اعتبار سے دبیر کے یہاں کم ہے۔ دبیر کے یہاں کیفیت اگرچہ موجود ہے لیکن اس ہمہ گیری اور اعلیٰ پیمانے پر نہیں جیسی انیس کے یہاں ہے۔ انیس و دبیر نے مرثیے کو جس اوجِ کمال تک پہنچا دیا، اس کی دوسری نظیر دنیائے ادب میں مشکل سے ملے گی۔ ایسا کم ہی ہوا ہے کہ پوری صنف کو دو ہم عصر شعرا نے ایسا نمٹا دیا کہ آیندہ آنے والوں کو شدید آزمائش سے دوچار کر دیا۔

(۴۱) پروفیسر نیر مسعود: مرزا سلامت علی دبیر اور میر ببر علی انیس اُردو مرثیے کے دو سب سے بڑے نام ہیں۔ ان دونوں با کمالوں کے درمیان زمانی فاصلہ نہ تھا اور وہ ایک وقت میں، ایک ہی شہر میں سخن وری کی داد لے رہے تھے۔ معرکۂ انیس و دبیر کا سب سے دل چسپ پہلو یہ ہے کہ خود انیس و دبیر میں کوئی خاص تصادم نہیں ہوا۔ ان دونوں کا تصادم زیادہ سے زیادہ یہاں تک رہتا تھا کہ ایک دوسرے کے ادا کیے ہوئے مضمون کو بہتر اور مؤثر تر پیرائے میں ادا کر کے دکھا دیں اور اپنے فنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رویے کا زیادہ شدت سے اظہار کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ ذاتی سطح پر دونوں باکمال ایک دوسرے کے مداح اور معترف تھے۔

(۴۲) ڈاکٹر فرمان فتح پوری: مرزا صاحب صنف اوّل کے شاعر اور ایک بلند پایہ استادِ فن ہیں۔ ان کا رنگ انیس سے جدا ہے اور ایسی انفرادیت رکھتا ہے جس کی مثال اُردو مرثیے کی تاریخ میں نہیں۔ یہ دونوں دبستان اُردو میں شروع ہی سے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ ایک کی نظر صرف زبان کی سادگی اور جذبے کی نرم روی پر رہتی ہے اور دوسرا رنگیں بیانی اور خروش الفاظ پر جان چھڑکتا ہے۔ دونوں کی الگ الگ اہمیت ہے، ایک زمانہ یہ تھا، صنائع سب کچھ تھی اور اب یہ زمانہ ہے، سادگی سب کچھ ہے۔

(۴۳) پروفیسر اکبر حیدری: مرزا دبیر اُردو کے ایک عظیم، مستند اور مسلم الثبوت استاد شاعر ہیں۔ دبیر شوکت الفاظ کے پروں میں اڑتے تھے اور انیس صفائی کے دریا بہاتے تھے۔ معاصرین، دبیر کے رنگ کو پسند کرتے تھے اور دل سے ان کی دادِ سخن دیتے تھے، ان میں مرزا رجب علی بیگ سرور، مرزا غالب، سیّد احمد حسین فرقانی، نجات عظیم آبادی اور سلطان عالم واجد علی شاہ قابل ذکر ہیں۔ جب تک اُردو زبان اور اُردو مرثیہ کوئی دنیا میں قائم رہے گی، دبیر کا نام میر انیس کے دوش بدوش لیا جائے گا۔

(۴۴) پروفیسر صفی حیدر: دبیر نے مرثیے کے فنّی معیار کو بلند کیا۔ ان کے مرثیے کا اندازہ ان کی جدت پسندی، خلاقی و معنی آفرینی، پرشکوہ طرزِ سخن، عالمانہ زبان، علم بیان اور بدیع کے ماہرانہ استعمال سے کیا جاسکتا ہے جنھوں نے مل کران کے فن کی تشکیل کی ہے۔ اُردو مرثیہ اگر صرف میر کے اسلوب کی نمائندگی کرتا تو اس میں کلاسیکی تکمیل نہ ملتی۔ مرزا دبیر نے سودا اور غالب کے پرعظمت اسلوب سے اُردو مرثیے میں ہماری شاعری کا صرف ایک رخ سامنے آتا۔ دبیر نے اس کمی کو جو خوش اسلوبی سے پورا کیا، وہ یقیناً ایک ادبی کارنامہ ہے۔

(۴۵) ڈاکٹر اسد اریب: مرزا سلامت علی دبیر تفصیل نگاری اور توضیحی شاعری کے باکمال استاد ہیں۔ انھوں نے اُردو کے شعری سانچے میں پہلی بار یہ ترمیم کی۔ اُردو میں وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلے شاعر ہیں جنھوں نے شعر کو تفصیلِ معانی اور توضیحِ خیال کے لیے بالکل نثر کی طرح لکھا۔ شعر کی اس نثری ساخت میں شعر سے تخیل اور تخیل کی رنگینی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

(۴۶) ڈاکٹر محمد زماں آزردہ: بعضوں کا خیال ہے کہ دبیرؔ نے مشکل زبان، پُرشکوہ الفاظ، فارسی اور عربی لغات سے کام لے کر کلام کو دق بنادیا ہے۔ ان کے معترض اس حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ زبان اور ماحول ایک دوسرے سے اتنا قریبی تعلق رکھتے ہیں کہ کسی ایک کو سمجھے بغیر دوسرے کے بارے میں راے دینا مناسب نہیں ہوسکتا۔ مرزا دبیرؔ عالم متبحر تھے۔ اگر ایک طرف ان کی نظر تاریخ احادیث و روایات پر تھی تو دوسری طرف فارسی شعر و ادب سے کماحقہ، واقف تھے، اساتذۂ فارسی کے دواوین کا غور سے مطالعہ کیا تھا۔ وہ بھی اس بات کے لیے کوشاں تھے کہ اُردو شاعری خصوصاً اُردو مرثیہ اپنے اندر وہ تمام خوبیاں پیدا کرے جو فارسی شاعری کا خاصہ ہیں۔

(۴۷) ڈاکٹر گیان چند: دبیرؔ کی نامقبولیت کی اصلی وجہ ان کا کلام نہیں، ایک علامہ کا جانب دارانہ فیصلہ ہے جسے اہلِ انکاری کے سبب قبول کرلیا گیا ہے۔ اسی دبیرؔ کا، جس کا کلام بقولِ شبلی: فصاحت چھو بھی نہیں گئی، بلاغت نام کو نہیں، میں غیر مسلم ہونے کے باوجود ان بندوں کو نقل کرتا ہوں تو ایک خاموش رقت طاری ہوتی ہے، آخر صاحبِ اولاد ہوں۔ قدر دانانِ دبیرؔ کو چاہیے کہ صحیح انتخاب کے ذریعے دبیرؔ کو ان کا جائز مقام دلائیں۔

(۴۸) عبد القوی دسنوی: اسے اُردو ادب کا بڑا سانحہ کہیے کہ مرزا سلامت علی دبیرؔ بحیثیت انسان اور بحیثیت مرثیہ نگار جس مرتبے کے مستحق تھے، ہم اُردو والے وہ مرتبہ دلانے میں ناکام رہے ہیں بلکہ انھیں متعارف کرانے سے بھی گریز کرتے رہے ہیں۔ دراصل ہمارا یہ عمل اُردو ادب کو عظیم ادبی سرمایے سے محروم رکھنے کی سعی کے مترادف ہے۔

(۴۹) جناب کاظم علی خان: میں یہ نہیں کہتا کہ دبیرؔ، انیسؔ سے بہتر شاعر تھے، میرا مقصد تو یہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ انیس و دبیر کی نوک جھونک کو اب بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ موجودہ حالات کے پیشِ نظر بند کر دینا چاہیے۔ اس دور میں صحت مند اور سائنٹیفک تنقید کی روشنی میں ان دونوں حضرات کے کلام کو پرکھ کر آسانی یہ کہا جا سکتا ہے کہ انیس و دبیر: دونوں ہی فنِ مرثیہ گوئی میں امامِ فن کی حیثیت رکھتے تھے، دونوں ہی مرثیے کے میدان میں صاحبِ کمال شاعر تھے اور دونوں ہی نے اُردو مرثیے کو معراجِ کمال پر پہنچا دیا۔ ہمارے اس قول کی تائید میں مولانا محمد حسین آزاد کی یہ عبارت پیش کی جا سکتی ہے: ''دونوں باکمالوں نے ثابت کر دیا کہ حقیقی اور تحقیقی شاعر ہم ہیں۔ ہر رنگ کے مضمون، ہر قسم کے خیال پر ایک حال کا، اپنے الفاظ کے جوڑ بند سے ایسا طلسم باندھ دیتے ہیں کہ چاہیں رُلا دیں، چاہے ہنسا دیں، چاہیں تو حیرت کی صورت بنا کر بٹھا دیں۔''

(۵۰) ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی: اُردو کو فارسی کا ہم پلہ ثابت کرنے کا کارنامہ دبیر ہی نے انجام دیا۔ انھوں نے مدح میں خاقانی اور انوری سے ٹکر لی، مبالغے میں ظہیر فاریابی کا پہلو دبایا، شکوہِ الفاظ و طنطنۂ بیان میں فردوسی کے کمال کا مظاہرہ کیا، اخلاق و موعظت میں سعدی و رومی کی سنت کی تجدید کی دقت پسندی و مضمون آفرینی میں صائب، بیدل کا مقابلہ کیا اور ان تمام میدانوں میں اپنی پروازِ فکر کے جوہر دکھائے جو اب تک ایرانی سخن آفرینوں کی جولاں گاہ تصور کیے جاتے تھے۔ مرزا صاحب کی مضمون آفرینیوں، صناعیوں اور ژرف نگاریوں نے پہلی مرتبہ وہ سرمایۂ شعر و ادب عطا کیا جسے ہم سخن آفرینانِ فارس کے مقابلے میں فخر کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔

(۵۱) ڈاکٹر ہلال نقوی: مرزا دبیر کے رنگِ سخن میں قوتِ متخیّلہ کا شکوہ بھی ہے، خیال آفرینی کا جوہر بھی، استعارات و تشبیہات میں ندرت، تراکیب میں جدّت اور مبالغے میں شدّت بھی، صنائع و بدائع کی کثرت بھی ہے اور مصائب کو تفصیل سے بیان کرنے کا رجحان بھی۔ اپنے متقدمین مرثیہ گو شعرا کے مقابلے میں ان کا یہی طرزِ جدید ہے جس میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ دبیر کے فنِ مرثیہ گوئی کا کلیدی پہلو ان کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جذبۂ ایجاد و اختراع ہے۔ ایجادات و اختراعات کی یہ رَو اُن کے تقریباً ہر مرثیے میں نظر آتی ہے۔ ع: ''مضمون نئے کرتا ہوں ایجاد ہمیشہ''

(۵۲) شجاعت علی سندیلوی: یہ امر مسلمہ ہے کہ مرزا دبیر اپنے فن کے استاد تھے اور انیس سے اُن کا راستہ جدا تھا۔ میر انیس کی طرح ان کے کلام کو مقبولیت اور شہرت نصیب نہیں ہوئی لیکن اس سے اُن کے کمال پر کسی قسم کا حرف نہیں آ سکتا۔ ایسا پُر گو اور عالی مرتبت شاعر دنیائے اُردو میں کوئی دوسرا نہیں۔ عروسِ سخن کے سنوارنے میں مرزا دبیر نے کچھ کم عرق ریزی نہیں کی ہے۔

(۵۳) پروفیسر جعفر رضا: اُردو مرثیے کا دورِ عروج میر انیس و مرزا دبیر کی سرکردگی میں تخلیقی و فنی قوتوں کا سرچشمہ بنا۔ میر انیس نے اپنے اخلاقی مضامین سے شعر کی زمین کو آسمان کر دیا۔ نظم کو دُرِ شہوار کی لڑیاں بنا دیا، اپنے عمیق تجربات و مشاہدات کے ذریعے فکر و احساس کا حسین تاج محل تعمیر کیا۔ دوسری طرف مرزا دبیر نے مضمون آفرینی، تکلف، نفاست اور خارجی بیانات پر زور دیا۔ ایک ایک منظر یا واقعے کے بیان میں طرح طرح کی تشبیہوں، استعاروں اور صنائع بدائع سے جودتِ طبع کے جوہر کھول دیے۔ ان کے معتقدین دو الگ الگ گروہوں میں تقسیم تھے جو ایک دوسرے سے کشمکش اور چشمکیں کرتے رہتے تھے۔ دونوں ایک دوسرے سے اپنی برتری کا اعلان کرتے رہتے اور بقول محمد حسین آزاد: منصفی بیچ میں آ کر کہتی تھی، دونوں اچھے، کبھی کہتی: وہ آفتاب ہیں یہ ماہ اور کبھی: یہ آفتاب اور وہ ماہ۔

(۵۴) ضمیر اختر نقوی: مرزا دبیر نے اُردو مرثیے کے لیے بہت بڑا کام سرانجام دیا ہے جو اُن حالات اور مقدرت کے ساتھ، جس کے وہ حامل تھے، دوسرا کوئی انجام نہیں دے سکتا تھا۔ مرزا دبیر بہت بڑے شاعر اور نہایت اعلیٰ فن کار ہیں۔ اگر مرزا دبیر نہ ہوتے تو شاید اُردو مرثیہ ان بلندیوں پر نہ پہنچ پاتا جس پر آج وہ پہنچا ہے۔ یہ دونوں شاعروں کے شایانِ شان نہیں کہ ایک دوسرے کا موازنہ اس ارادے سے کیا جائے کہ ایک کی فوقیت جتا کر دوسرے کے کلام میں خامیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکالی جائیں۔

(۵۵) عظیم امروہوی: دبیرؔ نام ہے مرثیہ کی دنیا کے مینارۂ نور کا۔ دبیرؔ نام ہے مرثیے کے اس سمندر کا جس میں غوّاصی کے بعد کوئی بھی خالی ہاتھ نہیں آیا۔ دبیر نام ہے مرثیے کے اس دریا کا جو مرثیہ نگاروں کو ذہنی طور پر ہمیشہ سیراب کرتا رہے گا۔ دبیرؔ نام ہے مرثیے کے اس ابدی چراغ کا جس سے سیکڑوں چراغ روشن ہو چکے ہیں اور آیندہ ہوتے رہیں گے۔

(۵۶) ڈاکٹر سیّد کاظم حسین کاظمی: مرزا دبیرؔ نے شاعری کی جملہ خوبیوں کو مرثیے کے کینوس میں فٹ کرنے کے لیے اعلیٰ و ارفع اقدام کیے ہیں اور نقادانِ شعر و ادب سے اپنے فکر وفن کی جامعیت، علم کی وسعت اور شاعرانہ مہارت کا اعتراف کرایا ہے۔ دبیرؔ نے جو مرثیہ نگاری میں کمال پیدا کیا، اپنی علمی صلاحیت اور جدّتِ طبع کے سبب کیا ہے۔

(۵۷) ڈاکٹر سیّد شبیہ الحسن: یہ امر انتہائی ملال انگیز ہے کہ اردو زبان وادب کے بیشتر ناقدین نے مرزا سلامت علی دبیرؔ کی شخصیت وفن پر سنجیدگی سے کام کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ شبلی اور ان کے حواریوں نے مرزا دبیر کے محاسن پر پردہ ڈال کر اپنے تئیں ان کے عیوب کی جی بھر کے تشہیر کی۔ اس صورت حال کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم ایک بہت بڑے شاعر کی تحقیقی تفہیم سے محروم رہ گئے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ دبیر کو جدید تناظر میں سمجھا اور پرکھا جائے اور ان کے مرتبے کا بارِ دگر تعین کیا جائے۔ ڈاکٹر سیّد تقی عابدی صاحب اس لحاظ سے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے "مجتہدِ نظم مرزا دبیرؔ" لکھ کر نہ صرف مرزا دبیر کی حیات، شخصیت اور فن کے نئے نئے گوشوں سے قارئین کو آگاہ کیا ہے بلکہ انہوں نے دبیرؔ فہمی اور دبیرؔ شناسی کے حوالے سے بعض اہم اور قابلِ قدر نکات اجاگر کیے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صنفِ سلام میں دبیرؔ کا کمال

رثائی ادب میں سلام، رباعی اور مثنوی پر بہت کم لکھا گیا ہے، بالخصوص سلام پر تحقیقی کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ جناب علی جواد زیدی نے ''العلم'' تجریدے میں ''سلام کے ارتقائی سفر'' پر بہت صحیح لکھا ہے کہ ''مذہبی ادب پر علی العموم اور سلام پر علی الخصوص تحقیق مفقود ہے۔ میرے لیے صرف ایک راہ رہ جاتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس خلا کو خود ہی پُر کرنے کی کوشش کروں۔'' صنفی اعتبار سے عربی ادب میں سلام موجود نہیں۔ ایرانی فارسی ادب میں بھی نہیں، اُردو شاعری میں مروج سلام نہیں ملتا، اگرچہ شمس العلما سیّد امداد امام اثرؔ نے ''کاشف الحقائق'' حصّۂ دوم، صفحہ ۱۷۷ پر لکھا: ''عروضی ترکیب کی رو سے غزل، سہرا اور سلام شئے واحد ہیں مگر اُن کے مضامین کے تقاضے ایک دوسرے سے علیحدہ انداز رکھتے ہیں۔ فارسی میں سہرا اس واسطے نہیں ہے کہ اُس ملک میں دُلھا یا دُلھن کو سہرا نہیں باندھتے، مگر سلام ہے۔ سلام میں غزل کی طرح اعلیٰ درجے کے مضامین، از قسم وارداتِ قلبیہ و معاملاتِ ذہنیہ، باندھتے ہیں، مگر اُن میں غزلیت کا رنگ پیدا ہونے نہیں دیتے۔'' برصغیر ہند میں قدیم شاعروں نے فارسی میں سلام لکھے ہیں لیکن یہ سلام عموماً عزاداری کی عام فضا سے متاثر ہو کر کہے گئے۔ اُردو شاعری کی تاریخ میں ''سلام'' شروع ہی سے ملتا ہے۔ اُردو ادب کی تاریخ کی جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اُردو کی ابتدا دکن سے ہوئی۔ اُردو کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر سلطان محمد قلی قطب شاہ متوفی ۱۰۲۰ ہجری کا کلیات آج بھی انڈیا آفس لائبریری لندن میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی سلطان نے سب سے پہلے دکنی زبان میں مرثیہ کہا اور مرثیے کے ساتھ ہی سلام بھی وجود میں آیا، اگرچہ اس دور میں مرثیہ اور سلام کی کوئی خاص ہیئت یا شکل و صورت معیّن نہ تھی۔ مرثیے اور سلام میں زیادہ فرق نہ تھا، البتہ اُس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زمانے کے سلاموں میں رثائی موضوعات کے ساتھ ساتھ ضرور، درود و سلام پیش کیا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر ہم یہاں بیجاپوری سلطنت کے مشہور مرثیہ نگار مرزاؔ کے سلام کے چند اشعار پیش کریں گے، جس میں پنجتن پاک کے لیے سلام بھیجا گیا ہے:

اے حسینؑ ابنِ علیؑ سلامٌ علیک　　　شاؔ ھے جملہ ولی سلامٌ علیک
جدؔ ہے تیرا محمدؐ مرسل　　　سرورؐ انبیا سلامٌ علیک
فاطمہؑ ہور علیؑ کے دریا کا　　　توں دُرِّ بے بہا سلامٌ علیک
سرورِ دیں حسنؑ کا توں بازو　　　اے دو جگ پیشوا سلامٌ علیک
ہے ترے ناوں پر جنم مرزاؔں　　　جان و دل سوں فدا سلامٌ علیک

سلام اُس زمانے میں قطعہ، مثلث، مربع، مثنوی اور غزل کی ہیئت میں لکھے جاتے رہے اور صرف رثائی موضوعات اور سلام و درود بھیجنا ہی ان کا مقصد تھا۔ یہ سلسلہ رفیع سوداؔ اور تقی میرؔ تک جاری رہا۔ سلام کہنے کی روایت صرف مرثیہ گویوں تک محدود نہیں تھی بلکہ ہر شاعر حصولِ ثواب کی خاطر سلام کہا کرتے تھے۔ ولیؔ دکنی کہتے ہیں:

اس نورِ مصطفیؐ پر بولو سلام یاراں　　　محبوبِ مرتضیٰؑ پر بولو سلام یاراں
یوں جی ولیؔ فدا کر اس شاہِ کربلا پر　　　اس لائقِ ثنا پر بولو سلام یاراں

دکنی سلاموں کے بعد میں جو کثیر تعداد میں سلام نظر آتے ہیں وہ زیادہ تر محمد شاہ رنگیلے کے عہد سلطنت کے شاعروں کے ہیں۔ شیخ ہدایت، سید عبداللہ مسکینؔ، غمگینؔ، خادمؔ، خاقشاںؔ، علی فضلیؔ، کرم علیؔ، ناجیؔ وغیرہ کے سلام میں نعتیہ، منقبتی، اعتقادی رثائی اور بین کے موضوعات شامل ہونے لگے اور سوداؔ، میرؔ، ضاحکؔ، افسردہؔ کے ہاتھوں میں پہنچ کر سلام کی ادبی حیثیت سنورتی رہی، لیکن موضوعاتی کیفیت میں زیادہ تبدیلی نہ ہوئی۔

ضاحکؔ، سوداؔ، میرؔ اور محبؔ کے کچھ اشعار ہماری اس گفتگو کا ثبوت ہیں:

ضاحکؔ
امامِ سوم کا سیوم آج ہے
جہاں سب اسی غم سے تاراج ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوداؔ

میں بھیجتا ہوں تجھے فاطمہؑ کے لال سلام
علیؑ کے باغ کے اے سروِ نونہال سلام
ادب سے بھیجے ہے تجھ پر ترا غلام سلام
قبول ہو تری خدمت میں یا امامؑ سلام

میرؔ

ساقیِ کوثر کے پیارے السّلام
تشنہ لب سیّد ہمارے السّلام
اے بدخشانِ نبیؐ کے لعلِ احمر السّلام
وے گلستانِ علیؑ کے لالۂ ترا! السّلام

محبؔ

جو دیکھوں روضۂ حضرت رسولؐ آنکھوں سے
چڑھاؤں اشک کے قطروں کے پھول آنکھوں سے
ہر اک محبّ کو بلا شبہ حجِّ اکبر ہے
کرے زیارتِ سروڑ حصول آنکھوں سے

اسی زمانے میں سلام کے مطلع میں سلام، سلامی، مجرئی، مجرائی، مجرا جیسے الفاظ استعمال کیے جانے لگے اور سلام ایک جدا صنف بن کر ابھرنے لگا لیکن ابھی پوری طرح ہیئت پر سلام کی ہیئت کا تعین نہ ہو سکا، آگے چل کر ضمیرؔ، خلیقؔ، دلگیرؔ اور فصیحؔ کے دور میں سلام، غزل کی ہیئت میں لکھا جانے لگا۔ اب سلام رثائی ادب ہی نہیں بلکہ اُردو ادب کی ایک مقبول صنف بن چکا تھا۔ دبستانِ دہلی اور دبستانِ لکھنؤ اس صنف کی نوک و پلک سنوارنے لگے اور سلام ساخت کے اعتبار سے ''غزل طور'' بننے لگا، یعنی سلام میں غزل کی طرح مطلع اور مقطع ہونے لگا۔ سلام کے تمام اشعار مقفّی ہونے لگے۔ سلام کا ہر شعر ایک نئے مضمون کا نقیب بن گیا اور سلاموں میں قطعہ بند اور غزلِ مسلسل کی طرح مضمون کا تسلسل بھی ملنے لگا۔ یہ وہ دور تھا جب شفیق باپ میر مستحسن خلیقؔ نے اپنے ہونہار بیٹے ببر علی انیسؔ سے کہا: ''اب غزل کو سلام کرو اور اس شغل میں زورِ طبع صرف کرو جو دین و دنیا کا سرمایہ ہے۔'' انیسؔ نے فرماں برداری کر کے پہلے تو غزل کو سلام کہا، یعنی غزل سے ہاتھ اٹھا لیا اور پھر سلام کو تغزّلانہ رنگ سے سنوار کر حریف اور رشکِ غزل بنا دیا۔ دوسری طرف میر ضمیرؔ نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نعرہ بلند کیا ع: ''جو بھی کہے اِس طرز میں، شاگرد ہے میرا۔''

شاگردِ رشید مرزا دبیرؔ استاد ضمیرؔ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر سلام میں ظاہری اور معنوی تبدیلیاں لائے۔ ظاہری تبدیلی یہ تھی کہ اب ''السّلام'' یا ''سلام' علیک'' کی ردیف کی شعر میں ضرورت نہ رہی بلکہ صرف مطلعے میں سلام، السّلام، سلامی، مجرا، مجرائی، مجرئی جیسے الفاظ لائے گئے، چناں چہ دبیرؔ کے تمام (۱۴۴) سلاموں میں اوپر بیان کیے گئے لفظوں میں سے کوئی نہ کوئی لفظ ضرور استعمال ہوا ہے۔ دوسری معنوی تبدیلی یہ ہوئی کہ رثائی بیانات کے ساتھ ساتھ شہدائے کربلا کے اعلیٰ کردار کی پرچھائیاں، اخلاقی، اصلاحی اور حکیمانہ باتیں بھی سلام کا جزو بن گئیں۔ میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ کے دور میں جہاں مرثیہ نگاری نے موضوعاتی لحاظ سے چہرہ اور سراپا میں قصیدہ رزم و بزم اور بین نے مثنوی کو مسدس کی ہیئت میں اپنے اندر سمو لیا، تو سلام نے غزل کی جانشینی حاصل کر لی۔ امجدؔ اشہری نے صحیح کہا ہے کہ میر انیسؔ کے بعض سلاموں کے اشعار اگر علیحدہ کر دیے جائیں تو اُن سے غزلیں بن سکتی ہیں۔ میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ کے سلاموں کے یہ اشعار کیا غزل کے شعر نہیں معلوم ہوتے؟

میر انیسؔ:

زرد ہے چہرہ نحیف و زار ہوں   اے مسیحائے زماں بیمار ہوں
بلبلیں دم بھر جدا ہوتی نہیں   کس گُلِ تر کے گلے کا ہار ہوں
عالمِ پیری میں آئے کون پاس   اے عصا گرتی ہوئی دیوار ہوں
سوکھ کر کانٹا ہوا ہوں اے انیسؔ   آنکھ میں دشمن کی اب تک خار ہوں

مرزا دبیرؔ:

مثالِ دانہ پِستا ہوں شب و روز   فلک کی آسیا ہے اور میں ہوں
لبِ شیریں مخاطب ہے خضر سے   لطیفِ آبِ بقا ہے اور میں ہوں
میسّر آپ کو وصلِ عزیزاں   فراقِ اقربا ہے اور میں ہوں
دعا بھی مال و دولت کی نہ مانگوں   ہمیشہ یہ دعا ہے اور میں ہوں
تمنّا دولت و حشمت کی بے جا   دبیرؔ آخر فنا ہے اور میں ہوں

جہاں تک دبیرؔ کے سلاموں کا تعلّق ہے حامیوں اور حریفوں نے ستم ظریفی کی ہے۔ دبیرؔ کے سلاموں کی صحیح تعداد ان کے مرنے کے ۱۲۵ سال بعد تک متعین نہ ہوسکی۔ دوستوں نے لا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علمی اور دشمنوں نے قلمی تیغ سے زخم پہنچایا ہے۔ ''موازنۂ انیسؔ و دبیرؔ'' کے فاتح ''المیزان'' کے مصنف مرحوم سیّد نظیر الحسن صاحب فوقؔ نے دبیرؔ کے سلام پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک ایسا بیان لکھا جو کسی بھی نقطۂ نظر سے صحیح نہیں۔ اوّلاً فوق صاحب نے دبیر کی تین جلدوں سے صرف بارہ (۱۲) ضعیف رثائی سلام انتخاب کیے اور کل ۱۱۰ اشعار پیش کیے جب کہ کل سلاموں کے اشعار کی تعداد ۳۱۲۳ ہے۔ فوقؔ لکھتے ہیں: ''بعض شعرا کے کلام میں سلام کے اشعار ایسے رنگین اور دل چسپ ہوتے ہیں کہ غزل کا لطف حاصل ہو جاتا ہے۔ میر مونسؔ صاحب کو اس طرزِ خاص میں شہرت حاصل ہے، میر انیسؔ صاحب مرحوم کے سلاموں میں بھی ایسے دل چسپ اور رنگین اشعار پائے جاتے ہیں، لیکن مرزا دبیرؔ صاحب کے کلام پر ازبس کہ مرثیت کا رنگ ہمیشہ غالب رہتا ہے، اس لیے سلاموں میں اُن کی توجہ فقط الفاظ کی سادگی و صفائی اور مضمون کی درد انگیزی پر رہتی ہے اور مرثیت کے مضامین کے علاوہ عام رنگین مضامین کے اشعار، اُن کے سلاموں میں کم ملتے ہیں۔''

راقم نے دبیرؔ کے سلاموں کا مطالعہ کیا ہے اور اُن میں فصاحت، بلاغت، محاسنِ علمِ بیان، تشبیہات، استعارات، کنایات، مجاز مرسل کے علاوہ محاورات، روزمرّہ اور علم بدیع کی لفظی اور معنوی صنعتوں کو ڈھونڈا ہے۔ مضامین اگرچہ بیشتر رثائی ہیں، اور وہ ہونا بھی چاہیے، کیوں کہ سلام غزل کا نام نہیں بلکہ شہدائے کربلا کی مصیبتوں کے تذکرے کا نام ہے، لیکن اشعار حمدیہ، مناجاتی، نعتیہ، منقبتی اور معتقداتی مضامین کے علاوہ فلسفیانہ، صوفیانہ، سماجی، اخلاقی اور ذاتی مضامین سے بھرے ہیں۔ ہمارا مقصد یہاں مرزا دبیرؔ کے سلاموں کا خدائے سخن میر انیسؔ یا مرحوم میر مونسؔ کے اشعار سے موازنہ کرنا نہیں، کیوں کہ ہر میوے کا ایک خاص مزہ اور ہر پھول کا ایک خاص رنگ اور ہر پرندے کی ایک خاص بولی ہوتی ہے، اس لیے گلستان کی فضا میں ہر ایک کی موجودگی علیحدہ علیحدہ اور اس کا اثر اشتراکی طور پر دیکھنا پڑے گا، اور اصل نتیجہ اس کا ثمر یہ ہے جو دنیا و آخرت میں سرافرازی ہے۔ خود دبیرؔ ایک سلام میں کہتے ہیں: ؎

یہ سلامِ شۂ ابرار کہا خوب دبیرؔ　　　دیکھ انعام میں مولا تجھے کیا دیتے ہیں

سچ تو یہ ہے کہ مرزا دبیرؔ کے سلاموں سے عوام نہیں بلکہ خواص بھی بے بہرہ ہیں اسی لیے راقم نے مرزا صاحب کے تمام سلاموں کو ایک صدی بعد شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

''حیاتِ دبیرؔ'' کے مولف جناب افضل حسین ثابت لکھنوی نے مرزا دبیرؔ کی ''دفترِ ماتم'' کی سولھویں، سترھویں اور اٹھارویں جلدوں سے صرف چودہ سلام کے اشعار منتخب کر کے حصۂ دوم میں شائع کیا لیکن یہ بھی اعتراف کیا: ''مجھے ناظرین معاف فرمائیں۔ میں نے سلام بہت کم انتخاب کیے اور جو شخص مرزا صاحب مرحوم کا کلیات دیکھے گا اس کو بعض موقع پر یہ بھی خیال یا افسوس ضرور ہوگا کہ ثابت نے اچھے اچھے شعر نہیں انتخاب کیے مگر اس کی دو وجہیں ہیں: ''(۱) کہ خوفِ طول مانع ہے۔ سمندر میں سے آدمی کیا کیا انتخاب کرے۔ (۲) میری پسند بھی شاید بعض طبقوں کو ناپسند ہو۔''

مختصر اور ضعیف سلاموں کا انتخاب، دبیریت کے علما کی خاموشی اور دبیرؔ کے حامیوں کی غلط بیانی نے سلاموں کے بارے میں غیر منصفانہ رائے کا سامان مہیا کیا، چناں چہ جناب علی جواد زیدی نے لکھا: ''دبیرؔ خالص رثائی سلام کے نمایندے ہیں اور وہ اسی میں اپنا مقام رکھتے ہیں لیکن طرزِ جدید کے سلاموں کو وہ بھاری پتھر کی طرح چوم کر چھوڑ دیتے ہیں۔ غالباً ان کی روایت پسندی مانع آتی ہے یا پھر یہ رنگ ان کی افتادِ طبع سے میل نہیں کھاتا۔''

مولوی امداد امام اثرؔ سلام کے موضوعات پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''سلام میں واقعۂ کربلا، شہادتِ امیر المومنینؑ و شہادتِ امام حسینؑ و مصائبِ حضرت خاتونِ جنت و رحلتِ حضرت رسالت مآب کے مضامین داخل رہتے ہیں۔ علاوہ ان کے اخلاقی و تمدنی و مذہبی و دیگر امورِ جلیلہ جن سے شاعری کی زینت متصور ہے منظوم کیے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سلام کے بعض اشعار ایسے دیکھے جاتے ہیں کہ اگر غزلوں میں داخل کر دیے جائیں تو بے موقع یا بے محل نہ ہوں گے۔ میر انیسؔ اور میر مونسؔ کے بہت سے ایسے اشعار سلام میں ہیں کہ اگر غزل میں داخل کر دیے جائیں تو غزلوں کا وقار ترقی کر سکتا ہے۔'' برصغیر میں چوما چاٹی کی شاعری اور گرتی ہوئی غزل کی اخلاقی دیوار پر حالیؔ نے آواز بلند کی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ حالی جس قسم کی اصلاحی غزل کو رواج دینا چاہتے تھے سلام کی صورت میں اس کے نمونے پہلے سے اُردو میں موجود تھے، خاص طور پر انیسؔ، دبیرؔ، عشقؔ اور تعشقؔ وغیرہ کے سلام کے بعض اشعار اصلاح پسند غزل کا جواب معلوم ہوتے ہیں۔ دبستانِ انیسؔ اور دبستانِ دبیرؔ بے شک سلام کے ارتقا کے اصلی محرک ہیں لیکن ان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکولوں کے علاوہ سلام کے ارتقا میں مرزا محمد انس لکھنوی کے دبستان کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ یہ خاندان شیخ امام بخش ناسخ کی ادبی، رفاہی اور تنقیدی روایت سے بہت متاثر تھا، چناں چہ انس اور ان کے دونوں بیٹے عشق اور تعشق نے مرثیوں کے علاوہ خصوصی طور پر سلاموں میں نئی تشکیلات کا اضافہ کیا۔ قدیم روایات کو بدل کر سلام کی ہیئت میں تازگی پیدا کی جدتِ خیال اور مضمون آفرینی کے شاہ کار نمونے پیش کیے۔ سلام کے مطلعوں میں پابندی سے مجرئی، مجرائی، سلام، سلامی جیسے الفاظ استعمال نہیں کیے، جسے آگے چل کر انس کے پوتے پیارے صاحب رشید نے بالکل ترک کر دیا۔ مرزا عشق اور تعشق کے سلام کے چند اشعار میں جدتِ خیال اور معنی آفرینی کے ساتھ تغزل کی جھلک دیکھیے:

مرزا عشق:
تھی رن میں دمِ صبح شہِ دیں پہ کڑی دھوپ
پھر گلشنِ ایجاد میں ایسی نہ پڑی دھوپ

آ جاتی ہیں زلفیں جو رخِ سرورِ دیں پر
دو چار گھڑی چھاؤں ہے دو چار گھڑی دھوپ

مولا نے کہا اس لیے اصغر کو کیا دفن
چھوٹا ہے یہ خورشید لقا اور بڑی دھوپ

ہے عشق کے مدفن میں ضیا مہرِ علی کی
خورشیدِ امامت کے مگر ساتھ گڑی دھوپ

مرزا تعشق:
صبحِ عاشور کا اب تک ہے دلوں کو دھڑکا
کہ فغاں کرتے ہیں مرغانِ سحر آخرِ شب

کور ہے پیشِ نظر شامِ جوانی ہے تمام
رات بھر پھر کے ملا ہے مجھے گھر آخرِ شب

صبحِ پیدائشِ صاحب تھی تعشق کیا صبح
جس کے ظاہر تھے نشاں مثلِ قمر آخرِ شب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیّد مہدی حسن احسنؔ لکھنوی ''واقعاتِ انیسؔ'' میں لکھتے ہیں: ''میر انیسؔ مرحوم نے کسی مجلس میں ایک سلام پڑھا۔ اس زمین میں میر انیسؔ کے ایک شعر کی عالم گیر شہرت ہوئی:

یہ جھریاں نہیں ہاتھوں پہ ضعفِ پیری نے
چنا ہے جامۂ ہستی کی آستیوں کو

مرزا صاحب مغفور کو یہ زمین پسند آئی انھوں نے بھی سلام کہا اور کسی مجلس میں پڑھا۔ بے فکروں کو شگوفہ ہاتھ آیا۔ راقم نے ''دفترِ ماتم'' کی سولھویں، سترھویں اور اٹھارویں جلدوں کو دیکھا لیکن یہ سلام نظر نہیں آیا۔ شادؔ عظیم آبادی نے ''پیمبرانِ سخن'' میں جو تحریر لکھی ہے اُس سے پتا چلتا ہے کہ مرزا دبیرؔ نے چند اشعار لکھے تھے لیکن پورے سلام کی گفتگو درکار نہ تھی۔ شادؔ عظیم آبادی لکھتے ہیں: ''مرزا صاحب نے خود کسی کو نہیں چھیڑا، البتہ اگر کسی نے کوئی شعر ایسا کہا کہ روئے سخن اُن کی طرف پایا جاتا ہے تو جواب ضرور دیا، چناں چہ خود مرزا صاحب نے ذاکرِ اوّل و دوم و سوم کے نام سے ذیل کا واقعہ مجھ کو لکھ کر بھیجا تھا کہ میر انیسؔ کا ایک قدیم سلام تھا جس کا ایک شعر یوں تھا:

لگا رہا ہوں مضامینِ نو کے پھر انبار — خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

اس زمین میں مرزا اوجؔ کے نام سے سلام پڑھا گیا جس کے ایک شعر سے ایک طرح کا طنز نکلتا تھا پھر کیا تھا جواب اور جواب الجواب۔ مرزا صاحب کی طرف سے یہ شعر کہا گیا:

مقابلے پہ ہوں آمادہ یہ بجز مگر — ہوئے جو تنگ اُلٹتے ہیں آستیوں کو

میر مونسؔ نے جواب دیا:

بھلا تر ڈوبے جاسے ان میں کیا حاصل — اٹھا چکے ہیں زمیں دار جن زمینوں کو
مزہ یہ طرفہ کہ مضموں تو دستیاب نہیں — مقابلے میں چڑھاتے ہیں آستیوں کو

مرزا دبیرؔ کی طرف سے یہ شعر جواب میں کہے گئے:

قبول شرع میں دعوائے بے دلیل نہیں — دکھائیں گھر کے قبالے میں ان زمینوں کو
ہمارے ابرِ قلم سے ہے برمحل بارش — کہ مینہ سے نفع ہے بوئی ہوئی زمینوں کو

مشیرؔ لکھنوی تو کاسہ ازآش داغ تر کی طرح تیار رہتے تھے، چناں چہ وہ بھی کود پڑے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ”احمق الذینوں“ کا ایسا قافیہ لگایا کہ اُردو ادب میں پہلا اور آخری قافیہ مانا گیا:

جلی کٹی مرے استاد سے کرے جو کوئی　　تو پھونک دوں مع خرمن میں خوشہ چینوں کو
ہزار بار سراپا کے منہ پہ چڑھتے ہیں　　مشیر کیا کہوں میں احمق الذینوں کو

اس جھگڑے کا اختتام اس نتیجے پر ہوا کہ میر انیس، میر مونس پر اور مرزا دبیر، مشیر لکھنوی پر خفا ہوئے۔ میر مونس مرزا صاحب کے حضور اور شیخ مشیر انیس کے حضور میں حاضر ہو کر مدد خواہ ہوئے۔ آخر میں میر انیس نے کہا:

خیالِ خاطرِ احباب چاہیے ہر دم　　انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

چاندنی ردیف کا سلام:

میر مونس نے غدر کے موقعے پر ایک سلام لکھا جس کی ردیف ”چاندنی“ تھی۔ سلام مشہور ہوا۔ بہت پہلے مرزا دبیر اور ان کے شاگرد قدیر نے بھی اسی ردیف میں سلام لکھا۔ قدیر کا سلام سن کر ایک صاحب نے کہا:

آپ کے گھر میں تھی کب اے بندہ پرور چاندنی　　میر مونس کی چرا لائی ہو جا کر چاندنی

قدیر صاحب نے فوراً البدیہہ کہہ دیا:　ع: شیخ ناسخ کہہ گئے ہیں سب سے بہتر چاندنی

اس پر حاضرین قدیر لکھنوی کے برجستہ جواب پر حیرت میں پڑ گئے کیوں کہ شیخ ناسخ اور مرزا دبیر، غازی الدین حیدر شاہ کے دور میں عمدہ غزل اور سلام اس ردیف میں کہہ چکے تھے۔

دبیر کے سلاموں کی تعداد:

دبیر کے سلاموں کی تعداد کے بارے میں سوانح نگاروں، ادیبوں، محققوں اور مورخوں نے ایک صدی سے زیادہ عرصے تک غلط شماری کی۔ ۱۹۹۴ء سے پہلے کسی مضمون نگار نے بھی دبیر کی سولھویں، سترھویں اور اٹھارویں جلد میں مطبوعہ سلاموں کو گننے کی زحمت گوارا نہ کی۔ راقم نے یہ سوچ کر کہ اب تک کسی نے بھی سلاموں کی شمار بندی نہیں کی ہے، تینوں جلدوں میں مطبوعہ سلاموں (۳۴۳) کی، شاعروں کے نام کے ساتھ تقسیم بندی کی تو معلوم ہوا کہ مرزا دبیر کے کل مطبوعہ سلاموں کی تعداد ۱۳۳ ہے اور ایک سلام ”حیاتِ دبیر“ کی جلد دوم میں شامل ہے، اس طرح مرزا صاحب کے کل مطبوعہ سلام ۱۳۴ ہیں۔ میری اس شمارہ بندی کے بعد جب ”باقیات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دبیرؔ" مولفہ پروفیسر اکبر حیدری کاشمیری پر نظر پڑی تو مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ محقق موصوف نے ۱۹۹۴ء میں تینوں جلدوں میں شامل دبیرؔ کے سلاموں کی گنتی کر کے بتایا ہے کہ "دفترِ ماتم" کی ان تینوں جلدوں میں مسلسل ردیف وار سلاموں کی تعداد ۳۴۲ ہے ان میں مرزا دبیرؔ کے صرف ۱۲۴ سلام ہیں، باقی ۲۱۸ سلام ان کے شاگردوں کے ہیں۔

میں نے ان تینوں جلدوں کے علاوہ "حیاتِ دبیرؔ" حصۂ دوم میں شائع شدہ ایک سلام، جس پر دبیرؔ کے برادرِ حقیقی مرزا غلام محمد نظیرؔ نے مخمس تضمین کیا ہے، تعداد میں جمع کیا ہے۔

دبیرؔ کے سنتالیس (۴۷) شاگردوں کے سلام بھی تینوں جلدوں میں شامل ہیں، جن میں سب سے زیادہ سلام (۷۴ سلام) شاعرۂ اہلِ بیت سلطان عالیہ بیگم دخترِ نصیر الدین شاہ کے ہیں۔

جناب صادق صاحب "مرزا دبیر اور شمس آباد" میں لکھتے ہیں کہ نواب پیارے صاحب نے چاندنی والی ردیف کے سلام کو جو مرزا دبیرؔ سے منسوب ہے جسے انھوں نے غازی الدین حیدر شاہ کے زمانے میں لکھا تھا قدیرؔ صاحب ہی کا سلام بتاتے ہیں یعنی ان کے بموجب دبیرؔ نے کوئی سلام "چاندنی" کی ردیف میں نہیں رقم کیا۔

سلاموں کے تعداد کے بارے میں سہل انگاریاں:

۱۔ محمد حسین آزاد "آبِ حیات" میں لکھتے ہیں: "سلاموں نوحوں اور رباعیوں کا شمار نہیں"

۲۔ مولوی فدا حسین صاحب "شمس الضحیٰ" میں لکھتے ہیں: "سلام رباعی اور تضمین کا کوئی حساب نہیں۔"

۳۔ جناب افضل حسین ثابتؔ لکھنوی "حیاتِ دبیرؔ" حصۂ اوّل، صفحہ ۲۷۷ پر لکھتے ہیں: "دفترِ ماتم" کی سولھویں (۱۱۰ سلام) سترھویں (۱۲۴ سلام) اٹھارویں (۹۸ سلام) جلد میں الف سے لے کر یا تک ۳۳۲ مسلسل ردیف وار سلام ہیں۔ ان میں بعض مرزا صاحب کے شاگردوں کے بھی سلام ہیں، جن کا حال مقطعِ سلام سے معلوم ہوتا ہے۔ اس ہیچ مداں کے تین چار سلام ہیں۔"

یہاں کتابت میں غلطی ہوگئی ہوگی، چناں چہ ۱۳۴ کے بجائے ۱۲۴ لکھا گیا اور پھر ہر محقق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ادیب نے سترھویں جلد پر نگاہ کیے بغیر تعداد ۱۲۴ ہی لکھی۔ دوسرا تسامح ثابت کے اس جملہ سے ہوا جس میں انھوں نے ''بعض مرزا کے شاگردوں کے سلام'' کا ذکر ہے، اگرچہ صحیح یہ ہے کہ ان تین جلدوں میں بعض سلام مرزا دبیر کے ہیں، یعنی ۳۴۴ سلاموں میں صرف ۱۳۳ سلام مرزا دبیر کے ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر سیّد صفدر حسین ''رزم نگاران کربلا'' اور مقدمۂ ''نادراتِ مرزا دبیر'' میں لکھتے ہیں:

''مرزا دبیر کی مدتِ سخن کوئی کم و بیش ۶۰ سال رہی۔ اُس زمانے میں انھوں نے چار سو سے زیادہ مرثیے، تین سو سے زیادہ سلام، ساٹھ سے زائد خمسے اور بے شمار رباعیات، قطعات، مناجات اور نوحہ جات تصنیف کیے۔ سولھویں، سترھویں اور اٹھارویں جلدیں سلاموں سے متعلق ہیں لیکن ان میں بعض سلام مرزا صاحب کے شاگردوں کے شامل ہو گئے ہیں۔

۵۔ شاد عظیم آبادی ''پیمبرانِ سخن'' میں لکھتے ہیں: ''مرزا صاحب نے اقسامِ نظم میں دو لاکھ شعروں سے بھی نہیں زیادہ کہے ہیں۔ میں نے مرزا صاحب کے چھوٹے بڑے پانچ سو مرثیوں سے کم نہیں دیکھے ہیں، غالباً تین سو سلام ہیں''۔

۶۔ ڈاکٹر محمد زمان آزردہ نے بھی اپنی شاہ کار تصنیف ''مرزا سلامت علی دبیر'' میں ثابت لکھنوی کی ''حیات دبیر'' کے حوالے سے لکھا: ''دفتر ماتم کی سولھویں، سترھویں اور اٹھارویں جلدوں میں بالترتیب ایک سو دس، ایک سو چوبیس اور اٹھانوے، یعنی کل ملا کر ۳۳۲ مسلسل ردیف وار سلام ہیں۔ ان میں مرزا دبیر کے بعض شاگردوں کے سلام بھی ہیں، جیسا کہ مقطعوں سے ظاہر ہے، البتہ چند سلام ایسے بھی ہیں جن میں مقطع نہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ کس کے تصنیف کیے ہوئے ہیں۔''

۷۔ ڈاکٹر مظفر حسن ملک ''اُردو مرثیے میں مرزا دبیر کا مقام'' میں لکھتے ہیں: ''دفتر ماتم'' کی سولھویں، سترھویں اور اٹھارویں جلدوں میں الف سے لے کر یا تک ردیف وار سلام ہیں، جن کی مجموعی تعداد ۳۳۲ ہے۔ بعض سلام غلطی سے ان کے شاگردوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے بھی شامل ہو گئے ہیں، جیسا کہ ان کے مقطعوں سے ظاہر ہے۔"

۸۔ پروفیسر اکبر حیدری نے ۱۹۹۴ء میں "باقیاتِ دبیر" میں سولھویں، سترھویں اور اٹھارویں جلدوں کا ذکر کرتے ہوئے دبیر کے سلاموں کی تعداد ۱۴۴ بتائی۔ اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ موصوف کو "شاعرِ اعظم مرزا سلامت علی دبیر" جیسی شاہ کار تصنیف کرتے وقت یہ جلدیں نایاب ہونے کی وجہ سے نہ مل سکیں، چناں چہ اسی لیے راقم نے ان جلدوں سے مرزا دبیر کے سلاموں کو علیحدہ کر کے "دبیر کے سلام" کی شکل دی ہے۔ بہر حال، ہم پروفیسر صاحب کی تہِ دل سے قدر دانی کرتے ہیں کہ ان کی بدولت یہ طلسم ٹوٹ سکا۔ اس مقام پر ہم تینوں جلدوں کی تفصیلات پیش کرتے ہیں:

الف۔ دفترِ ماتم۔ جلد ۱۶ (مجموعۂ سلام، حصۂ اوّل)

۱۳۱۴ ہجری۔ مطبع دبدبۂ احمدی، مشک گنج لکھنؤ۔ سیّد عبدالحسین

صفحات ۲۰۴۔ کل سلام = ۱۱۰ دبیر کے سلام = ۴۶۔

ب۔ دفترِ ماتم۔ جلد ۱۷ (مجموعۂ سلام، حصۂ دوم)

۱۸۹۷ عیسوی۔ مطبع دبدبۂ احمدی، مشک گنج لکھنؤ۔ سیّد عبدالحسین

صفحات ۲۵۴۔ کل سلام = ۱۳۴۔ دبیر کے سلام = ۶۳۔

ج۔ دفترِ ماتم۔ جلد ۱۸ (مجموعۂ سلام، حصۂ سوم)

۱۸۹۷ عیسوی۔ مطبع دبدبۂ احمدی، مشک گنج لکھنؤ۔

سیّد عبدالحسین صفحات ۱۸۴ کل سلام = ۹۸۔ دبیر کے سلام = ۲۴۔

د۔ حیاتِ دبیر (حصۂ دوم)

۱۹۱۵ عیسوی۔ ایک سلام جس پر نظیر لکھنوی نے مخمّس تضمین کیا۔

دبیر کے جملہ مطبوعہ سلام ۴۶ + ۶۳ + ۲۴ = ۱۳۴

اور سلاموں کے اشعار کی جملہ تعداد ۳۱۷۷

ذیل کے جدول میں "دفترِ ماتم" سولھویں، سترھویں اور اٹھارویں کی جلدوں میں موجود سلاموں کی تعداد شاعروں کے نام کے ساتھ پیش کی جاتی ہے:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر	نام شاعر	تعداد سلام	نمبر	نام شاعر	تعداد سلام
۱	مرزا سلامت علی دبیر	۱۳۳	۱۴	نصیر	۱۱
۲	مرزا اغاام محمد نظیر (برادر حقیقی)	۲۷	۱۵	لطیف	۱
۳	مرزا محمد جعفر اوج (فرزند اکبر)	۳	۱۶	نواب	۹
۴	مرزا محمد ہادی حسین عطارد (فرزند کوچک)	۲	۱۷	عزیز	۳
۵	میر بادشاہ بقا (داماد)	۱	۱۸	افضل حسین ثابت لکھنوی	۵
۶	مرزا رفیع (پوتے)	۲	۱۹	ضیا	۱
۷	سلطان عالیہ بیگم (دختر نصیر الدین شاہ)	۴۷	۲۰	قدیر الدولہ	۲
۸	نواب حاجی بیگم (دختر محمد علی شاہ)	۸	۲۱	عظیم	۲
۹	نواب امام باندی عفت	۴	۲۲	منیر شکوہ آبادی	۱
۱۰	میر صفدر علی خان	۱۷	۲۳	درخشاں	۲
۱۱	حسین	۲	۲۴	شرف	۱
۱۲	عابد علی بشیر	۱	۲۵	مرزا محمد عباس صغیر (فرزند نظیر)	۳
۱۳	ظہیر	۱۰	۲۶	تحر	۱
۲۷	یاور	۲	۳۹	کاظم حسین بدر	۳
۲۸	ہادی	۱	۴۰	مصطفی حسن ہلال	۲
۲۹	سجاد	۱	۴۱	میر واجد علی تسخیر	۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر	نام شاعر	تعداد سلام	نمبر	نام شاعر	تعداد سلام
۳۰	مریخ	۳	۴۲	سیّد باقر مہدی مہدی	۱
۳۱	مطیر	۲	۴۳	بلیغ	۱
۳۲	ممتاز الدولہ ممتاز	۱	۴۴	شیخ گوہر علی مشیر لکھنوی	۱
۳۳	سعید	۱	۴۵	مرزا فدا حسین فدا	۱
۳۴	شفیع	۱	۴۶	سلیم	۱
۳۵	صریر	۱	۴۷	جان صاحب میرن	۱
۳۶	سیّد محمد صاحب شمیم	۱	۴۸	سیّد حسن صاحب حسن	۱
۳۷	مرزا محمد ہادی مرزا	۱	۴۹	دوست محمد صاحب فہیم	۱
۳۸	داروغہ سیّد عبدالوہاب وہاب	۳			

چوں کہ مرزا دبیر کے بیشتر سلاموں سے عوام ہی نہیں بلکہ خواص بھی نا واقف ہیں اس لیے ہم نے اس مجموعے میں مرزا صاحب کے تمام سلام یک جا کر دیے ہیں۔ ''حیاتِ دبیر'' کے مولف نے سلاموں کے عمدہ انتخاب اور اس عظیم ذخیرے میں مخفی کمالات کو ظاہر کرنے کی کوشش نہ کی اگر چہ اس کا اعتراف انھوں نے خود معذرت کے طور پر یوں کیا ہے: ''مجھے ناظرین معاف فرمائیں گے کہ میں نے سلام بہت کم انتخاب کیے اور جو شخص مرزا صاحب مرحوم کا کلیات دیکھے گا اس کو بعض موقع پر یہ بھی خیال یا افسوس ضرور ہوگا کہ ثابت نے اچھے اچھے شعر نہیں انتخاب کیے مگر اس کی دو وجہیں ہیں: (۱) کہ خوفِ طول مانع ہے کہ ابھی مرثیوں وغیرہ کا انتخاب شروع ہی نہیں ہوا۔ سمندر میں آدمی کیا کیا انتخاب کرے۔ (۲) میری پسند بھی شاید بعض طبقوں کو ناپسند ہو۔''

کتاب ''المیزان'' جو مرحوم چودھری سیّد نظیر الحسن صاحب فوق نے ''موازنہ انیس و دبیر'' کے جواب میں لکھی اور جو ۶۰۰ صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے، اس میں بھی سلاموں پر چنداں روشنی نہ ڈالی گئی۔ دبیر کے ۱۳۴ سلاموں میں سے صرف بارہ (۱۲) سلاموں کے چند اشعار منتخب کر کے پیش کیے گئے، جو دبیر کے سلاموں کے ساتھ نا انصافی ہے۔ قابل مولف نے سلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے متعلق ایک آدھ صفحہ تحریر کرتے ہوئے ان جملوں میں دبیرؔ کے سلاموں کا ریویو کیا ہے:

"بعض شعرا کے کلام میں سلام کے اشعار ایسے رنگین اور دل چسپ ہوتے ہیں کہ غزل کا لطف حاصل ہو جاتا ہے۔ میر مونسؔ صاحب کو اس طرز خاص میں شہرت حاصل ہے۔ میر انیسؔ صاحب مرحوم کے سلاموں میں بھی ایسے دل چسپ اور رنگین اشعار پائے جاتے ہیں لیکن مرزا صاحب کے کلام پر ازبس کہ مرثیت کا رنگ ہمیشہ غالب رہتا ہے، اس لیے سلاموں میں ان کی توجہ فقط الفاظ کی سادگی وصفائی اور مضمون کی دردانگیزی پر رہتی ہے۔"

بہرحال، جب اپنوں کا یہ حال ہے تو غیروں سے کیا توقع؟ جب دوست اپنی نادانی سے کسرِ شان کر رہے ہوں تو دشمنوں اور رقیبوں سے کیا گلہ؟

ہم ان چند صفحات میں مشتے نمونہ از خروارے صرف چند عمدہ اشعار، علمِ بیان اور علمِ بدیع کی صنعتیں بطورِ مثال پیش کر کے قارئین کی عدالت سے دبیرؔ کا حق طلب کرتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۷۲)

بہتّر نوادر

سلاموں سے منتخب نادر اشعار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱ متفق حبِ علیؑ پہ ہوں جو سب اہلِ جہاں   ایک بھی پھر نہ قیامت میں گنہ گار ملے

۲ رن میں بازارِ شہادت جو قضا نے کھولا   سر بکف جنسِ شہادت کے خریدار ملے

۳ زینبؑ نے کہا حُر کی ضیافت میں کروں کیا   فاقے کے سوا کچھ بھی مرے گھر میں نہیں ہے

۴ سلامی خاک ہوئے خاک سے غبار ہوئے   ابوترابؑ کے مرقد پہ یوں نثار ہوئے

۵ سلامی ذرہ نہ دوں آفتاب کے بدلے   نہ لوں میں عرش درِ بوترابؑ کے بدلے

۶ مہماں ہے غمِ شاہؑ، دبیرؔ اہلِ عزا میں   گو کرب و بلا ہند کے کشور میں نہیں ہے

۷ زہے سخاوتِ عابدؑ برہنہ پائی میں   تمام آبلۂ پا لباسِ خار ہوئے

۸ بڑھایا نقطۂ اشکِ عزا نے رتبۂ چشم   کہ عین پہ جو دیا نقطہ تو ہزار ہوئے

۹ ہر ایک دانۂ تسبیحِ کربلا ہے گواہ   کہ بوترابؑ کے سب لال خاکسار ہوئے

۱۰ صغریٰ نسیمِ صبح سے بولی کہ ٹھہر جا   کیا خوب تجھ سے آتی ہے بُوئے پدر مجھے

۱۱ کتابِ وصفِ علیؑ میں اگر لکھوں میں دبیرؔ   بناؤں تارِ شعاعی سے تار مسطر کے

۱۲ سینے میں نیزہ حلق پہ خنجر زباں پہ شکر   یہ حلم جز حسینؑ بھلا کس بشر میں ہے

۱۳ طوفاں اٹھا ہے آبِ دمِ ذوالفقار سے   ہستیٔ اہلِ ظلم کی کشتی بھنور میں ہے

۱۴ جب دوا پیتی تھی صغریٰ تو دعا کرتی تھی   باپ کا شربتِ دیدار میسر ہوئے

۱۵ یہ بولی دیکھ کے نرگس کو باغ میں صغریٰ   کہ تو بھی کیا گلِ زہراؑ کے انتظار میں ہے

۱۶ تا کمالِ چاردہ معصومؑ روشن سب پہ ہو   چودھویں شب کو ہوا کرتی ہے شب بھر چاندنی

۱۷ جب سفیدی روضۂ شبیرؑ میں ہونے لگی   گرد روضے کے پھری چونے میں مل کر چاندنی

۱۸ مجرئی فرشِ نجف سے کب ہو ہمسر چاندنی   چاندنی جھاڑو تو جھڑتی ہے زمیں پر چاندنی

۱۹ ہر مہینے دشمنانِ دیں سے ہے سرگرمِ جنگ   چرخ پر رکھتی ہے ماہِ نو کا خنجر چاندنی

۲۰ مال و زر کا کیا بھروسا چاہیے فکرِ مآل   فی المثل ہے چار دن کی اے تونگر چاندنی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۱ تھی یادِ سکینہؑ کی جو پیاس ان کو تو شہؑ نے — منہ پھیر لیا جب گئے کوثر کے برابر

۲۲ سینۂ شبیرؑ پر بیٹھا رہا جب تک شقی — گنبدِ قبرِ رسولؐ اللہ تھرّا یا کیا

۲۳ غُل کر کے قیامت ابھی برپا کرے زنجیر — پر ہے یہ ادب بیچ میں عابدؑ کا قدم ہے

۲۴ تسبیحِ حق میں صرف کیا رشتۂ حیات — دیکھو خدا کے واسطے طاعت امامؑ کی

۲۵ مثلِ دو طفل شمس و قمر آئیں درس کو — زیرِ بغل کتاب لیے صبح و شام کی

۲۶ قالب میں شہؑ کے تیر تھے بعد از وداعِ روح — سورج غروب ہو گیا باقی کرن رہی

۲۷ تیغ ہے برقِ غضب شعلہ فشاں آتشِ قہر — مرگ رہ جاتی ہے جس جا یہ رواں ہوتی ہے

۲۸ دیتیر ہو گا خدا مشتریِ گوہرِ اشک — بھلا یہ رتبہ کہاں ہے دُرِ عدن کے لیے

۲۹ اکبرؑ کا دیکھ چاہِ ذقن بول اُٹھے عدو — آبِ حیاتِ شہؑ اسی چاہِ ذقن میں ہے

۳۰ عابدؑ غمِ پدرؑ میں یہاں تک ہوئے ضعیف — مثلِ حباب کچھ نہیں ان کے بدن میں ہے

۳۱ کہا زہراؑ نے شہؑ کی لاش سے حُر کا نہ غم کھانا — روا زہراؑ نے بیٹا اس کے لاشے پر اُڑھائی ہے

۳۲ جس طرح سے ہیں پانچ نمازیں ہوئیں ہم پر — واجب بخدا پنجتنؑ پاک کا غم ہے

۳۳ شاہؑ کہتے تھے شہادت کی گواہی کے لیے — دامنِ افلاک پہ کافی ہے اصغرؑ کا لہو

۳۴ دیکھتا تھا انگلیوں پر شمر واں خنجر کا دم — یاں اُچھلتا تھا گلوئے ابنِ حیدرؑ کا لہو

۳۵ کیا غضب ہے کاٹ کر شہؑ کا گلا جلّاد نے — جا کے پونچھا چادرِ زینبؑ سے خنجر کا لہو

۳۶ ذکرِ شبیرؑ کا یوں کرتی تھی صغریٰؑ بیمار — جیسے تپ میں کوئی آیات شفا یاد کرے

۳۷ کبریٰؑ پہ خاتمہ ہے حیا کا کہ رات بھر — مانندِ شمع رو تی تھی لیکن صدا نہ تھی

۳۸ ماں سے صغریٰؑ کہتی تھی مجھ کو چھپا کر لے چلو — میں منا لوں گی اگر بابا خفا ہو جائیں گے

۳۹ جلائے لشکرِ ناری نے وہ خیامِ حسینؑ — تھے جن میں رشتۂ ایماں طناب کے بدلے

۴۰ لقب رسولؐ کا اُمّی تھا پر بہ فضلِ خدا — پڑھا تھا علمِ لدن ہر کتاب کے بدلے

۴۱ مثالِ قبلہ نما کو جو دل سے شاہؑ کے دوں — قرار قطب کو ہو اضطراب کے بدلے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۲ دودھ کی خاطر نہیں ہوتے ہیں گریاں شیر خوار — بے زباں اطفال گویا بہر اصغرؑ روتے ہیں

۴۳ زمیں پہ ذرے نہ کیوں تڑپیں صورتِ اختر — کہ زیرِ خاک یدُ اللہ کے ستارے ہیں

۴۴ اے مجرئی سکینہؑ بھی کیا کام کر گئی — بابا کے سر پہ سر کو رکھا اور مر گئی

۴۵ فلک کا بخل تو دیکھو کہ بہتے دریا پہ — حسینؑ امامؑ کو دی پیاس آب کے بدلے

۴۶ شہید و بے کس و مظلوم و بے دیار غریب — ہر ایک لفظ یہ شبیرؑ کے خطاب میں ہے

۴۷ شیرِ خاتونِ قیامت کی جسے دھار ملے — مجرئی قہر ہے اُس حلق سے تلوار ملے

۴۸ نبیؐ مدینۂ علم اور اس مدینہ میں — کنندۂ درِ خیبر ہے باب کے بدلے

۴۹ صفا رُخ میں وہ ہے جو مُس لے کسی سے — نہ آئینہ دیکھے سکندر دوبارہ

ذیل کے اشعار دبیرؔ شناسی، شاعرانہ تعلّی اور صنعتِ حسنِ تخلّص کی عمدہ مثالیں ہیں:

۵۰ فرصت نہیں لکھنے کی دبیرؔ آج وگرنہ — مضمون تو کتنے ہی سلاموں کا بہم ہے

۵۱ یہ سلامِ شۂِ مظلوم کہا خوب، دبیرؔ — دیکھوں انعام میں مولاؑ تجھے کیا دیتے ہیں

۵۲ جب تک نہ ہوئے علم سے بہرہ ورِ دبیرؔ — کوئی نہ ڈالے مرثیہ گوئی کے فن میں ہاتھ

۵۳ دبیرؔ سبطِ رسولؐ خدا کے صدقے سے — ترا سلام یہ نایاب روزگار ہوا

۵۴ دبیرؔ اہلِ انصاف شاہد ہیں اس کے — سخن میں نیا ہے قرینہ ہمارا

۵۵ نیا مرثیہ نظم ہوتا ہے ہر ماہ — دبیرؔ اس کو سمجھو مہینا ہمارا

۵۶ تا چند کروں شرحِ دبیرؔ جگر افگار — اس غم کا ہر اک نکتہ ہے دفتر کے برابر

۵۷ خوف کیا دشمنِ بے دیں کا دبیرؔ غمگیں — آبرو تیری ہے جب دم شۂِ ابرار کے ساتھ

۵۸ خاقانِ سخن ہوں میں دبیرؔ جگر افگار — سکّہ ہے تخلّص مرا اور نظم درم ہے

۵۹ بہرِ ثواب نظم میں کرتا ہوں اے دبیرؔ — افسوس اب جہاں میں نہ قدرِ سخن رہی

۶۰ جس پہ ہوتی ہے عنایاتِ شۂِ دیں کی دبیرؔ — اس کا مقبول دو عالم میں سخن ہوتا ہے

۶۱ گر دعوائے زباں ہے تو جوں شمع اے دبیرؔ — درکار خاموشی تجھے ہر انجمن میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٦٢ صاحبِ فیض ہوں میں فیضِ شہِ دیں سے دبیرؔ — ہو گئے ہیں مری صحبت میں سخن داں کتنے

٦٣ ہم نے میزانِ نظر میں جو کیا وزن دبیرؔ — دُرِ شہوار بھی کم میرے سخن سے نکلے

٦٤ مقبول کی یہ نظم شہِ دیں نے اے دبیرؔ — شہرت ہوئی اسی سے ہمارے کلام کی

٦٥ دُرِ شہ خوابِ اجل کے لیے پاؤں جو دبیرؔ — آنکھ کھل جائے کہ اب طالعِ بیدار ملے

٦٦ طالبِ دادِ مضامیں عقلا سے ہے دبیرؔ — بے خرد سے نہیں دعوائے ہنر کرتا ہے

٦٧ بے سوادوں کو نہیں تمیزِ حسن و قبحِ نظم — جانتا ہے کور سائے کے برابر چاندنی

٦٨ لیتے ہیں شہ سے حُلۂ فردوس اے دبیرؔ — کرتا ہے چاک پنجۂ غم سے کفن ہمیں

٦٩ دبیرؔ خستہ کی ہے عرض شہ سے — سخن سرسبز ہو باغِ جناں میں

٧٠ غمِ حسینؑ سے روشن عمل ہمارے ہیں — فلک ہے سینہ تو داغِ عزا ستارے ہیں

٧١ ہے عز و وقار اپنا دبیرؔ اہلِ عزا میں — تقدیر میں مداحیِ شاہِ شہدا تھی

٧٢ طوفِ کعبہ کا تجھے شوق ہے ازبس کہ دبیرؔ — مضطرب دل صفتِ قبلہ نما رہتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عکسِ دبیر آئینۂ سلام میں (۱۲۵۹ ہجری)

اعترافِ دبیر

فرصت نہیں لکھنے کی دبیر آج وگرنہ
مضمون تو کتنے ہی سلاموں کا بہم ہے

اُمّیدِ دبیر

یہ سلام شہِ مظلوم کہا خوب دبیر
دیکھوں انعام میں مولا تجھے کیا دیتے ہیں

انعامِ دبیر

دبیر سبطِ رسولِ خدا کے صدقے سے
ترا سلام یہ نایاب روزگار ہوا
مقبول کی یہ نظم شہِ دیں نے اے دبیر
شہرت ہوئی اسی سے ہمارے کلام کی

تعلّیِ دبیر

خاقانِ سخن ہوں میں دبیرِ جگر افگار
سکہ ہے تخلّص مرا اور نظم درم ہے

دعائے دبیر

دبیر خستہ کی ہے عرض شہ سے
سخن سرسبز ہو باغِ جناں میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۲۵۹ ہجری)

نمونۂ صنائع و بدائع

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دبیر کا ایک شاہکار سلام، جو سترہ اشعار پر مشتمل ہے، ایک خاص صنعت اور صنعتِ جمع سے مالا مال ہے، اس سلام کے ہر شعر کے مصرع اولیٰ میں چار چیزوں کا ذکر ہے اور دوسرے مصرعے میں اس مضمون کو دلچسپ اور نئے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ہم بطورِ مثال چند شعر یہاں پیش کرتے ہیں:

کوفے میں کربلا میں بقیعہ میں طوس میں
مدفوں ہوئے بتولؑ کے دلبر کہاں کہاں

گُل میں شفق میں لعل میں خورشید صبح میں
ہے رنگِ خونِ کشتۂ خنجر کہاں کہاں

صفّین میں جمل میں اُحد میں تبوک میں
تنہا لڑے ہیں فاتحِ خیبر کہاں کہاں

دنیا میں آخرت میں سقر میں بہشت میں
ہے اختیارِ حیدرؑ صفدرؑ کہاں کہاں

خورشید میں قمر میں ستاروں میں برق میں
ہے نورِ آفتاب پیمبرؐ کہاں کہاں

غربت میں گھر میں قبر میں محشر میں اے دبیر
آئے مدد کو ساقیِ کوثر کہاں کہاں

مرزا صاحب کے کچھ اشعار یہاں پیش کیے جا رہے ہیں:

سلامی کرتے تھے اکبرؑ خطاب آہستہ آہستہ
ٹکاں ہے زخمِ دل کو چل عقاب آہستہ آہستہ

کہا زینبؑ نے دیکھوں اور بھائی کو کوئی ساعت
الٰہی ہو طلوع آفتاب آہستہ آہستہ

کہا صغریٰ نے رو کر آتشِ فرقت نے اے بابا
کیا ہے طائرِ دل کو کباب آہستہ آہستہ

ذیل کے چند اشعار میں حضرت علی اکبرؑ کا سراپا پیش کیا ہے، جو قادر الکلامی کے ساتھ ساتھ نادر الکلامی کی بھی عمدہ مثال ہے:

رُخ ہے وہ گلشنِ قدرت کہ بوقتِ گُل گشت
دل عنادل کا نہ اک گل کی صفا یاد کرے

گر نگہ خضر کی ہو چاہِ ذقن سے سیراب
پھر نہ وہ ذائقۂ آبِ بقا یاد کرے

زلف وہ زلف کہ شیرازۂ اجزائے ثواب
ہے خطایاں جو کوئی مشکِ خطا یاد کرے

چشم وہ چشم کہ نظارہ کرے اس کا اگر
نرگسِ باغِ جناں کو نہ صبا یاد کرے

قدِ پُرنور ہے وہ شمع کہ دیکھے جو کلیم
شجرِ طور کی ہرگز نہ ضیا یاد کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینبؑ نے عرض کی کہ بجا کہتی ہیں جناب — اے والدہ مجھے خبرِ دست و پا نہ تھی

صنعتِ جمع: (گھوڑے کے صفات۔ نادر مضمون)

اور

صنعتِ مبالغہ:

عنقا ہے یہ مرکب کہ عقابِ علی اکبرؑ — قدرت کا کرشمہ رگ و ریشہ میں بہم ہے
چھل بل ہے چھلاوہ ہے توہم ہے تصور — اژدر نفس و برق تگ و صاعقہ دم ہے
دریا اثر و شعلہ خواص و شرر آگیں — آہو رم و طاؤس دم و شیرِ شیم ہے
اس رخش کا سایہ ہے ہما جست ہے بجلی — سیماب پسینہ ہے ہوا گردِ قدم ہے

صنعتِ جمع:

رعشہ ورم بخار غشی ضعف دردِ سر — عابدؑ کو اتنے عارضے تھے اور دوا نہ تھی

صنعتِ حسنِ تعلیل:

تشنگیِ شۂ دیں جب میں رقم کرتا ہوں — خشک ہر حرف پہ خامے کی زباں ہوتی ہے

صنعتِ حسنِ تعلیل:

ہم کو انجم سے ہے ثابت کہ غمِ مولاؑ میں — آہِ سکانِ فلک شعلہ فشاں ہوتی ہے

صنعتِ حسنِ تعلیل:

پیکاں نہیں لگی اِسی حیرت سے مومنو — انگلی ہر ایک زخم نے رکھی دہن میں ہے

صنعتِ حسنِ تعلیل:

پیرو شۂ بے سر کا ازل سے جو قلم ہے — اس واسطے مجرائی سرِ خامہ قلم ہے

صنعتِ حسنِ تعلیل:

مدحِ شۂ دیں لکھنے سے کب سیر قلم ہے — خالی صفتِ گرسنہ خامے کا شکم ہے

صنعتِ حسنِ تعلیل:

کیا پاسِ بزرگیٔ درِ شاہِ اُمم ہے — مجرائی فلک دور سے تسلیم کو خم ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صنعتِ حسنِ تعلیل:

کر کر یہ آہِ بارِ شرر بار اے دبیرؔ — تابندہ برق ہوتی ہے اکثر سحاب میں

صنعتِ حسنِ تعلیل:

کور زہرؑا کے پسر کو نہ ملی تا چہلم — اس لیے دشت ہر اک خاک بہ سر کرتا ہے

صنعتِ حسنِ تعلیل:

پا پیادہ جو گلِ فاطمہؑ ہے اس غم سے — آبلہ زیرِ قدم چشم کو تر کرتا ہے

صنعتِ حسنِ تعلیل:

مہدیؑ دیں ہیں نہاں فیضِ ہدایت ہے عیاں — چاند جیسے ابر میں اور جلوہ گستر چاندنی

صنعتِ سوال وجواب کے یہ دو شعر عمدہ مثال ہیں:

مگر اس شب کو ہے وہ شکلِ پُرخوں — فرشتے کہتے ہیں یا رب یہ کیا ہے
ندا آتی ہے عرشِ کبریا سے — فرشتو وقتِ فریاد و بُکا ہے

سہلِ ممتنع:

کہا والدہ نے یہ مرنے کی جلدی — نہ ہچکی بھی لی تم نے اکبرؑ دوبارہ

ان اشعار میں جمع صنعتِ جمع و تفریق و تقسیم اور صنعتِ لف ونشر کی آرائش ہے:

تم کو مرے آقا کے شرف کیا نہیں معلوم
کعبے کی قسم قبلۂ اربابِ اُمم ہے
خورشید زمیں بدرِ فلک شمع مدینہ
سردارِ عرب ہے وہی سلطانِ عجم ہے
کیا حاکمِ شامی کو ہے شبیرؑ سے نسبت
وہ کفر یہ اسلام وہ دَیر اور یہ حرم ہے
وہ ظلم ہے یہ عدل وہ عصیاں یہ عبادت
وہ رنج یہ راحت وہ ستم ہے یہ کرم ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صنعتِ سیاق الاعداد:

علیؑ کی تیغ دوسرے عدو جو چار ہوئے
یہ ایک وصف تھا اس میں کہ دو کے چار ہوئے

گردشِ افلاک میں ہے کیا شش و پنج اے دبیر
ہے دو عالم میں وسیلہ ہم کو ہشت و چار کا

ہزار و نو صد و پنجاہ و یک جراحت تھے
خدا کی راہ میں شبیرؑ جب نثار ہوئے

لاریب شش جہت میں وہی سر بلند ہے
جو سر پہ مارتا ہے غمِ پنجتنؑ میں ہاتھ

صنعتِ مذہب الکلامی:

تعمیر اس لیے کیا کعبہ خلیلؑ نے
قابل کوئی ولادتِ حیدرؑ کے جا نہ تھی

صنعتِ سیاق الاعداد: صنعتِ تکرار، صنعتِ جمع اس شعر میں دیکھیے:

ایک حُر ایک پسر ایک غلام اک بھائی
عاشقِ پنجتنؑ اُس فوج سے یہ چار آئے

صنعتِ ذوالِلسانین (فارسی + اُردو)

زہے حسینؑ کہ سازند سبحہ از خاکش
ہے خاک ذکر میں گویا جناب کے بدلے

صنعتِ طباق تدبیج:

سیاہ پوش حرم اور سرخ پوش حسینؑ
فلک نے رنگ کیے انقلاب کے بدلے

جناں گھر ملک پاسباں عرش کرسی
فلک منبر ہفت زینہ ہمارا

ہمیں فقر و فاقہ تجھے زر مبارک
یہ دولت تری وہ خزینہ ہمارا

نسیم غنچۂ تسلیم زیبِ باغِ نعیم
بہارِ گلشنِ صبر و رضا حسینؑ حسینؑ

صنعتِ ذوالِلسانین:

مرادِ کن فیکون شرحِ آیۂ لولاک
چراغِ طاقِ حریمِ خدا حسینؑ حسینؑ

حواسِ خمسۂ زہرا قرارِ شیرِ خدا
امامِ خامسِ آلِ عبا حسینؑ حسینؑ

پُلِ صراط سے بے شک اُتر ہی جائیں گے
زباں سے کہہ کے یہ اہلِ عزا حسینؑ حسینؑ

آفاق دنگ ابلقِ ایام لنگ تھا
آواز سُن کے دُلدلِ محشر خرام کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صنعتِ ترصیع:

مرحب بڑھا اُدھر سے اِدھر سے خدا کا شیرؑ | آتے ہی اُس نے ضرب لگائی حسام کی

صنعتِ تضاد:

کھینچی اُدھر سے دستِ خدا نے، جو ذوالفقار | فتنے نے اپنی تیغ میانِ نیام کی

صنعتِ مراعات النظیر:

اک دم میں قصرِ چار عناصر بہا دیا | اللہ رے آب تیغ جناب امامؑ کی

صنعتِ جمع:

انصاف و حلم و علم و دلیری و جُود و زُہد | تجھ پر خدا نے ساری فضیلت تمام کی

مدّاحِ سراپا اب انصاف سے سب ہیں | غل ہے یہ جواں جانِ عرب جسمِ عجم ہے

سراپا حضرت علی اکبرؑ:

بابا مدنی ماں عجمی جد اسدُ اللہ | خود شکل میں محبوب خدا میرِ اُمم ہے

صنعتِ مراعات النظیر:

وصفِ دہنِ تنگ میں عیسیٰ کی زبان لال | گویا یہ دلیل رہِ باریک عدم ہے

صنعتِ تنسیق الصفات:

قامت ہے وہ قامت کہ حضورؐ اُس کے شرف سے | انگشت سے کم سروِ گلستانِ ارم ہے

صنعتِ لف و نشر مرتّب:

دیکھو سر و پیشانی و ابرو کا قرینہ | یہ عرش ہے یہ لوح یہ قدرت کا قلم ہے

حق اس کا ہے نقاش خلیلؑ اس کا ہے معمار | ابرو کے مقابل کہاں محراب حرم ہے

کیا رتبۂ یاقوت و شکر پیش لب سرخ | یہ لعل ہے وہ سنگ ہے یہ شہد وہ سم ہے

حسرت ہے کہ یہ شیر قوی ہاتھ سے کھینچے | ہر وقت کمانِ فلک اس واسطے خم ہے

ایک اور مقام پر حضرت علی اکبرؑ کا سراپا یوں پیش کیا ہے:

رخ وہ رخ کہ ابھی عکس جو اس کا پڑ جائے | ٹکڑے پوشاکِ قمر مثلِ کتان ہوتی ہے

لب ہے وہ لعل کہ بیعانہ بدخشاں جس کا | لال اس لعل کی مدحت میں نہاں ہوتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

نوشاہ تو حسنؑ کی طرح سے ہے کم سخن　　مظلومیت حسینؑ کی بالکل دُلھن میں ہے
پروانہ ساں ہے ایک تو اک شمع ساں خموش　　صحبت عجیب طرح کی دُولھا دُلھن میں ہے

صنعتِ ذوالّلسانین:

الا یا عین جودی واسعدنیا　　یہی کلثومؑ کی اس شب صدا ہے
الا فابکی امیر المومنینا　　کہ اس رونے کی عقبیٰ میں جزا ہے

تلمیح ذوالّلسانین:

زعفر جن مع افواج بہ میدانِ ستم　　آیا جس دم مددِ سبطِ پیمبرؐ کے لیے

صنعتِ تضمین:

نعرہ کیا حُر نے کہ توکلت علی اللہ　　دنیا میں ترا جاہ ہے محشر میں نہیں ہے

صنعتِ اعداد:

اے خوشا طالع کہ ہے نام حسینؑ سے ہم عدد　　کیوں نہ ہو روشن دلوں میں نام آور چاندنی

صنعتِ جمع و تقسیم:

شہید و بے کس و مظلوم و بے دیار و غریب　　ہر ایک لفظ یہ شبیرؑ کے خطاب میں ہے

سہلِ ممتنع:

اے مجرئی سکینہؑ بھی کیا کام کر گئی　　بابا کے سر پہ سر کو رکھا اور مر گئی

صنعتِ لف و نشر غیر مرتب:

خلد و طوبیٰ و نہر کوثر ہے　　کاغذ و خامہ و مدادِ علیؑ

صنعتِ تکرار:

حالِ صغریٰؑ نے جو پوچھا تو یہ زینبؑ نے کہا　　دکھ پہ دکھ غم پہ غم آزار پہ آزار ملے

صفتِ تلمیح:

نبیؐ مدینۂ علم اور اس مدینہ میں　　کنندۂ درِ خیبر ہے باب کے بدلے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرستِ سلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
	"دفترِ ماتم" جلد نمبر (۱۶)		
۱	مسطور اگر کمال ہو نُرو امام کا مصرع ہمارا سرو ہو دارالسلام کا	۱۵	۱۰۴
۲	مُجری کو شہ کو وقتِ ذبح غش آیا کیا نعرۂ اللہ اکبر پہ وہ فرمایا کیا	۱۶	۱۰۷
۳	غمِ شہ سے ہے داغ سینہ ہمارا سلامی قمر ہے نگینہ ہمارا	۲۴	۱۰۹
۴	وِلائے علی ہے خزینہ ہمارا دفینہ ہے مجرائی سینہ ہمارا	۱۴	۱۱۲
۵	مجرائی گرمِ نالہ جو وقتِ بُکا ہوا آنسو پسند بجرِ داغِ عزا ہوا	۱۵	۱۱۴
۶	مجرا اُسے مدام جو راہِ رضا میں تھا خنجر تھا جب گلے پہ وہ شکرِ خدا میں تھا	۱۷	۱۱۶
۷	مُجرئی موسمِ عزا آیا ماتمِ شاہِ کربلا آیا	۲۳	۱۱۸
۸	نیساں کی چشم گر غمِ سروز میں تر نہ ہو مجرائی قطرہ لاکھ برس تک گُہر نہ ہو	۱۵	۱۲۲
	اے سلامی دلِ شبیرؑ میں ہے گھر میرا خلد مسکن ہے مرا حصّہ ہے کوثر میرا	۳۶	۱۲۴
۱۰	ماہ نے جس کے مُجری شق القمر کیا مثلِ قمر اُسے شفقِ خوں میں تر کیا	۲۱	۱۲۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
۱۱	اے مُجرئی تو حُر کے مقدّر کو دیکھنا سر اُس کا اور زانوئے سرورؑ کو دیکھنا	۱۸	۱۲۹
۱۲	سلامی خاک ہوا خاک سے غبار ہوا ابوترابؑ کی تربت پہ یوں نثار ہوا	۱۹	۱۳۲
۱۳	ہوئے جو مُجرئی سلطانِ بحر و بر پیدا کہا فلک نے زمیں کا ہوا قمر پیدا	۲۵	۱۳۵
۱۴	دل پہ میرے زخم ہے مجرائی اُس تلوار کا جس سے سر زخمی ہوا ہے حیدرؑ کرّار کا	۱۸	۱۳۹
۱۵	مُجرئی کیا حوصلہ تھا اصغرؑ بے شیر کا ہنس دیا جب حلق پر ناوک لگا بے پیر کا	۳۴	۱۴۲
۱۶	جو کہ قربانِ مزارِ علیؑ اکبر ہو گا مُجرئی اُس کو ثوابِ حجِ اکبر ہو گا	۳۳	۱۴۶
۱۷	شہؑ سے مجرائی ہوا جب کہ علمدارؑ جدا وہ جدا رونے لگا بیکسِ ابرار جدا	۱۹	۱۴۹
۱۸	مجرائی جب کہ خاتمۂ پنجتنؑ ہوا تڑپی بتولؑ ایسی کہ ٹکڑے کفن ہوا	۳۰	۱۵۲
۱۹	مجرائی زیرِ خاک نہ رنج و محن ہوا شمعِ رہِ بہشت غمِ پنجتنؑ ہوا	۲۸	۱۵۶
۲۰	کو کہ اے مُجرئیو تشنہ دہن کتنے ہیں پُرخوش انصارِ شہنشاہِ زمن کتنے ہیں	۲۶	۱۶۰
۲۱	جو دل میں ولائے شہِ مرداں نہیں رکھتا مُجرئی وہ گنجینۂ ایماں نہیں رکھتا	۳۳	۱۶۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعدادِ شعر	صفحہ نمبر
۲۲	صغریٰ نے بھی اے مُجرئی غم کھائے ہیں کیا کیا شبیرؑ وطن میں اُسے یاد آئے ہیں کیا کیا	۲۲	۱۶۷
۲۳	جو سلامی شہِؑ والا کا ثنا خواں ہو گا اُس کا ہر ایک سخن گوہرِ غلطاں ہو گا	۱۷	۱۷۰
۲۴	مجرئی جب ہوا پامال چمن زہراؑ کا ہو گیا چاک گریبانِ کفن زہراؑ کا	۱۷	۱۷۲
۲۵	مدح شبیرؑ میں مصرع جو رقم ہوئے گا مُجرئی وہ شجرِ باغِ ارم ہوئے گا	۱۶	۱۷۵
۲۶	فصلِ خزاں جو گلشنِ شاہِؑ زمن میں ہے مجرئی گُل دریدہ گریباں چمن میں ہے	۲۸	۱۷۷
۲۷	وقفہ عباسؑ کو مُجرائی قضا نے نہ دیا پانی اولادِ پیمبرؐ کو پلانے نہ دیا	۱۶	۱۸۱
۲۸	شبِ عاشور بھائی کو بلا میں دیکھ کر زینبؑ تصدق کے لیے اے مُجرئی لائی پسر زینبؑ	۱۶	۱۸۳
۲۹	مُجرئیوں کوئی باندھے نہ گنہ گار کے ہاتھ شمر نے باندھے تھے جس زور سے بیمار کے ہاتھ	۲۳	۱۸۵
۳۰	مجرائی اُس سکینہؑ کے باندھے رسن میں ہاتھ رہتے تھے جس کے گردنِ شاہِؑ زمن میں ہاتھ	۱۷	۱۸۸
۳۱	مُجرئی بعد فنا بھی نہ اُٹھے واں سے شہید اُنس رکھتے تھے عجب گنجِ شہیداں سے شہید	۲۱	۱۹۰
۳۲	مجرائی کہا شہؑ نے کہ یارا نہیں اصغرؑ چھوڑیں تمھیں جنگل میں گوارا نہیں اصغرؑ	۲۰	۱۹۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
۳۳	کیوں نہ پھر آہ کی گزریں فلکِ پیر سے تیر پار اے مُجرئیجب ہوں تنِ شبیرؑ سے تیر	۴۰	۱۹۶
۳۴	سلام اُس پہ جو پہنے ہے ناتواں زنجیر قدم ہیں جتنے نحیف اتنی ناتواں زنجیر	۲۹	۱۹۹
۳۵	مُجرئیجب کہ چڑھا شاہؑ کا سر نیزے پر آفتاب آیا قیامت کا نظر نیزے پر	۲۴	۲۰۳
۳۶	ہو خاک سلامی درِ سروؑر کے برابر جس در کا ہر اک ذرّہ ہے اختر کے برابر	۳۳	۲۰۶
۳۷	اے مُجرئیاس بحر میں وہ شعر سُنا گرم جو مطلع خورشید سے مطلع ہو سوا گرم	۲۶	۲۱۰
۳۸	مُجرئیانصار کم تھے شاہِ والا کی طرف اور لاکھوں اشقیا تھے جمع اعدا کی طرف	۱۴	۲۱۴
۳۹	مُجرئی دامن میں لی جب کربلا کے بَن کی خاک گرگئی نظروں سے اپنے وادیٔ ایمن کی خاک	۳۴	۲۱۶
۴۰	سوزِ غمِ شبیرؑ میں ہے یہ اثر اب تک پتھر سے نکلتے ہیں سلامی شرر اب تک	۴۰	۲۲۱
۴۱	نام پر شاہؑ کے پانی جو پلا دیتے ہیں میرِ کوثرؑ انھیں مُجرئی دعا دیتے ہیں	۲۶	۲۲۴
۴۲	مُجرئی پاؤں جہاں شاہِؑ ہدیٰ رکھتے ہیں ملَکاس خاک کو آنکھوں پہ اٹھا رکھتے ہیں	۱۴	۲۲۸
۴۳	غمِ شبیرؑ میں جو اشک بہانے کا نہیں مُجرئی وہ چمن خلد میں جانے کا نہیں	۱۳	۲۳۰

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
۴۴	کہے نہ مُجرئی کیوں دائما حسینؑ حسینؑ بتولؑ روتی ہیں کہہ کر سدا حسینؑ حسینؑ	۲۵	۲۳۲
۴۵	غمِ آلِ عباؑ ہے اور میں ہوں سلامی یہ عزا ہے اور میں ہوں	۶۶	۲۳۵
	"دفترِ ماتم" جلد نمبر (۱۷)		
۴۶	جلوہ ہے جو غبارِ درِ بوترابؑ میں اے مُجرئی وہ نور کہاں آفتاب میں	۲۴	۲۴۳
۴۷	جُز اشک نخلِ غم میں سلامی ثمر نہیں جس طرح نخلِ شمع کبھی بار ور نہیں	۱۲	۲۴۶
۴۸	مُجرئی اکبرؑ کے ماتم میں پیمبرؐ روتے ہیں قبرِ سقاؑ پہ حرم پہ میرِ کوثر روتے ہیں	۲۹	۲۴۸
۴۹	ہے عکسِ گیسو و رخِ اکبرؑ کہاں کہاں سنبل کہاں کہاں ہے گلِ تر کہاں کہاں	۱۷	۲۵۲
۵۰	مُجرائی نہ کیوں کر رہے ماتم رمضاں میں عالم سے اٹھا شاہِ دو عالم رمضاں میں	۱۴	۲۵۴
۵۱	عصیاں سے مُجرئی نہیں رنج و مِحن ہمیں ہے مُہرِ عفو داغِ غمِ پنجتن ہمیں	۳۴	۲۵۶
۵۲	ہے جو مُجرئی شہ کے فغاں میں وہ ہو گا حشر کو باغِ جناں میں	۱۲	۲۶۱
۵۳	السّلام اے قبرِ زیبائے حسینؑ نورِ حق خاکِ شفا جائے حسینؑ	۲۴	۲۶۳

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
۵۴	کیوں نہ غم سے خشک ہو سبطِ پیمبرؐ کا لہو جب شلوکے پر بہے مُجرائی اصغرؑ کا لہو	۲۸	۲۶۶
۵۵	مُجرائی شہؑ نے کہا اے مری خواہر دیکھو تیر کو دیکھو گلوے علی اصغرؑ دیکھو	۳۰	۲۶۸
۵۶	سلامی کہتے تھے ظالم رلاؤ زینبؑ کو کہ ذبح شہؑ کو کرو اور دکھاؤ زینبؑ کو	۲۹	۲۷۱
۵۷	غیظ میں جب آ کے کھینچا شاہؑ نے تلوار کو مُجرئی چھپنے کی جا ملتی نہ تھی کفار کو	۱۸	۲۷۵
۵۸	مُجرئی یہ تشنگی تھی سیّد ابرار کو جو پیا خوش ہو کے آبِ خنجرِ خوں خوار کو	۲۴	۲۷۸
۵۹	بیت جنت میں ملے نظمِ سلام ایسا ہو روئیں سب مُجرئی پر درد کلام ایسا ہو	۱۸	۲۸۱
۶۰	سلامی سجدۂ حق میں کیا مجروح حیدرؑ کو جنابِ فاطمہؑ پیٹیں ہوا صدمہ پیمبرؐ کو	۲۴	۲۸۴
۶۱	سلامی کرتے تھے اکبرؑ خطاب آہستہ آہستہ تکاں ہے زخمِ دل کو چل عقاب آہستہ آہستہ	۱۹	۲۸۷
۶۲	گئے سوئے میداں جو اکبرؑ دوبارہ سلامی ہوا گھر میں محشر دوبارہ	۳۶	۲۹۰
۶۳	مُجرئی شہؑ کو نہ کیوں خلقِ خدا یاد کرے جو خدا کو تہِ شمشیرِ جفا یاد کرے	۲۶	۲۹۵
۶۴	اے مُجرئی شبیرؑ کو کیا یادِ خدا تھی سر پر تھی قضا اور نماز ان کی ادا تھی	۲۷	۲۹۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعدادِ شعر	صفحہ نمبر
٦٥	جس کے مدفن کی درِ شہ پہ بنا ہوتی ہے خاک اُس مُجرائی کی خاکِ شفا ہوتی ہے	١٥	٣٠٣
٦٦	مُجرئی آیا محرم خوں بہایا چاہیے مرثیہ پڑھ کر محبوں کو رُلایا چاہیے	٢٩	٣٠٥
٦٧	مُجرائی قحطِ آب بھی تھا اور غذا نہ تھی پر بے حواس فاقے میں فوجِ خدا نہ تھی	٦٠	٣٠٩
٦٨	گنہ کے مرض کی دوا چاہیے سلامی کو خاکِ شفا چاہیے	٣٣	٣١٦
٦٩	پنجتن گر واردِ بزمِ عزا ہو جائیں گے دیدۂ تر مُجرئی بحرِ اُبکا ہو جائیں گے	٣٢	٣٢٠
٧٠	جو کہ مصروفِ سلامِ شہدا رہتا ہے گو وہ رہتا نہیں پر نام سدا رہتا ہے	٢٥	٣٢٤
٧١	مُجرائی کہتی تھی صغریٰ یہ دوا لائے کوئی خاکِ پا میرے مسیحا کی اُٹھا لائے کوئی	١٤	٣٢٨
٧٢	مُجرائی شہ کی لاش کو یادِ خدا رہی قبلے کی سمت صورتِ قبلہ نما رہی	٢٥	٣٣٠
٧٣	سلامی ہر طرف شورِ بکا ہے وداعِ حضرتِ مشکل کشا ہے	٤٩	٣٣٣
٧٤	کربلا میں جو سلامی شہِ والا آئے واسطے لڑنے کے ہر سمت سے اعدا آئے	١٥	٣٤٠
٧٥	ہر ایک ذرہ کب اے مُجرئی حساب میں ہے کہ سوزِ ماتمِ شبیر آفتاب میں ہے	٢٩	٣٤٢

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد شعر	صفحہ نمبر
۷۶	سلامی ذرّہ نہ دوں آفتاب کے بدلے نہ لوں میں عرش درِ بوتراب کے بدلے	۴۴	۳۴۶
۷۷	بزمِ ماتم میں جو باچشم پُر آب آتا ہے پیشوا لینے کو مُجرائی ثواب آتا ہے	۱۴	۳۵۲
۷۸	نبیؐ کو مُجرائی غم بے حساب ہوتا ہے کہ کنبہ فاطمہؑ کا بے نقاب ہوتا ہے	۲۰	۳۵۴
۷۹	جس گھڑی گرمیِ بازارِ قیامت ہو گی خُلد اے مُجرئیر اشک کی قیمت ہو گی	۴۸	۳۵۷
۸۰	حشر میں جوہری اشک عزا دار ملے مُجرئی مول میں قصرِ دُرِ شہوار ملے	۴۴	۳۶۳
۸۱	مُجرئی کہتے تھے شۂ خالقِ اکبر کے لیے ظالمو پانی دو مجھ کو علی اصغرؑ کے لیے	۱۸	۳۶۹
۸۲	اے مُجرئی فغانِ حرم عرش پہ گئی پیاسی تڑپ تڑپ کے سکینہؑ جو مر گئی	۳۱	۳۷۲
۸۳	کینہ دلِ مُجرائی سروژ میں نہیں ہے آئینہ اقلیم سکندر میں نہیں ہے	۵۱	۳۷۵
۸۴	سلامی شاہؑ کے غم میں جو اشک بار ہوئے گہر سے بھی گہرِ اشک آبدار ہوئے	۴۵	۳۸۲
۸۵	سلامی ابرِ فلک کیوں نہ اشک بار رہے غمِ حسینؑ میں جب برق بے قرار رہے	۲۴	۳۷۷
۸۶	مُجرائی لہو کیوں نہ بہے دیدۂ تر سے پانی کو پسر ساقیِ کوثر کا جو ترسے	۱۹	۳۹۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعدادِ شعر	صفحہ نمبر
۸۷	مُجرئی جہاں شہؑ کی تصویر نظر آئی سر سجدے میں اور سر پہ شمشیر نظر آئی	۲۰	۳۹۴
۸۸	ہو مُجرئی نہ خواہشِ اکسیر و زر مجھے لے جائے بخت گر درِ شبیرؑ پہ مجھے	۱۸	۳۹۷
۸۹	غضب اے مُجرئیِ گفتار تھے جو کوثر کے انھیں فلک نے اُتارا ہے گھاٹ خنجر کے	۱۷	۳۹۹
۹۰	اے مُجرئیِ بتولؑ عزائے پسر میں ہے رونے کا شور مرقدِ خیر البشرؐ میں ہے	۱۹	۴۰۲
۹۱	ہے شاہؑ کے صدقے میں یہ توقیر ہماری فردوس ہے اے مُجرئیِ جاگیر ہماری	۱۷	۴۰۵
۹۲	سلامی جب کہ مجھ کو قتلِ سرورؑ یاد آتا ہے وہ سوکھا حلق وہ بے آب خنجر یاد آتا ہے	۱۲	۴۰۷
۹۳	اُس کو مجرا کہ جو بے کس بھی ہے دلگیر بھی ہے قیدیٔ ظلم بھی ہے بستۂ زنجیر بھی ہے	۱۷	۴۰۹
۹۴	اے مُجرئی جو اشک مری چشمِ تر میں ہے ایسا گہر کہاں کسی سلکِ گہر میں ہے	۳۹	۴۱۲
۹۵	برگشتہ سلامی کا مقدر تو نہیں ہے پر بے درِ شہؑ دیکھے یہ باور تو نہیں ہے	۲۰	۴۱۷
۹۶	جگرِ چرخ سے جوں تیر گزر کرتا ہے نالہ اے مُجرئی پتھر میں اثر کرتا ہے	۲۲	۴۲۰
۹۷	گر رقم جلوۂ نورِ رخِ سرورؑ ہوئے ورق اے مُجرئیِ خورشید منوّر ہوئے	۲۳	۴۲۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
۹۸	ن میں اے مُجرئی زینبؑ کے جو دلدار آئے غُل ہوا جنسِ شہادت کے خریدار آئے	۱۸	۴۲۶
۹۹	پاؤں سجّادؑ کا اے مُجرئی زنجیر میں ہے دم گلے میں ہے گلا طوقِ گلوگیر میں ہے	۲۳	۴۲۹
۱۰۰	سلامی سیر عجب دشتِ کارزار میں ہے کہ باغِ فاطمہؑ سب قتل کی بہار میں ہے	۲۵	۴۳۲
۱۰۱	مُجرئی ہوئیں نہ کیوں شہؑ کے جگر کے ٹکڑے رُو برو ہوئیں جو اکبرؑ سے پسر کے ٹکڑے	۱۱	۴۳۶
۱۰۲	مُجرئی شہؑ نے کہا یوں حیدرِ کرّار سے ہم ہوئے سیراب آبِ خنجرِ خوں خوار سے	۲۸	۴۳۷
۱۰۳	مُجرئی کہتے تھے سرورؑ زینبؑ دلگیر سے کیا کروں کچھ بس نہیں چلتا مرا تقدیر سے	۱۹	۴۴۲
۱۰۴	مُجرئی ہے سوگ وارِ ماہِ حیدرؑ چاندنی اشک ہیں شبنم بکا کرتی ہے شب بھر چاندنی	۴۰	۴۴۵
	"دفترِ ماتم" جلد نمبر (۱۸)		
۱۰۵	مجرائی بچے ساقیِ کوثرؑ کے لال کے کہتے تھے پانی پانی زبانیں نکال کے	۳۰	۴۵۱
۱۰۶	رمضان کیوں نہ سلامی کو محرّم ہو جائے جب کہ در پیش یدُ اللہ کا ماتم ہو جائے	۱۴	۴۵۴
۱۰۷	تعریف کی ہے نظمِ رواقِ امامؑ کی بیت الحرم ہے بیت ہمارے سلام کی	۲۳	۴۵۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
۱۰۸	پیروِ شہِ بے سر کا ازل سے جو قلم ہے اس واسطے مُجرائی سرِ خامہ قلم ہے	۵۳	۴۶۰
۱۰۹	مُجرائی غلامی میں شہنشاہِ امم کی حُر دیکھتا ہے سیرِ گلستانِ اِرم کی	۱۴	۴۶۷
۱۱۰	مدحِ علیؑ میں ہے یہ بلندی کلام کی عرشِ بریں زمین ہے ہمارے سلام کی	۵۶	۴۶۹
۱۱۱	سلامی یہ اُمت کا کیسا ستم ہے کہ نیزے پہ شبیرؑ کا سر الم ہے	۱۴	۴۷۳
۱۱۲	سردار و علم دار کا مُجرائی کو غم ہے دل تعزیہ خانہ ہے تو ہر آہ علم ہے	۲۹	۴۷۵
۱۱۳	صدمے مُجرائی عجب شاہِ اُمم دیکھیں گے باغِ احمدؐ کو جو آنکھوں سے قلم دیکھیں گے	۷	۴۷۹
۱۱۴	گر مرقع میں شبیہِ شہِ ذی شاں نکلے اے سلامی اب تصویر سے افغاں نکلے	۲۳	۴۸۰
۱۱۵	دل میں بہارِ داغِ امامِ زمن رہے مجرائیوں کو قبر میں سیرِ چمن رہے	۲۲	۴۸۴
۱۱۶	مُجرائی شہ کی مصیبت جو بیاں ہوتی ہے فاطمہؑ پیٹتی ہے اور اشک فشاں ہوتی ہے	۲۴	۴۸۷
۱۱۷	پڑھوں سلام محبانِ پنجتنؑ کے لیے کہ ایک تحفہ یہ کافی ہے پنجتنؑ کے لیے	۲۶	۴۹۱
۱۱۸	السّلام اے قبلۂ ایماں مرے بادشاہِ کربلا سلطاں مرے	۲۷	۴۹۸

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
۱۱۹	وصفِ گلِ زہراؑ میں ہیں رنگیں سخن ایسے جنّت میں بھی ہوں گے نہ سلامی چمن ایسے	۲۲	۴۹۹
۱۲۰	ٹکڑے اے مُجرئی زہراؑ کا چمن ہوتا ہے مثلِ گُل چاک پیمبرؐ کا کفن ہوتا ہے	۴۵	۵۰۲
۱۲۱	اُس کو مُجرا نہ جسے خوف تھا شمشیروں سے تیرِ مژگاں کو بھی جنبش نہ ہوئی تیروں سے	۱۴	۵۰۵
۱۲۲	قتلِ شبیرؑ کے تھے مُجرئیساماں کتنے ایک حلقوم تھا اور خنجرِ بُرّاں کتنے	۱۵	۵۰۷
۱۲۳	مُجرئی گلچین قضا شبیرؑ کے گلشن میں ہے ہر گلِ باغِ امامت موت کے دامن میں ہے	۳۳	۵۱۰
۱۲۴	مُجرئی سبطِ نبیؐ جب کہ وطن سے نکلے جان کیوں فاطمہؑ صغریٰ کی نہ تن سے نکلے	۲۴	۵۱۵
۱۲۵	مُجرئی مالکِ کوثر کو جو پانی نہ ملے چشمِ سجادؑ کو کیوں اشک فشانی نہ ملے	۱۸	۵۱۹
۱۲۶	سلامی دوپہر تک شہؑ کے لشکر کی صفائی ہے بہتّر تن کے اُوپر لاکھ ظالم کی چڑھائی ہے	۲۲	۵۲۲
۱۲۷	قتلِ شبیرؑ کی اے مُجرئی تیاری ہے دیدۂ فاطمہؑ زہرا سے لہو جاری ہے	۱۳	۵۲۵
۱۲۸	سلامی شاہؑ پہ شدّت تھی یہ تشنہ دہانی کی ہوئی تھی گوہرِ نایاب اُن کو بوند پانی کی	۱۵	۵۲۷
۱۲۹	سلامی اَوجِ فلک پر نہیں یہ تارے ہیں ہماری آہِ شرر بار کے شرارے ہیں	۲۳	۵۲۹

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
۱۳۰	مجرئی یادِ حق ہے یادِ علی لوحِ دل پہ رقم ہے نادِ علی	۲۶	۵۳۲
۱۳۱	مجرئی ہستی رہے تشنہ اور غم دیکھا کیے زخمِ تن میں سیرِ گلزارِ ارم دیکھا کیے	۱۳	۵۳۶
۱۳۲	انیسویں شب آئی ہے ماہِ صیام کی بجھتی ہے شمعِ تربتِ خیر الانامؐ کی	۲۵	۵۳۸
۱۳۳	زینبؑ و حالِ تباہش نگرید گریۂ شام و پگاہش نگرید	۱۲	۵۴۱
۱۳۴	دلِ شبیرؑ و بجاہش نگرید سرِ تسلیم کو ہش نگرید	۱۵	۵۴۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

(۱)

سلام

مسطور اگر کمال ہو سروِ امامؑ کا
مصرع ہمارا سرو ہو دارالسّلام کا

حاصل سرِ عمر کو مرصّع کُلاہ واہ
وردا سرِ علم سرِ اطہرؑ امامؑ کا

اَسرارِ طالعِ عمر و حُر کا وا ہوا
داور کا وہ عدو وہ ہراوّل امامؑ کا

وہ محرمِ حرم کہ ہو آرامِ وردِ گُل
ورد و الم ہو اُس کو دوا و طعام کا

مسطور حال موسمِ سرما ہو کس طرح
سرگرمِ آہ سرد رہا دل امامؑ کا

صلح و ورع عطا و کرم حلم و داد و عدل
واللہ ہر عمل ہوا اطہر امامؑ کا

اس طرح محوِ حمد رہا سرورِ اُمم
اعدا کو حوصلہ ہوا مدح امامؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

وروا لہو امامِ اُمم کا حلال ہو
سہل اس طرح ہو مسئلہ ہر حرام کا

ہر سو وہ آمد آمدِ سرورِ دو سرا
اور ہمہمہ وہ اُدہم صَرصَر لگام کا

کہرام مُلک مُلک ہوا دھوم کوہ کوہ
سوکھا لہو دلِ اسد و گرگ و دام کا

ڈر کر اُدھر کو گم ہوا عمرِ عدو کا ماہ
طالع ہوا ہلال اِدھر کو حسام کا

محرومِ کوثر احمدِ مرسل کا لاڈلا
سردارِ دہر آہ پانی ہو حرام کا

آرام کور کا ہو اگر دل کو مدعا
ہر سال و ماہ سوگ رکھا کر امام کا

وروا دلِ عُمر کو ہو آرام اور سُرور
روحِ حرم کو درد ہو مرگِ امام کا

ہر دم ملا حرم کو وہ درد و الم کہ آہ
روحِ رسولؐ کو ہوا صدمہ مدام کا

jabir.abbas@yahoo.com

۲

سلام

مجرئی کو شہ کو وقتِ ذبح غش آیا کیا
نعرۂ اللہ اکبر پر وہ فرمایا کیا

کاٹ کر شہ کا گلا دکھلا کے خنجر خوں بھرا
زینبِ بے کس کو شمرِ نحس پٹوایا کیا

جس پہ زہراؑ بوندیاں پڑنے نہ دیتی تھی کبھی
اس پہ مینہ تیروں کا ابرِ ظلم برسایا کیا

لی نہ تو نے بھی خبر اے ابرِ رحمت وا دریغ
فاطمہؑ کا باغ بے آبی سے مرجھایا کیا

چشمۂ کوثر لٹائے گا قیامت میں جو آہ
لشکرِ ظالم اُسے پانی سے ترسایا کیا

ہائے وہ سائل ہوا پانی کا فوجِ شام سے
جس کے آگے سب زمانہ ہاتھ پھیلایا کیا

جب تلک پایا سکینہؑ کے نہ مردے نے کفن
لاشۂ عباسؑ بھی دریا پہ تھرایا کیا

صبر کہتے ہیں اِسے سجادؑ سب کے سامنے
سر جھکائے ہاتھوں کو رسی سے بندھوایا کیا

jabir.abbas@yahoo.com

آلِ احمدؐ کو جو شیریں نے اُڑھائیں چادریں
عابدؑ بیمار کیا غیرت سے شرمایا کیا

کشتگانِ کربلا کی جاں نثاری جب سنی
جس کو تھی الفت پیمبرؐ سے وہ پچھتایا کیا

فاتحہ اس کا نہ دنیا میں ہوا چالیس دن
میوہ جس کے واسطے روح الامیں لایا کیا

قید میں زینبؑ جو تھی اس کی تسلی کو مدام
خواب میں ہر شب علیؑ کا لاڈلا آیا کیا

سینۂ شبیرؑ پر بیٹھا رہا جب تک شقی
گنبدِ قبرِ رسولؐ اللہ تھرّایا کیا

بے کسی مسلم کی ہے رونے کے قابل مومنو
طائروں نے بھی نہ جس کی لاش پر سایا کیا

جب فرنگی شاہ پر صدقے ہوا تو دیر تک
شبیرؑ حق اپنے گلے سے اس کو لپٹایا کیا

پاک کر دے گا وہ تجھ کو معصیت سے اے دبیرؔ
جس پہ نازل حق نے ہے تطہیر کا آیا کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳

سلام

غمِ شہ سے ہے داغ سینہ ہمارا
سلامی قمر ہے نگینہ ہمارا

پے داغِ مولاؑ ہے سینہ ہمارا
یہ خاتم ہے اور وہ نگینہ ہمارا

تجلّی ہے داغِ غمِ پنجتن کی
نہ کیوں طورِ سینا ہو سینہ ہمارا

چلے شہ تو روحِ پیمبرؐ پکاری
ہوا بے چراغ اب مدینہ ہمارا

کہا شاہ نے اتنا تڑپو نہ اکبرؑ
وہ بولے کہ زخمی ہے سینہ ہمارا

قطعہ

علیؑ کو خبر دی نبیؐ نے کہ مدفن
نجف ہے تمھارا مدینہ ہمارا

مگر کربلا وہ زمیں ہے کہ سارا
وہیں دفن ہوگا خزینہ ہمارا

ہوا موج زن جوشِ غم کے جو کوثر
علیؑ بولے ڈوبا سفینہ ہمارا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا شہؑ نے ہاتھوں کی پڑھ کر لکیریں
تُو ماتم کرے گی سکینہؑ ہمارا

دمِ کوچ سن کر فغاں بولے سرورؑ
یہ روتا ہے ہم پر مدینہ ہمارا

ہوا غش جو گنجِ شہیداں میں قاصد
کہا شہؑ نے دیکھا غزینہ ہمارا

قطعہ

یہ نازاں ہوئے دوشِ احمدؐ پہ سرورؑ
شرف دیکھو اہلِ مدینہ ہمارا

گواہی دی مہرِ نبوت نے حقا
یہ نامِ خدا ہے نگینہ ہمارا

کہا شاہؑ نے پاؤں رکھیو سمجھ کر
پیمبرؐ کا سینہ ہے سینہ ہمارا
عمر سے یہ فرمایا شہؑ نے کہ بتلا
نہیں جد ہے شاہِ مدینہ ہمارا؟

جناں گھر ملک پاسباں عرش کرسی
فلک مہر ہفت زینہ ہمارا

تو باطل کا خواہاں ہے ہم حق کے طالب
وہ شیوہ ترا یہ قرینہ ہمارا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمیں فقر و فاقہ تجھے زر مبارک
یہ دولت تری وہ خزینہ ہمارا

کیا دو پہر میں گھر احمدؐ کا خالی
بھرا تھا ترے دل میں کینہ ہمارا

یقین ہے کہ آلِ نبیؐ بے ردا ہوں
کہ دشمن ہے تجھ سا کمینہ ہمارا

ہوئے خلق حیدرؑ تو کعبہ پکارا
کہ بالکل تہی ہے خزینہ ہمارا

قطعہ

کہا بندے تم میں یثرب کی بُو ہے
اسیرو دھڑکتا ہے سینہ ہمارا

پکارے حرم اب تو پھرتے ہیں در در
وطن تھا کبھی ہاں مدینہ ہمارا

سدا روز عاشور کہتی تھیں بیویں
لٹا تھا اسی دن خزینہ ہمارا

دبیرؔ اہلِ انصاف شاہد ہیں اس کے
سخن میں نیا ہے قرینہ ہمارا

÷

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

سلام

ولائے علیؑ ہے خزینہ ہمارا
دفینہ ہے مجرائی سینہ ہمارا

دمِ کوچ اِک اک سے کہتے تھے حضرت
چھٹا ہم سے بس اب مدینہ ہمارا

صدا آتی ہے رستے میں سر سے شہؑ کے
بہت غم نہ کھاؤ سکینہؑ ہمارا

قطعہ

عجب یاس سے بولے اکبرؑ کہ اماں
نہیں قابل بخیہ سینہ ہمارا

جو فرصت ہو لاشوں کے ماتم سے تم کو
کفن ہاتھ سے اپنے سینہ ہمارا

صدا دی دلِ شہؑ نے اے شمر اُٹھ تو
پیمبرؐ کا سینہ ہے سینہ ہمارا

کہا حلق نے شیر زہراؑ پیا ہے
سمجھ کر لہو تیغ پیا ہمارا

کہا ماں نے زنداں میں سو جاؤ واری
ہے آغوش حاضر سکینہؑ ہمارا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

صدائے حسینؑ آئی نیند آئے کیوں کر
کہ آنکھوں میں پھرتا ہے سینہ ہمارا

کہا بانوؑ نے ڈھونڈ یے لاشِ اکبرؑ
شہاؑ غم سے گھائل ہے سینہ ہمارا

وہ بولے دکھائی نہیں دیتا رستہ
ہے اللہ دانا و بینا ہمارا

کہا شہؑ نے عباسؑ دم توڑتے ہو
اب اک دم بھی مشکل ہے جینا ہمارا

ندا قبرِ زہراؑ سے آئی دہائی
یہ وہ داغ رکھتا ہے سینہ ہمارا

کیا باغیوں نے قلم اک چمن کو
اور اِک باغ یثرب میں چھینا ہمارا

وصیت ہے شہؑ کی کہ جی بھر کے رونا
محرم ہے شیعو مہینا ہمارا

نیا مرثیہ نظم ہوتا ہے ہر مہ
دبیرؔ اس کو سمجھو مہینا ہمارا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵

سلام

مجرائی گرمِ نالہ جو وقتِ بُکا ہوا
آنسو پسند مجرِ داغِ عزا ہوا

مجرائی حر جو شاہِ اُمم پہ فدا ہوا
ممنون پنجتنؑ ہوئے راضی خدا ہوا

لوٹا یہ باغیوں نے طلوعِ سحر سے آہ
برباد ظہر تک چمنِ مرتضیٰؑ ہوا

ہیہات دونوں ہاتھ بندھے ریسمان سے
یوں دستگیر نائب مشکل کشا ہوا

قاسمؑ کی والدہ نے کہا جائے شکر ہے
فضلِ خدا سے لال مرا کتخدا ہوا

اکبرؑ جو آئے رَن میں تو سب کی زبان پہ
جاری ادب سے کلمۂ صلِ علیٰ ہوا

قطعہ

اللہ رے دبدبہ کہ نہ کھنچتی تھی تیغِ فتح
بسمل ہر اک دلیر عرب تھا پڑا ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

سب نے کہا کہ مانگو پناہ اس کے قرب سے
نازل انہی کے جدؑ کے لیے لافتیٰ ہوا

گر مشرقِ نیام سے نکلے گی صبحِ تیغ
پھر دیکھنا کہ شام کا لشکر فنا ہوا

پُرسے کی جا یزید نے عابدؑ سے یہ کہا
شکرِ خدا پدر کا ترے سر جدا ہوا

بانوؑ یہ بین کرتی تھی اصغرؑ کی یاد میں
گم کس طرف تُو اے مرے یوسف لقا ہوا

اکبرؑ کی لاش خیمے میں لائے جو شاہِؑ دیں
کہیں شفیعِ حشر کے محشر بپا ہوا

کاٹوں گا بے دریغ گلوے امامؑ کو
کہتا تھا شمر سینۂ شہؑ پہ چڑھا ہوا

سر ہو گیا جدا تو کہا شہؑ کی لاش نے
شکرِ خدا کہ وعدے سے بندہ ادا ہوا

مر کر سوے بہشت نہ دیکھوں گا اے دبیر
لطفِ خدا سے گر سفرِ کربلا ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرا اُسے مدام جو راہِ رضا میں تھا
خنجر تھا جب گلے پہ وہ شکرِ خدا میں تھا

عابدؑ نے دفن کر کے شہیدوں کو یہ
کہا حصہ نہ اس مریض کا خاکِ شفا میں تھا

پیاروں کی موت گھر کی تباہی عطش کی دھوم
کیا شاہؑ پہ وفورِ بلا کربلا میں تھا

شربت بھی بھیجا مُشکلیں بھی قاتل کی کھول دیں
یہ فیض خاص حصّہ مشکل کشا میں تھا

عباسؑ نے بھی خوب نبھائی حسینؑ سے
جو عشق ابتدا میں وہی اِنتہا میں تھا

دربار میں یزید نے جس دن طلب کیا
کیا دل نبیؐ کے آلؑ کا خوف و رجا میں تھا

کوفہ کو جب حسینؑ چلے پڑھ کے فاتحہ
رونے کا شور مرقدِ خیرالوریٰؐ میں تھا

قطعہ

مِل کر گلے سکینہؑ کے صغراؑ نے یہ کہا
یہ تو میں سمجھی تم پہ ستم کربلا میں تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کیا مرے گلے سے نہ پانی اترتا تھا
مجھ پہ عجیب سانحہ ماہِ عزا میں تھا

رو کر وہ بولی ہائے محرم ہی میں بہن
ہفتم سے قحط پانی کا آلِ عبا میں تھا

ناداری بتولؑ پہ ہوتا ہے ٹکڑے دل
پیوند آہ برگِ رطب کا ردا میں تھا

عابدؑ کو غم یہی تھا کہ بابا ہیں بے کفن
دل حسرتِ شفا میں نہ فکرِ دوا میں تھا

سینے پہ شہؑ کے شمر چڑھا ہائے کس گھڑی
جب سر کنارِ حضرتِ خیر النساؑ میں تھا

اے چرخ کیوں حسینؑ کا خیمہ اُٹھا دیا
دریا تو مہرِ حضرتِ خیر النسا میں تھا

پانی دیا کسی نے نہ اصغرؑ کو بوند بھر
کیا رحم دل نہ ایک بھی اہلِ جفا میں تھا

کافر نہ اس طرف تھا بجز ساربان کوئی
مومن سوائے حُر نہ کوئی اشقیا میں تھا

افسوس اے دبیرؔ نہ طالع رسا ہوئے
دل اس برس بھی آرزوئے کربلا میں تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ے

سلام

مجرئی موسمِ عزا آیا
ماتمِ شاہِ کربلا آیا

شور تھا وقتِ آمدِ اکبرؑ
دیکھو ہم شکلِ مصطفیٰؐ آیا

بولے شامی ہے زلف سورۂ قدر
رخ ہے قرآن نور کا آیا

نزع میں شہؑ سے کہتے تھے نوشاہ
زورِ اعدا کو میں دکھا آیا

ہو کے رخصت جو شاہؑ سے عباسؑ
صفِ روبہ پہ شیر سا آیا

ناریوں کو لبِ فرات تلک
سرد کرتا ہوا چلا آیا

کیا قیامت ہے رو بہ روئے یزید
کنبہ زہراؑ کا بے ردا آیا

جا کے بولا عمر سے ابنِ نمیر
شکلِ احمدؐ کی میں مٹا آیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

لاشِ اکبرؑ پہ کہتی تھی زینبؑ
کھا کے برچھی تو دلربا آیا

غسلِ میت کی اب نہیں حاجت
خون میں اپنے تو نہا آیا

بولے نانا سے خلد میں شبیرؑ
کلمہ گویوں کو بخشوا آیا

لاشِ شہؑ کہتی تھی شمرِ بد سے
رحم تجھ کو نہ بے حیا آیا

ہاتھ کاٹے جو بعد ذبح مرے
اے شقی ہاتھ تیرے کیا آیا

جب دکھایا علیؑ نے زور اپنا
یاد ہر بندے کو خدا آیا

سب سے زنداں میں کہتے تھے سجادؑ
قبر بابا کی میں بنا آیا

بے کفن خاک پر پڑا تھا بدن
تن سے سر شاہؑ کا ملا آیا

لپٹی زینبؑ جو لاشِ سرورؑ سے
لرزے میں عرشِ کبریا آیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بارگاہِ خدا میں سرورؑ کا
تن جدا آیا سر جدا آیا

یہ خبر دی کسی نے صغراؑ کو
لشکرِ شاہِؑ کربلا آیا

بولی نانی سے لو مبارک ہو
پھر فرزندِ مرتضیٰؑ آیا

بولی اصغرؑ سے خلد میں زہراؑ
کیا گیا تو جہاں میں کیا آیا

قطعہ

قافلہ لے کے درمیانِ وطن
جبکہ بیمارِ کربلا آیا

پوچھا صغراؑ نے کیا سبب اس کا
نہ پدر آئے نے چچا آیا

ننھا بھائی مرا تو خیر سے ہے
کیوں نہ گھر میں وہ مہ لقا آیا

بولے سجادؑ لٹ گئے سجادؑ
یک بیک لشکرِ قضا آیا

نہ ستارے رہے نہ شمس و قمر
سب کو میں خاک میں ملا آیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

راہِ حق میں جنابِ حیدرؑ نے
وہ عطا کی کہ ہل اتا آیا

قطعہ

اُمِ سلمٰی کے خواب میں اک شب
یوں شہنشاہؑ انبیا آیا

ہاتھ دونوں بھرے تھے خاک سے آہ
دھیان ان کو حسینؑ کا آیا

رو کے پوچھا تو مصطفیٰؐ نے کہا
قبر پیارے کی میں بنا آیا

شام سے دشتِ کربلا کے قرین
جبکہ ناموسِ مصطفیٰؐ آیا

آئی عابد کو بوئے خونِ حسینؑ
لب پہ نوحہ یہ برملا آیا

اُونٹ سے اترو اے پھوپھی زینبؑ
مقتلِ شاہؑ کربلا آیا

غُل ہو کر کربلا میں چلے دبیرؔ
شاعرِ آلِ مصطفیٰؐ آیا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

سلام

نیساں کی چشم گر غمِ سروڑ میں تر نہ ہو
مُجرائی قطرہ لاکھ برس تک گُہر نہ ہو

قاتل سے شاہؑ کہتے تھے کر ذبح جلد جلد
ظالم میری بہن کو کہیں یہ خبر نہ ہو

کہتی تھی رو کے ہند کی بیٹی سکینہؑ سے
بھینا تمھارے سن میں کوئی بے پدر نہ ہو

اکبرؑ سے بولے شاہؑ نکالوں میں کس طرح
نیزے کی نوک میں کہیں تیرا جگر نہ ہو

کٹ کر گلوے شاہؑ نے یہ شمر سے کہا
اَب بھی پلا دے پانی گر نہ کچھ اگر نہ ہو

لکھا قضا نے شاہؑ کی قسمت میں آبِ تیغ
یعنی گلوے خشک کسی طرح تر نہ ہو

نیساں وہ بارش جس کے قطرات سے موتی بنتے ہیں۔ قضا: تقدیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کہتی تھی بانوؑ تیر گلے سے نکال لوں
اصغرؑ تمھاری روح کو صدمہ اگر نہ ہو

کوفے گئی دمشق گئی شام میں گئی
زینبؑ کی طرح سے تو کوئی دربدر نہ ہو

کہتے تھے شہؑ کفن نہ ملے مجھ کو ہے قبول
یارب بہن حسینؑ کی پہ ننگے سر نہ ہو

کانٹا اُٹھا کے پاؤں میں عابدؑ نے رکھ لیا
تا اور راہ گیروں کو اُس سے ضرر نہ ہو

تھی شہؑ کی یہ دعا نہ چلے تیغ حلق پر
جب تک مرا بتولؑ کی گودی میں سر نہ ہو

کہتے تھے اپنے حالِ پریشاں پہ اہلِبیتؑ
پردیس میں حقیر کوئی اِس قدر نہ ہو

سر پیٹنے کی جا ہے کہ کہتے تھے اہلِ ظلم
لاشے پہ شاہِ دیں کے کوئی نوحہ گر نہ ہو

آنکھوں سے اب تُو چل درِ سرورؑ پہ اے دبیر
اختر جوارِ ہند میں مثلِ نظر نہ ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

٩

سلام

اے سلامی دلِ شبیرؑ میں ہے گھر میرا
خلد مسکن ہے مرا حصّہ ہے کوثر میرا

شہؑ کو اک رات کی مہلت جو ملی بولا شمر
تم پہ احساں ہے یہ اے سبطِ پیمبرؐ میرا

جاؤ اس شب کو عزیزوں کے گلے سے مل لو
کل گلا آپ کا ہے اور یہ خنجر میرا

شاہؑ کہتے تھے کہ کیا تیر عدو نے مارا
کہ نہ اک بار بھی تڑپا علی اصغرؑ میرا

شمر سے بولی سکینہؑ کہ طمانچے نہ لگا
پھوپھی زینبؑ سے اُتروا لے تو گوہر میرا

ہاتھ بندھوا کے رسن میں یہ کہا کبرا نے
کیوں فلک؟ تھا یہی کیا بیاہ کا زیور میرا

لبِ دریا پہ لرز جاتی تھی عباسؑ کی لاش
رو کے شہؑ کہتے تھے جب ہائے برادر میرا

شمر کہتا تھا کہ یہ خشک تھا حلقومِ حسینؑ
ذبح کے وقت جو رُک رُک گیا خنجر میرا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

دخترِ ہند سے کہتی تھی سکینہؑ رو کر
اے بہن ڈھانک نہ چادر سے ابھی سر میرا

کفنِ اصغرؑ کو میں پہنا کے رِدا اُوڑھوں گی
بے کفن ہے ابھی نعشِ ماہہ برادر میرا

شمر سینے پہ چڑھا شاہؑ کے یہ کہتا ہوا
کب سے اس حلق کا مشتاق تھا خنجر میرا

شہؑ نے لاشوں کو دِکھا کر یہ کہا قاصد سے
میں حسینؑ ابنِ علی ہوں یہ ہے لشکر میرا

بانوؑ کہتی تھی کہ ساتھ ان کے مجھے دفن کرو
لوگو تربت میں ڈرے گا علی اصغرؑ میرا

شاہؑ کہتے تھے نہیں بخت میں آبِ دریا
آج کا روزہ کھلے گا لبِ کوثر میرا

کہتی تھی فاطمہؑ یہ ظلم نیا ہے یا رب
ذبح ہوتا ہے مری گود میں دلبر میرا

شاہؑ کہتے تھے کہ بخشش ہو گنہ گاروں کی
خوں بہا ہے یہی یا ربّ دمِ محشر میرا

÷

گوہر: موتی / بخت: قسمت / خوں بہا: قصاص

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

نانا نے جس کے مجرئی شق القمر کیا
مثل قمر اُسے شفقِ خوں میں تر کیا

ہمراہ شہؑ کے مجرئی جس نے سفر کیا
گھر تو چھٹا پہ فاطمہؑ کے دل میں گھر کیا

قتل حسینؑ کی جو خبر نامہ بر نے دی
صغراؑ کو اس خبر نے بہت بے خبر کیا

کس دل میں الفتِ پسرِ مرتضیٰؑ نہیں
گھر کو لٹا کے شہؑ نے ہر اک دل میں گھر کیا

کہتا تھا شمر میرے کلیجے کو دیکھنا
میں نے بزیرِ تیغ نبیؐ کا جگر کیا

یہ ظلم کیا ہے ظلم تو یہ ہے کہ خیمے میں
مشکل کشا کی بیٹیوں کو ننگے سر کیا

مارا طمانچہ کان کو چیرا گہر لیا
بے رحم نے سکینہؑ پہ ظلم اس قدر کیا

برسے جو ابر لاکھ برس اب حصول کیا
اُس نے اب حسینؑ تو رن میں نہ تر کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقتِ زوال آتے ہی بس آ گیا زوال
تاراج باغِ فاطمہؑ کا دوپہر کیا

پنجاہ و پنج سال رقیہ تری حیات
پر زندگی کو باپ کے غم بسر کیا

گر پوچھتا تھا کوئی کہ کیا سن تھا آپ کا
برباد جب لعینوں نے زہراؑ کا گھر کیا

کہتی تھی رو کے وہ کہ مجھے خوب یاد ہے
چوتھا برس تھا جبکہ مجھے بے پدر کیا

بچپن میں فلک نے پیمبرؐ کی آلؑ کو
قیدی کیا اسیر کیا در بدر کیا

بیمار کے قدم پہ ورم تھا فلک بتا
زین العباؑ نے شام کا کیونکر سفر کیا

سیّد تھا بے گناہ تھا مظلوم تھا حسینؑ
اُمّت نے اس کے خوں سے نہ مطلق حذر کیا

باچھوں میں دودھ اور گلے میں جھنڈ لے بال
اصغرؑ نے یوں بہشتِ بریں کا سفر کیا

باندھا رسن سے بازوئے زینبؑ کو شمر نے
کچھ آہ فاطمہؑ کا نہ ظالم نے ڈر کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکبرؑ کے بعد کہتے تھے کفار سے حسینؑ
دیکھو تو تم نے مجھ پہ ستم کس قدر کیا

فرزند کس کا مارا تھا میں نے جو تم نے آہ
اٹھارہ سال کا مرا ٹکڑے پسر کیا

مدت سے آرزو ہے پہ افسوس اے دبیرؔ
اب تک نہ ہم نے شاہؑ کے در پہ گزر کیا

زندانِ شام میں حرمِ شہؑ نے اے دبیرؔ
نوحہ غمِ حسینؑ سے شام و سحر کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

اے مُجرئی تُو حر کے مقدر کو دیکھنا
سر اُس کا اور زانوے سرورؑ کو دیکھنا

مُجرائی بوسہ گاہِ پیمبرؐ کو دیکھنا
اور شمرِ بد خصال کے خنجر کو دیکھنا

مُجرائی ظلمِ چرخِ ستم گر کو دیکھنا
بلوئے کو اور آلِ پیمبرؐ کو دیکھنا

کہتا تھا شمر روتا ہوں آتا ہے جبکہ یاد
وہ بے کسی سے شاہؑ کا خنجر کو دیکھنا

شہؑ بولے شوقِ مرگ ہے سِن شباب میں
اِس آرزو کو اور علی اکبرؑ کو دیکھنا

دو کام تھے مدینے میں صغراؑ کی چشم میں
یا رونا شہؑ کی یاد میں یا در کو دیکھنا

قطعہ

کہتی تھی بانوؑ شہؑ سے جب اکبرؑ تھے شیر خوار
کیا پیاری شکل ہے مرے دلبر کو دیکھنا

فرماتے تھے حسینؑ کہ ہوگی بہارِ عمر
اٹھارویں برس علی اکبرؑ کو دیکھنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عباسؑ نامور کو علم دے کے بولے شاہؑ
اے دوستو حسینؑ کے جعفرؑ کو دیکھنا

گہ شام و کوفہ میں تو گہے مُلکِ شام میں
آوارگیِ آلِ پیمبرؐ کو دیکھنا

صغراؑ سے بولے شہؑ کہ ہمیں صبر کیجیو
جنبش میں جب ضریحِ پیمبرؐ کو دیکھنا

کہتی تھی بانو گنجِ شہیداںؑ میں سوتے ہیں
اے لوگو ہمتِ علی اصغرؑ کو دیکھنا

زینبؑ پکاری شیرِ خدا کی میں جائی ہوں
اے شمر چشمِ بد سے نہ چادر کو دیکھنا

لاشیں دکھا کے کہتے تھے زہراؑ سے جبرئیلؑ
کیسا لُٹا ہے گلشنِ حیدرؑ کو دیکھنا

برچھی ہے اس کے سینے میں اُس کے گلے میں تیر
اکبرؑ کو دیکھنا علی اصغرؑ کو دیکھنا

سیراب اہلِ کوفہ نبیؐ زادہ تشنہ لب
برگشتگیِ چشمِ ستم گر کو دیکھنا

فرماتے تھے حسینؑ کہ کیا کیا جوان ہیں
زینبؑ قلیل سے مرے لشکر کو دیکھنا

سیرِ بہشت جائیو تُو اُس کو اے دبیر
گر شاہؑ کی ضریحِ منور کو دیکھنا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۲)

سلام

سلامی خاک ہوا خاک سے غبار ہوا
ابوترابؑ کی تُربت پہ یوں نثار ہوا

ہجومِ غم میں سلامی جو اشک بار ہوا
ہر ایک تارِ مژہ موتیوں کا ہار ہوا

سلام اُس پہ رہِ حق میں جو نثار ہوا
جدا بدن سے ہوا سر تو وصلِ یار ہوا

قطعہ

پدر کو خواب میں صغرؑا نے اس طرح دیکھا
کمر خمیدہ بدن ہے نحیف و زار ہوا

پکاری کب سے جھکی ہے کمر تو رو کے کہا
شہید جب سے کہ عباسؑ نامدار ہوا

گلے میں باپ کے باہیں تھیں لاشِ اصغرؑ کی
خزاں ہوا جو وہ گُل تو گلے کا ہار ہوا

حسینؑ جب ہوئے پیدا تو یہ ندا آئی
کہ تھا جو پردۂ قدرت میں آشکار ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلند کیوں نہ ہوا آفتابِ محشر آہ
علیؑ کے لال کا نیزے پہ سر سوار ہوا

کھلے ہیں دیدۂ صغریٰؑ ہنوز بہرِ حسینؑ
مزار میں بھی نہ موقوف انتظار ہوا

سرِ حسینؑ نے کٹ کر کہا یہ قاتل سے
میں رستگار ہوا تو گنہ گار ہوا

گئی جو کوفے میں سر ننگے دخترِ زہراؑ
نجف میں مرقدِ حیدرؑ کو اضطرار ہوا

بتولؑ سینہ و سر اپنا پیٹتی نکلی
لعین جو سینۂ شبیرؑ پہ سوار ہوا

گلا بندھا جو رسن میں تو خوش ہوئے عابدؑ
کہ حق کے شیر کا میں آج ورثہ دار ہوا

یہ بھوک پیاس تھی مرغوبِ سیدالشہداؑ
کہ چھٹے مہینے کا سن تھا جو روزہ دار ہوا

ہوئی نہ شمع میسر جو شہؑ کی تربت کو
تو داغ دل کا چراغِ سرِ مزار ہوا

کٹا کے ہاتھ لبِ نہر کہتے تھے عباسؑ
الٰہی شکر میں دریائے غم سے پار ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

یہ پوچھا حضرت ام البنینؑ نے قاصد سے
مرے پسر کا بتا کیا مآلِ کار ہوا

وہ بولا سجدۂ شکرِ خدا کر اے بی بی
سرِ حسینؑ پہ بیٹا ترا نثار ہوا

دبیرؔ سبطِ رسولؐ خدا کے صدقے سے
ترا سلام یہ نایاب روزگار ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

ہوئے جو مُجرئی سلطانِ بحر و بر پیدا
کہا فلک نے زمیں کا ہوا قمر پیدا

سلامی اشک میں ہے تابش گہر پیدا
یہ رفتہ رفتہ کیا چشم نے اثر پیدا

چھپا زمین میں ہے ہے مہِ بنی ہاشم
فلک پہ کس لیے ہوتا ہے اب قمر پیدا

دعائے فاطمہؑ تھی یہ شبِ شہادت کو
الٰہی حشر تک ہو نہ اب سحر پیدا

حسینؑ کہتے تھے سب راہِ حق میں کٹوا دوں
برنگِ شمع جو کٹ کٹ کے ہوئیں سر پیدا

لگا جو سینۂ اکبرؑ میں نیزہ شہؑ بولے
ہوا تھا واسطے برچھی کے یہ جگر پیدا

ہوا جو شہؑ کے قریں قہرِ حق سے دور ہوا
تمام ہو گئے فطرس اس کے بال و پر پیدا

بنا بنائے لحد شہؑ کی پیٹتی تھی بتولؑ
صدائے نوحہ رہی رن میں رات بھر پیدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

کہا یہ شہؑ نے لعینوں سے ہے خدا قادر
کیا ہے حضرتِ عیسیٰؑ کو بے پدر پیدا

اسی کی دی ہوئی قدرت یہ ہے کہوں تو ہو
زمین خشک سے کوثر و چشمِ تر پیدا

شہید ہو پسرِ نوجوان جب شہؑ کا
خمیدگی نہ کرے کس طرح کمر پیدا

دکھا کے نیزے کے پھل شہؑ نے یہ نبیؐ سے کہا
ہوئے ہیں پھل جوانی میں کیا ثمر پیدا

چمن کو آب جو اشکِ غمِ حسینؑ سے دو
سوائے لختِ جگر ہوں نہ پھر ثمر پیدا

حسینؑ امام سا بے کس ازل سے آج تلک
ہوا ہے کوئی نہ ہو گا کوئی بشر پیدا

ہوا جو خاتمۂ پنجتنؑ ملک بولے
الٰہی آج ہی دنیا میں کر حشر پیدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

رکھی جو گردن عابدؑ پہ تیغ ظالم نے
تو سامنے سے ہوئے سیّدالبشر پیدا

کہا نہ کاٹ گلا جانشینِ احمدؐ کا
مقام اپنا جہنم میں تو نہ کر پیدا

پدر کی لاش پہ سجادؑ یاں تلک پیٹے
ہوا بخار میں بےکس کو دردِ سر پیدا

شبِ شہادتِ شبیرؑ کا نہ منہ دیکھا
ہوئے فلک پہ ستارے نہ رات بھر پیدا

سرِ بتولؑ ہے اب تک کھلا غم شہؑ سے
نہ کیوں فلک پہ ہو خورشید ننگے سر پیدا

سرِ حسینؑ سے سجادؑ نے کہا رو رو
کیا ہے راہ کی ایذا نے دردِ سر پیدا

گلے رسن میں گلے طوق میں گلے تپ میں
ہوا ہے بندہ اسی واسطے مگر پیدا

جو دیکھتا قدِ اکبرؑ وہ یہ بیاں کرتا
نشانِ صنعِ الٰہی ہیں سر بسر پیدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شکستہ گوہرِ دندانِ مصطفیٰؐ جو ہوا
تو سوزِ غم سے ہوئے سنگ میں شرر پیدا

سکینہؑ کہتی تھی بابا کا خوں بہا مانگوں
اگر جہاں میں ہو کوئی دادگر پیدا

عجب نہیں ہے اگر شہؑ کے سوزِ غم سے دبیر
مرے مزار سے جوں سبزہ ہوں شرر پیدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

۱۴

سلام

دل پہ میرے زخم ہے مجرائی اُس تلوار کا
جس سے سر زخمی ہوا ہے حیدرؑ کرّار کا

اے سلامی دیکھ رتبہ حیدرؑ کرار کا
ہاتھ ہے غفار کا سر احمدؐ مختار کا

نحس نے ماہِ مبارک میں کیا خونِ علیؑ
مٹ گیا نام و نشاں سادات کی سرکار کا

عید سے نو روز پہلے شیعوں کو محزوں کیا
ظلم تازہ دیکھو ابنِ ملجم خوں خوار کا

بے ادب نے عین سجدے میں حضورِ ذوالجلال
خون مسجد میں بہایا قبلۂ ابرار کا

مومنوں کے سر سے اُٹھتے ہیں امیرؑ مومناں
سر کھلا ہے سوگ میں ہر شیعۂ دیندار کا

دستِ ماتم سے نہ کیوں شیعوں کے ہوں سینے فگار
ہو گیا بازو شکستہ احمدؐ مختار کا

ہائے حیدرؑ کہہ کے سینے پیٹتے ہیں حیدری
نعرہ یہ گھر گھر ہے احمدؐ کے علم بردار کا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بدلے آبِ تیغ کے جلاد کو شربت دیا
وقت جب دیکھا سخی نے روزے کے افطار کا

وا علیاؑ وا علیاؑ وا علیاؑ وا علیؑ
آج کل یہ ورد ہے زہرہؑ جگر افگار کا

خون سر سے ریش اُس کی رُوسیہ نے سرخ کی
جس کا نقشِ پا تھا طرّہ عرش کی دستار کا

قطعہ

ہے روایت جب کہ مسجد سے علیؑ کو لے چلے
تھا درِ دولت پہ مجمع عترتِ اطہارؑ کا

آکے رستے میں کہا حیدرؑ سے یہ جبریلؑ نے
ہل رہا ہے عرشِ اعظم حضرتِ غفار کا

ننگے سر روتی ہیں در پہ دخترانِ فاطمہؑ
سنتے ہیں رہ گیر نالہ زینبؑ ناچار کا

سن کے یہ بولے علیؑ ہاں جلد جاؤ اے حسنؑ
واسطہ دو سب کو روحِ احمدؐ مختار کا

ایک دن تھا یہ ادب اور ایک دن تھا یہ غضب
پھرتا تھا بلوے میں کنبہ حیدرؑ کرار کا

اُونٹ پہ سر ننگے زینبؑ اور سناں پہ شہؑ کا سر
طوقِ آہن میں گلا تھا عابدؑ بیمار کا

گردشِ نو آسماں سے کیا شش و پنج اے دبیر
ہے دو عالم میں وسیلہ ہم کو ہشت و چار کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۵)

سلام

مُجرئی کیا حوصلہ تھا اصغرؑ بے شیر کا
ہنس دیا جب حلق پہ ناوک لگا بے پیر کا

دیکھ کر لب خشک ہر دم غنچۂ تصویر کا
یاد آتا ہے سلامی کو گلا شبیرؑ کا

گر لکھوں حال اے سلامی طاعتِ شبیرؑ کا
ہو صریر خامہ سے نعرہ عیاں تکبیر کا

ہائے اصغرؑ کا گلا اور تیر ظالم اے فلک
پائے زین العابدینؑ اور سلسلہ زنجیر کا

شاہؑ کہتے تھے نہیں پانی کے ملنے کا اَلم
اب تلک منہ میں مزہ ہے فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے تھے عابدؑ جو سکھلاؤں اسے انداز صبر
نالہ حلقے سے نہ باہر ہو کبھی زنجیر کا

عرشِ حق ہلنے لگا جس دم تو بولے جبرئیل
یہ اثر ہے فاطمہؑ کی آہِ پُر تاثیر کا

پھول اُس جا پر کہاں ہے جز گلِ زخم بدن
قبر پر اصغرؑ کے شہؑ نے رکھ دیا پھل تیر کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گہ نظر تھی سوئے خیمہ گہ سوئے محراب تیغ
ہر طرح سوئے حرم ہی منھ رہا شبیرؑ کا

قطعہ

شہؑ نے قاصد سے کہا کہہ دیجیو صغراؑ سے تو
کٹ گیا پیاسا گلا میدان میں شبیرؑ کا

رکھیو میرے نام پر اے بیٹی پانی کی سبیل
نام پر اصغرؑ کے پلوانا تو کوزہ شیر کا

شمر نے پوچھا کہ کیوں لب آپ کے جنبش میں ہیں
شہؑ نے فرمایا مزا لیتا ہوں میں شمشیر کا

ہونٹ اصغرؑ کے ہلے کھا تیر تو شہؑ نے کہا
کیا تم اے پیارے مزہ لیتے ہو آب تیر کا

سر جھکا کر زیرِ خنجر بولے شہؑ پڑھتے نماز
ہے کھڑا بالیں پہ قاتل وقت ہے تکبیر کا

ہو گیا جب کربلا میں پنجتن کا خاتمہ
سر کھلا بلوے کے اندر صاحبِ تطہیر کا

کودکانِ مومنیں رونے لگے فردوس میں
دیکھ کر حلقوم میں اصغرؑ کے روزن تیر کا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنا رتبہ آپ کرتے ہیں بیاں سبطِ نبیؐ
مصحفِ ناطق نہیں محتاج ہے تفسیر کا

ذبح جب شبیرؑ ہوتے تھے تو کہتے تھے علیؑ
حلق یوں پیاسا نہیں کٹتا کسی نخچیر کا

کیا شجاعت ہے کٹا جب دستِ عباسِؑ علیؑ
ہاتھ میں غازی کے تب بھی حلقہ تھا شمشیر کا

ہو گئے میداں میں مذبوح شاہِ دو جہاں
بعد ان کے ہے یہ رتبہ عابدِؑ دل گیر کا

ہتھکڑی کو یہ تمنا ہے کہ بیعت کیجیے
ہوجیے پابوس یہ ارمان ہے زنجیر کا

پڑھ کے خطِ صغراؑ کا قاصد سے یہ سرورؑ نے کہا
کہیو اس سے تھا یہی لکھا ہوا تقدیر کا

کیا تعجب ہے غمِ شبیرؑ میں ہو بے فغاں
لب اگر ہو جائے گویا بلبلِ تصویر کا

یاد آتے تھے شہیدوں کو جب اپنے نونہال
دم بہ دم منھ چومتے تھے اصغرِؑ بے شیر کا

کہتے تھے زنداں میں عابدؑ یہ کیا بے داد ہے
شور سنتا ہے سرانے کوئی غلِ زنجیر کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دخترِ زہراؑ کی چادر شمر نے جب چھین لی
کانپ اُٹھا رَن میں لاشہ حضرتِ شبیرؑ کا

دیکھ کر سجادؑ کے بازو بندھے بولا یزید
اے امیرو ہے یہ پوتا شاہِ خیبرؑ گیر کا

لاشِ شہؑ کہتی تھی پانی تو پلاتا وقتِ ذبح
ہے مری گردن پہ احساں خنجرِ بے پیر کا

سینۂ اکبرؑ پہ جب نیزہ لگا بولے حسینؑ
سچ ہے یہ مٹتا نہیں لکھا ہوا تقدیر کا

قبر میں روئے بہت مشکل کُشا سر پیٹ کر
جب بندھا رسی سے بازوِ زینبؑ دل گیر کا

حرفِ اشک آلودہ خط پڑھ پڑھ کے سرورؑ نے کہا
کہیو اس سے تھا یہی لکھا ہوا تقدیر کا

حُر سے پوچھا شاہؑ نے کس بات کا طالب ہے تُو
عرض کی اُس نے کہ شاہا خُلد کی جاگیر کا

کم تھا کیا بارِ یتیمی جو مِلا عابدؑ کو آہ
طوق کا گردن کو بوجھ اور پاؤں کو زنجیر کا

آرزو ہے خاکِ قبرِ شاہؑ آنکھوں سے مَلوں
اے دبیرؔ خستہ میں طالب نہیں اکسیر کا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

جو کہ قربانِ مزارِ علی اکبرؑ ہو گا
مُجرئی اُس کو ثوابِ حجِ اکبر ہو گا

جب عیاں سیّدِ مظلوم کا لشکر ہو گا
مجرئی غرق نہ خوں دامنِ محشر ہو گا

نوجواں قتل جو اے مجرئی اکبرؑ ہو گا
خُلد میں چاک گریبانِ پیمبرؐ ہو گا

بانوؑ اکبرؑ کے لڑکپن میں بلائیں لے کر
کہتی تھی نامِ خدا خوب یہ دلبر ہو گا

شاہؑ کہتے تھے نہ دل اس سے لگاؤ بانو
قتل اٹھارویں سال آپ کا دلبر ہو گا

بولی صغریٰؑ کہ میرے دیکھنے کی حسرت میں
دم تو اٹکا مرے بابا کا مکرر ہو گا

شہؑ نے اعدا سے کہا لاشۂ اصغرؑ کو دکھا
کہو دو گز کفن اس کو نہ میسر ہو گا

بانوؑ کہتی تھی لحد میں مرے ہونٹوں پہ
علی اکبرؑ علی اکبرؑ علی اکبرؑ ہو گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قبرِ عباسؑ پہ کہتی ہے سدا روحِ حسینؑ
ایسا کوئی نہ وفادار برادر ہو گا

بالے پن میں جو ہوئی رانڈ دُلھن قاسم کی
بانو کہتی تھی کہ جینا ترا کیوں کر ہو گا

شہ نے زینبؑ سے کہا تم نہ کہیں جی کھونا
سر مرا آپ کے اشتر کے برابر ہو گا

فاقے دو دن کیے چوبیس پہر پیاسے رہے
بے کسی میں نہ کوئی شہؑ کے برابر ہو گا

شہؑ نے فرمایا نہ رکھ تو میرے سینے پہ قدم
دیکھ بدنام تُو اے شمرِ ستم گر ہو گا

خلق میں ہو گا عیاں ظلم ترا صبر مرا
نہ تو ہم ہوں گے نہ تُو ہو گا نہ خنجر ہو گا

شاہؑ کہتے تھے کہ وہ بے سروسامان ہوں میں
دفن لاشہ بھی مرا خاک میں بے سر ہو گا

عشرۂ ماہِ محرم کو یہ آتی تھی صدا
آج ویران پیمبرؐ کا بھرا گھر ہو گا

موت کہتی تھی نظر کر کے رُخِ اکبرؑ پر
صاد اس رخ پہ شہادت کا مقرر ہو گا

jabir.abbas@yahoo.com

شہؑ نے اعدا سے کہا قتل نہ اکبرؑ کو کرو
پھر نہ ایسا کوئی ہم شکلِ پیمبرؐ ہو گا

شہؑ نے زینبؑ سے کہا فاتحہ دینا میرا
کہا زینبؑ نے کہ پانی جو میسر ہو گا

اس لیے گورِ غریباں پہ نہ روئی بانو
کہ خفا سن کے صدا رونے کی اکبرؑ ہو گا

شاہؑ کہتے تھے نہ کر ذبح تُو مجھ پیاسے کو
ارے ظالم ترا خنجر بھی نہیں تر ہو گا

شہدا کہتے تھے زنداں میں ہے سجادؑ حزیں
اب نکلنا دیکھیے کب ہم کو میسر ہو گا

خوف کر تشنگیٔ حشر کا ہرگز نہ دبیر
کہ سخی ابنِ سخی مالکِ کوثر ہو گا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

شہؑ سے مجرائی ہوا جب کہ علمدارؑ جدا
وہ جدا رونے لگا سیّد ابرار جدا

یاد کر درد کو صغراؑ کے یہ عابدؑ نے کہا
حیف ہے ہو گیا بیمار سے بیمار جدا

لاش اس طرح سے قاسمؑ کی پڑی تھی رن میں
تن جدا سر سے تھا اور سر سے تنِ زار جدا

کٹ گئے دستِ حنابستہ جو اس دولھا کے
ہاتھ سے تو بھی نہ اس کے ہوئی تلوار جدا

قتل جب قاسمؑ و عباسؑ ہوئے میداں میں
مجتبیٰؑ روئے جدا جعفرؑ طیار جدا

شاہؑ فرماتے تھے رو رو کے غمِ اکبرؑ میں
چشمِ خوں بار جدا ہے جگر افگار جدا

لے چلے شہؑ علی اصغرؑ کو تو بانوؑ نے کہا
اس کو تم کیجیو سینے سے نہ زنہار جدا

شکر کرتے تھے لب زخم سے ہر دم سروزؔ
زخم سے ہوتی تھی جس وقت کہ تلوار جدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو ام اس طرح سے غم شادیِ قاسمؑ میں رہا
گل سے جس طرح سے ہوتا ہے نہیں خار جدا

ہو کے شمشیر بکف عونؑ و محمدؑ نے کہا
مل کے ہم دونوں کریں گے سرِ کفار جدا

مرکبِ شاہؑ جو گھرتا تھا صفِ اعدا میں
جست جب کرتا تھا ہو جاتا تھا ہر بار جدا

رنگ فق ہو گیا شبیرؑ کے چہرے کا وہیں
جس گھڑی ہونے لگا اکبرؑ دلدار جدا

شہؑ نے فرمایا قیامت میں ملیں گے تم سے
اب جو ہم ہوتے ہیں اے فاطمہؑ بیمار جدا

کہا زینبؑ نے یہ کیا کینہ وری ہے اے چرخ
کر دیا مجھ کو عزیزوں سے جو اک بار جدا

لاش پر شیرِ علمدارؑ کے روتے تھے کھڑے
مصطفیٰؐ غم سے جدا حیدرِؑ کرار جدا

قطعہ

جب نہ آیا کوئی لینے تو یہ صغراؑ نے کہا
کیسی ساعت تھی ہوئے تھے مرے غم خوار جدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہجر میں ان کے میری زندگی ہووے کیوں کر
ہوں میں بیمار جدا طالبِ دیدار جدا

شہؑ نے فرمایا کہ وہ آنکھوں کے آگے ہوئے قتل
ایک دم مجھ سے نہ ہوتے تھے جو غم خوار جدا

شہؑ کا ہاتھ آئے اگر تیرے درِ پاک دبیر
اس سے تا زیست نہ تو ہوئیو زنہار جدا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرائی جبکہ خاتمۂ پنجتنؑ ہُوا
تڑپی بتولؑ ایسی کہ ٹکڑے کفن ہُوا

محشر میں مُجرائی کو نہ رنج و محن ہُوا
بہرِ نجات داغِ غمِ پنجتنؑ ہُوا

روزِ ازل ثواب شہادت تھا جس قدر
تقسیم درمیانِ حسینؑ و حسنؑ ہُوا

گردن پہ تیغ سینے پہ قاتل زباں پہ شکر
کس شان سے شہید امامِ زمنؑ ہُوا

گرمی کی فصل اور پسر چھوٹے چھوٹے ساتھ
کس وقت میں حسینؑ غریب الوطن ہُوا

چہلم کو آ کے رن میں یہ کہتی تھی فاطمہؑ
اب تک حسینؑ کو نہ میسّر کفن ہُوا

پانی کا قحط پیاس کی شدّت بدن پہ زخم
کیا کیا حسینؑ امام پہ رنج و محن ہُوا

دم ایک سے رُکا تو گلا ایک سے چھلا
سجّادؑ پر یہ صدمۂ طوق و رَسن ہُوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر عشرے کو یہ کہتے تھے عابدؑ دمِ زوال
یہ وقت تھا جو خاتمۂ پنجتنؑ ہُوا

سیّد غریب بے کس و مظلوم بے دیار
کیا کیا خطاب سبطِ رسولِؐ زمن ہُوا

قربان اُن شہیدوں کی غربت پہ جن کو آہ
کافور خاکِ دامنِ صحرا کفن ہُوا

وہ بولا مہر بخشو یہ بولی بجل کیا
قاسمؑ میں اور دُلھن میں فقط یہ سخن ہُوا

رہتے تھے پاؤں مُہرِ نبوت پہ جس کے آہ
گھوڑوں سے پائمال اُسی کا بدن ہوا

اٹھارہ سال کا پسر نوجواں اُٹھا
برگشتہ کیا حسینؑ سے چرخِ کہن ہُوا

بجز فاطمہؑ نہ تھا کوئی لاشِ حسینؑ پر
بے کس ہوا نہ ایسا کوئی بے وطن ہُوا

کنگنا بندھا تھا ہاتھ میں کبراؑ کے جس جگہ
شادی کی صبح کو وہ مقامِ رسن ہوا

کس ظلم سے کیا تھا قلم باغیوں نے آہ
سرسبز پھر نہ شیرِؑ خدا کا چمن ہُوا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کا لباس حلّۂ جنت تھا بارہا
قدرت خدا کی دفن وہی بے کفن ہُوا

جنبش جو کربلا کو ہوئی بولے اہلِ بیت
کیا اے زمین خاتمۂ پنجتنؑ ہُوا

اُس روز سے حرام ہے شمشاد پہ خرام
جب سے قتادہ سروِ رسولؐ زمن ہُوا

اہلِ وطن سے کہتے تھے عابدؑ ہزار حیف
تم سے مرے پدر کا نہ غسل و کفن ہُوا

خالِ رخِ حسینؑ سے نسبت کہاں اسے
خوشبو ہزار نافۂ مشکِ ختن ہُوا

کیا قہر ہے کہ شمر یہ کہتا تھا فخریہ
خنجر سے میرے خاتمۂ پنجتنؑ ہُوا

اکبرؑ تھا وقتِ مرگ یہ پیاسا کہ باپ سے
پانی ہی مانگا بند نہ جب تک دہن ہُوا

نازک گلا رسن میں سکینہؑ کا جب بندھا
آ کر گلے پہ شیرِ خدا بوسہ زن ہُوا

پانی پلا کے پیاسوں کو کہتے تھے اہلِ بیت
ہے اس کی نذر قتل جو تشنہ دہن ہُوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

گھبرا کے قید خانے میں کہتے تھے اہلِ بیتؑ
افسوس آج زندہ نہ خیبر شکن ہُوا

بھائی کے قتل ہوتے ہی زینبؑ ہوئی اسیر
سوئم ہوا نہ چہلمِ شاہؑ زمن ہُوا

سجادؑ بولے کاش نکل جائے رُک کے دم
ایسا نہ تنگ حلقۂ طوق و رسن ہُوا

اب اے دبیرؔ ایک سلام اور نظم کر
تیرا سخن قبولِ امامؑ زمن ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۹)

سلام

مُجرائی زیرِ خاک نہ رنج و محن ہُوا
شمعِ رہِ بہشت غمِ پنجتنؑ ہُوا

تسبیح خاکِ پاک جو ہو سرخ کیا عجب
آلودہ اس میں خونِ امامِ زمنؑ ہُوا

سر سبز نخلِ بخششِ اُمت ہوا تب ایک
جب خشک سب رسولؐ خدا کا چمن ہُوا

اکبرؑ کی لاش لائے تو اصغرؑ کو لے چلے
حضرتؑ پہ دُکھ پہ دکھ تو محن پر محن ہُوا

کیوں شش جہت نہ ہو گئی نابود اُس گھڑی
جب دوپہر کو خاتمۂ پنجتنؑ ہُوا

دنیا میں کیوں نہ لعل و زمرد کی قدر ہو
ہے سبز و سرخ رنگِ حسینؑ و حسنؑ ہُوا

آلودہ زہر میں تھی وہ شمشیر موبمو
جس سے شگافتہ سرِ خیبر شکن ہُوا

قطعہ

وارث پدر کے ارث کے دونوں پسر ہوئے
بے جان جب وصیِ رسولؐ زمن ہُوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حصّے میں دی وہ تیغ ازل نے حسینؑ کو
باقی رہا جو زہر نصیبِ حسنؑ ہُوا

ظاہر میں زیرِ تیغ کٹا اِک سرِ حسینؑ
گویا ادا حسینؑ سے قرضِ حسنؑ ہُوا

مارا غزالِ چمنِ امامت کو بے خطا
پُر خون اس سے نافۂ مشکِ ختن ہُوا

قاسمؑ نثار ہو کے یہ کہتا تھا یا حسینؑ
گویا ادا غلام سے قرضِ حسن ہُوا

اکبرؑ کو پھل نہ باغِ جوانی کا کچھ ملا
اِس غم سے میوہ دار نہ سروِ چمن ہُوا

آ کر دُلھن نے سوگ بڑھایا مزار پر
مدفون زیرِ خاک جب ابنِ حسنؑ ہُوا

اصغرؑ کے بھی گلے میں تِیر تھا وقتِ دفن
نایاب اے فلک یہ جہاں سے کفن ہُوا

آب و طعام بند رہا گو کہ تین دن
پُر بند شکرِ حق سے نہ شہؑ کا دہن ہُوا

طفلی میں ناگوار تھا ہیکل کا جس کو بوجھ
زیور اُسی کا حلقۂ طوق و رسن ہُوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نفریں نہ کی بتولؑ نے اُمّت کو کر کے قتل
محسنؑ ہوا حسینؑ ہوا اور حسنؑ ہُوا

لپٹے جو حُر سے شاہؑ دمِ مرگ بولا حُر
مجھ کو یہ پیار مرہمِ زخمِ بدن ہُوا

کہتے تھے شاہؑ خشک ہو اے نہرِ علقمہ
پانی سے تیرے تر نہ ہمارا دہن ہُوا

پانی پہ شہؑ کا فاتحہ ہوتا ہے آج تک
ایسا نہیں جہان میں تشنہ دہن ہُوا

شیرانِ دشت کہتے تھے مارا گیا حسینؑ
جس دم نجف میں شیرِ خدا نعرہ زن ہُوا

آلِ یزید پردے میں بلوے میں اہلِ بیت
کیا تجھ کو انقلاب یہ چرخِ کہن ہُوا

دولہا جہاں بنایا تھا مادر نے رات کو
واں روزِ عقد ماتمِ ابنِ حسنؑ ہُوا

چالیس سال باپ کا عابدؑ نے غم کیا
گہ نوحہ گر ہوا تو کبھی سینہ زن ہُوا

اب بادشاہِ عصر نے چہلم کی کی بِنا
آقا کا وہ چلن تھا یہ اِس کا چلن ہُوا

کیوں کر نہ ہو جہاں میں رواجِ غمِ حسینؑ
شاہِ جہاں محبِّ حسینؑ و حسنؑ ہُوا

ہم عمرِ خضرؑ ہووے علیؑ حیدر اے دبیرؔ
مقبولِ بارگاہِ خدا یہ سخن ہُوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۰)

سلام

کو کہ اے مُجرئی وہ تشنہ دہن کتنے ہیں
پُر خوش انصارِ شہنشاہِ زمن کتنے ہیں

بھانجے فوج میں در آئے تو بولے شبیرؑ
یہ جَری نامِ خدا دیکھو بہن کتنے ہیں

سُرخ منہ دیکھ کے قاسمؑ کا کہا مادر نے
بعد مرنے کے بھی خوش ابنِ حسنؑ کتنے ہیں

عید کا روز جو آیا تو کہا صغراؑ نے
آج یاد آتے ہمیں شاہِ زمن کتنے ہیں

کہا زہراؑ نے خزاں ہو گیا اِک میرا ہی
ورنہ دنیا میں تو سرسبز چمن کتنے ہیں

بانوؑ زینبؑ سے یہ زنداں میں بیاں کرتی تھی
مجھ کو یاد آتے میرے غنچہ دہن کتنے ہیں

درآنا = داخل ہونا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کہا عباسؑ نے مشکیزہ کا حافظ اللہ
مجھ اکیلے پہ یاں تیرِ فگن کتنے ہیں

کہا بانوؑ نے خدا خیر کرے اصغرؑ کی
شہِ دلگیر پہ اب تیرِ فگن کتنے ہیں

آیا بشاش بنا رن میں تو یوں بولی قضا
آپ خوش مرنے پہ اے ابنِ حسنؑ کتنے ہیں

شاہؑ کہتے تھے بھلا دے گا غمِ اکبرؑ سب
کو کہ سینے پہ میرے داغِ کہن کتنے ہیں

آیا فردوس میں جب حُر تو کہا زہراؑ نے
میرے پیارے یہ کہو رنج و محن کتنے ہیں

کہا عابدؑ نے کہ بابا تو گئے جنت کو
اور ہمیں یاں الم طوق و رسن کتنے ہیں

کہا قاصد نے کہ پہچانی نہیں جاتی شکل
بولے شہؑ ہم پہ ہوئے رنج و محن کتنے ہیں

یوں ملک کہتے تھے ہر زخم پہ ہے شکرِ خدا
دیکھو راضی برضا شاہِ زمن کتنے ہیں

اہلِ کیں کہتے تھے اللہ رے حواس و جرأت
متصل شاہؑ پہ ہفتاد و دوتن کتنے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شاہؑ کہتے تھے کہ کب عہدہ بر آئی ہو گی
اُن کے نزدیک یہ ہفتاد و دو تن کتنے ہیں

حُر سے مصعب نے کہا عہدہ برآ ہوں کیوں کر
تیغ زن کتنے ہیں یاں تیر فگن کتنے ہیں

قطعہ

کہا عابدؑ نے سرِ شہؑ سے زباں دیکھ کے خشک
بابا صاحب مرے اب تشنہ دہن کتنے ہیں

سُن کے یہ بات سرِ شاہؑ نے عابدؑ سے کہا
تم کہو اپنی تمھیں رنجِ رسن کتنے ہیں؟

وار رد کرتے جو عباسؑ تو کہتا تھا شمر
یاد کیا جانے انھیں جنگ کے فن کتنے ہیں

شاہؑ کہتے تھے وفادار ہیں کیا یاں کے لوگ
میرے جانے سے حزیں اہلِ وطن کتنے ہیں

شہؑ نے زینبؑ سے کہا نام پہ ہوتے ہیں فدا
مجھ پہ عاشق ترے فرزند بہن کتنے ہیں

ہفتاد و دو: بہتر (۷۲) / عہدہ برآئی ہونا: کام تمام کرنا جو سپرد کیا گیا ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لاشِ قاسم سے صدا آئی جو کبریٰ آئی
اب تلک مجھ کو ترے رنج و لطف کتنے ہیں

پڑھ اسی طرح کا تو ایک سلام اور دبیر
بیٹھے مشتاق یہاں اہلِ سخن کتنے ہیں

جز ضمیر اور بھلا کون ہے بتلا تو دبیر
ہاں مگر کہنے کو یوں اہلِ سخن کتنے ہیں

حُر جو آیا تو کہا اُس سے علی اکبرؑ نے
تیرے مشتاق شہنشاہِ زمن کتنے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۱)

سلام

جو دل میں ولائے شہِ مرداں نہیں رکھتا
مجرائی وہ گنجینۂ ایماں نہیں رکھتا

جو چشم غمِ شاہؑ میں گریاں نہیں رکھتا
مُجرائی وہ کچھ مرہمِ عصیاں نہیں رکھتا

گر شکل ہی رونے کی بنے خلد ہو واجب
یہ گریہ کسی شکل سے نقصاں نہیں رکھتا

قطعہ

حضرتؑ نے کہا حر سے کہ بھائی تجھے کیا دوں
دولت کوئی جز گنجِ شہیداں نہیں رکھتا

وہ بولا دعا دو کہ رضامند ہوں زہراؑ
کچھ اور ہوس آپ کا مہماں نہیں رکھتا

مسلم کے یتیموں نے کہا کھا کے طمانچے
حارث ہمیں دو دن بھی تو مہماں نہیں رکھتا

سینے پہ نبیؐ زادے کے اسوار ہوا شمر
یہ ظلم روا کوئی مسلماں نہیں رکھتا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

زہراؑ نے کہا لاش سے مجرا کرو شبیرؑ
لاشے نے کہا ہاتھ میں اماں نہیں رکھتا

اکبر نے کہا رکھ کے انگوٹھی کو دہن میں
ہے یہ تو وہ خاتم کہ سلیماں نہیں رکھتا

جب ذبح ہوئے سجدے میں دو روز کے پیاسے
شہؑ بولے کہ اب دل میں کچھ ارماں نہیں رکھتا

صدقے رفقا ہوتے ہیں شہؑ دیتے ہیں جنت
گردن پہ سخی ایک کا احساں نہیں رکھتا

عابدؑ نے کہا چاک کروں کیا غم شہؑ میں
دامن نہیں رکھتا میں گریباں نہیں رکھتا

حاکم جو ہنسا رونے پہ زینبؑ کے وہ بولی
ہے ہم کو یقیں یہ کہ تو ایماں نہیں رکھتا

رکھا ہے سرِ مصحفِ ناطق کو تہِ تخت
یوں بے ادبی سے کوئی قرآں نہیں رکھتا

اک روز وہ تھا چادرِ تطہیر تھی مجھ پاس
اک دن یہ ہے چادرِ سر عریاں نہیں رکھتا

کیا ہنستا ہے زینبؑ کی تباہی پہ ستمگر
انساں کے دن ایک سے یزداں نہیں رکھتا

jabir.abbas@yahoo.com

گریاں رہے چالیس برس عابدؑ بیمار
یوں سوگ پدر کا کوئی انساں نہیں رکھتا

زینبؑ نے کہا شمر سے شہؑ کو تو کیا ذبح
گردن پہ مرے خنجر براں نہیں رکھتا

عابدؑ نے کہا دفن کروں باپ کو کیوں کر
یہ غم مجھے ایسا ہے کہ پایاں نہیں رکھتا

مرقد ہے نہ تابوت ہے نے گور و کفن ہے
ساماں کوئی میں بے سر و ساماں نہیں رکھتا

بانوؑ غم اکبرؑ میں یہ کہتی تھی تڑپ کر
یہ درد ہے وہ درد کہ درماں نہیں رکھتا

عابدؑ نے کہا لخت جگر کیا مرے کم ہیں
میں پھول سر گور غریباں نہیں رکھتا

جنت میں دبیرؔ آپ کی خدمت میں ہو یا شاہؑ
بس اور تمنا یہ ثنا خواں نہیں رکھتا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

٢٢

سلام

صغرا نے بھی اے مجرئی غم کھائے ہیں کیا کیا
شبیرؑ وطن میں اُسے یاد آئے ہیں کیا کیا

قاسمؑ کی دُلھن کہتی تھی رنڈسالا پہن کر
قسمت نے تماشے مجھے دکھلائے ہیں کیا کیا

فارغ ہوئے سجادؑ جونہی دفنِ پدر سے
آغوش میں لے قبر کو چلائے ہیں کیا کیا

کانٹوں پہ چلے طوق پڑا اونٹوں کو کھینچا
عابدؑ نے اسیری کے مزے پائے ہیں کیا کیا

قطعہ

زنداں میں سکینہؑ ہوئی بیدار تو بولی
الطاف پدر نے مجھے فرمائے ہیں کیا کیا

فرماتے تھے دکھلا کے مجھے میوۂ جنت
سوغات ترے واسطے ہم لائے ہیں کیا کیا

مقتل میں پیمبرؐ سے یہی کہتی تھی زہراؑ
دیکھو مرے فرزند نے دکھ پائے ہیں کیا کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹے موئے بھائی موئے غمخوار ہوئے قتل
شکر اس پہ بھی شبیرؑ بجا لائے ہیں کیا کیا

عابدؑ جو چلے کانٹوں پہ رو رو کہ پکارے
دیکھو کہ ہمیں مرحلے پیش آئے ہیں کیا کیا

رو رو کے حسینؑ ابنِ علیؑ کہتے تھے کیوں چرخ
تو نے مرے گل خاک میں ملائے ہیں کیا کیا

کوثر پہ کہا ساقیِ کوثر سے یہ شہؑ نے
کو پیاس نے صدمے ہمیں دکھلائے ہیں کیا کیا

وہ خشک گلا اور وہ خنجر کا اٹکنا
پوچھو مرے دل سے کہ مزے پائے ہیں کیا کیا

جب لوٹنے کو فوجِ لعیں آئی تو اُس وقت
ناموسِ نبیؐ خیمے میں گھبرائے ہیں کیا کیا

جب کوفیوں کو شہؑ نے دکھائے خط مُہری
تھے مستعدِ قتل پہ شرمائے ہیں کیا کیا

دیکھا جو سکینہؑ نے علم تعزیے کے پاس
عباسؑ دلاور اسے یاد آئے ہیں کیا کیا

لاشِ پسرِ شیرِ خدا بر لبِ دریا
ہر رات کو شیر آن کے چلّائے ہیں کیا کیا

jabir.abbas@yahoo.com

دی فاطمہؑ کی بیٹی کو شیریں نے جو چادر
سجادؑ حزیں اُس گھڑی شرمائے ہیں کیا کیا

رسّی میں بندھا عابدؑ بے کس کا جو بازو
تب شیرِ خدا قبر میں تھرّائے ہیں کیا کیا

سرورؑ کو دعا اُمتِ عاصی کی نہ بھولی
ہم ان کو دمِ ذبح بھی یاد آئے ہیں کیا کیا

صغرؑا نے کہا دیکھ کے عابدؑ کی ہتھیلی
پردیس میں دکھ آپ نے بھی پائے ہیں کیا کیا

وہ بولا فقط امت ہی کھینچا نہیں ہم نے
مُردے بھی انہیں ہاتھوں سے دفنائے ہیں کیا کیا

یہ شعر رقم کر کے دبیرؔ جگر افگار
مینھ خامے نے بھی اشکوں کے برسائے ہیں کیا کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۳

سلام

جو سلامی شہِ والا کا ثنا خواں ہو گا
اس کا ہر ایک سخن گوہرِ غلطاں ہو گا

جو نبیؐ زادے کے سینے پہ چڑھا تیغ بہ کف
مجھ کو حیرت ہے کہ وہ کیسا مسلماں ہو گا

بولے عباسؑ سے شہؑ پانی پلاؤ حُر کو
بھائی اک دن شہِ بے کس کا یہ مہماں ہو گا

مومنو گر غمِ عباسؑ میں تم روؤ گے
بخدا روحِ سکینہؑ پہ یہ احساں ہو گا

لے کے زینبؑ کی ردا شمر نے ہنس کر یہ کہا
اب تو محبوبِ خدا چاک گریباں ہو گا

شاہؑ کہتے تھے کہ ہے سب کو شہادت کی خوشی
علی اصغرؑ بھی ترا کشتۂ پیکاں ہو گا

کربلا میں ہوئے وارد جو پیمبرؐ تو کہا
یہیں شبیرؑ تہِ خنجرِ بُرّاں ہو گا

کہتی تھی مادرِ قاسمؑ یہ خبر تھی نہ مجھے
بیاہ میں مرنے کا نوشاہ کو ارماں ہو گا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عرش سے آئی ندا جب ہوئے پیدا شبیرؑ
یا محمدؐ یہ پسر شاہِ شہیداں ہو گا

بانوؑ کہتی تھی میں ہوں اس لیے مشتاقِ بہشت
کہ مجھے ڈھونڈتا واں اصغرِؑ ناداں ہو گا

کہا مسلمؑ نے میری قبر پہ بجز شمع و چراغ
کون غمخوار ہے جو بیٹھ کے گریاں ہو گا

سحرِ قتل یہ فردوس میں کہتے تھے مَلک
آج تاراج پیمبرؐ کا گلستاں ہو گا

ذبح قاسمؑ کو جو بے خوف کیا اعدا نے
یہ نہ سمجھا کہ حسنؑ خون کا خواہاں ہو گا

شاہؑ نے لاشۂ اصغرؑ کو لٹا کر یہ کہا
آ کے اب شیرِ خدا تیرا نگہباں ہو گا

جب تولد ہوئی زینبؑ تو علیؑ نے یہ کہا
اس کا سر بلوۂ بازار میں عریاں ہو گا

حُر کی لیتی تھیں بلائیں شبِ عاشور بتولؑ
یعنی یہ صبح مرے لال پہ قرباں ہو گا

عزت و قدر ہماری وہی سمجھے گا دبیرؔ
صدقِ دل سے جو غلامِ شہِؑ مرداں ہو گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۴

سلام

مجرئی جب ہوا پامال چمن زہراؑ کا
ہو گیا چاک گریباں کفن زہراؑ کا

کہا احمدؐ نے کہ شبیرؑ پہ وہ ظلم ہوا
کہ مجھے بھول گیا رنج و محن زہراؑ کا

کہا زینبؑ نے کہ شبیرؑ کا کیوں داغ دیا
غم تھا مجھ کو ابھی اے چرخ کہن زہراؑ کا

قطعہ

جب نبیؐ بولے چلو جلد تو یوں بولی بتولؑ
بابا صاحب ذرا سنیے تو سخن زہراؑ کا

میرا شبیرؑ تو ہے یاں میں چلوں واں کیوں کر
گھر یہی اب تو ہے اور ہے یہ وطن زہراؑ کا

کہا کلثومؑ سے زینبؑ نے ہوئے ذبح جو شاہؑ
خلد میں ہووے گا کیا حال بہن زہراؑ کا

شاہؑ فرماتے تھے زینبؑ سے وہی ہے گفتار
تجھ میں واللہ کہ ہے صاف چلن زہراؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے گر زورِ یدِ الٰہی پہ آ جاتا وہ
ہوتا شوہر نہ گرفتارِ رسن زہراؑ کا

روحِ زہراؑ یہی کہتی تھی سرِ سرورؑ سے
تم بھی کچھ دیکھتے ہو رنجِ محن زہراؑ کا

دیکھ کر خشک زباں تیری ہر اک دم ہر آن
حال متغیر ہے اے غنچہ دہن زہراؑ کا

کہا زینبؑ نے نہ کیوں سم ہو مجھے شربت زیست
یعنی فرزند ہو جب تشنہ دہن زہراؑ کا

دھوم تھی شام میں ہاں بہرِ تماشا آؤ
کنبہ آتا ہے گرفتارِ رسن زہراؑ کا

شہؑ نے زینبؑ سے کہا شکر ہی کیجو ہر دم
ہاتھ سے دیجو نہ تم اپنے چلن زہراؑ کا

لاشیں میداں میں لرز جاتی تھیں ان کے غم سے
رونا جب سنتے تھے ہفتاد و دوتن زہراؑ کا

لاشِ اکبرؑ پہ نبیؐ آئے تو یوں بولی بتولؑ
یہ بڑا پوتا ہے اے شاہِ زمن زہراؑ کا

حوضِ کوثر پہ یہی کہتی تھی حیدرؑ سے بتولؑ
کیا کروں پیاسا ہے غنچہ دہن زہراؑ کا

پی کے سم گلشنِ جنت کو سدھارا وہ دلیر
تھا بڑا سب سے جو فرزند حسنؑ زہراؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۵

سلام

مدحِ شبیرؑ میں مصرع جو رقم ہوئے گا
مُجرئی وہ شجرِ باغِ اِرم ہوئے گا

جس کو اے مُجرئی عباسؑ کا غم ہوئے گا
حشر میں وہ تہِ دامانِ عَلم ہوئے گا

بولے عباسؑ سکینہؑ سے میں ہوں شرمندہ
سر مرا نوک پہ نیزہ کے بھی خم ہوئے گا

شاہؑ کہتے تھے کہ غم کھانے سے راحت ہے مجھے
خون کم ہوئے گا رتبہ تو نہ کم ہوئے گا

آیا کوثر پہ جو حُر بولے علیؑ پانی پی
اِک اسی جام سے کوثر تو نہ کم ہوئے گا

حُر نے کی عرض کہ میں پیاس بجھاؤں کیوں کر
میرے آقا کا گلا خشک قلم ہوئے گا

نام پر شہؑ کے جو گھر بار لٹا دیوے گا
حشر میں اس کے لیے جاہ و حشم ہوئے گا

شاہؑ کہتے تھے وہی ہو گا تصدق مجھ پر
جس کے اُوپر مرے مولاؑ کا کرم ہوئے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۶)

سلام

فصلِ خزاں جو گلشنِ شاہِؑ زمن میں ہے
مُرجھائی گُل دریدہ گریباں چمن میں ہے

صغریٰؑ یہ انتظارِ امامؑ زمن میں ہے
وا اُس کی چشمِ مُرجھائی اب تک کفن میں ہے

کہتے تھے شہؑ ہم کو عدن میں ملے گا چین
آرام از برائے مسافر وطن میں ہے

عشقِ حسینؑ و الفتِ زینبؑ سے فاطمہؑ
زندانِ شام میں ہے کبھی گاہ رن میں ہے

پھولوں سے کیوں نہ دامنِ صحرا بھرے تمام
گلچیں قضا رسولِؐ خدا کے چمن میں ہے

اے مومنو بلند کرو شور و شین کو
زہراؑ کی روح پیٹ رہی انجمن میں ہے

اکبرؑ کا دیکھ چاہِ ذقن بول اُٹھے عدو
آبِ حیات شہؑ اسی چاہِ ذقن میں ہے

دریدہ گریباں: پھٹے گریباں / روا: کھلی رہنا / عدن: جنت / گلچیں: پھول توڑنے والا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پروانہ ساں ہے ایک تو اِک شمع ساں خموش
صحبت عجیب طرح کی دُلھا دُلھن میں ہے

نوشاہ تو حسنؑ کی طرح سے ہے کم سخن
مظلومیت حسینؑ کی بالکل دُلھن میں ہے

سبطِ نبیؐ پہ ہاتھ اٹھاتے ہیں کلمہ گو
روزن پہ روزن ابنِ علیؑ کے بدن میں ہے

عابدؑ کو دیکھ مجلسِ حاکم میں بولے سب
شمعِ حرم لـــم یـــزلـــی انجمن میں ہے

(قطعہ)

دیکھا جو شہؑ نے مڑ کے سوے خیمہ وقتِ ذبح
سمجھا یہ شمر کچھ دلِ شاہِؑ زمن میں ہے

پوچھا شقی نے دیکھتے ہو کس لیے اُدھر؟
شہؑ نے کہا کہ دھیان ہمارا بہن میں ہے

مشکل کشائی کیجیے سجادؑ نے کہا
یا مرتضیٰ علی مری گردن رسن میں ہے

ساں: جیسا/ روزن: زخم/ لم یزلی: جس کو زوال نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صغرٰیؑ یہ بولی آئی ہے قاسمؑ پہ کچھ بلا
رونے کا غلغلہ جو مزارِ حسنؑ میں ہے

رومال جو بتولؑ کا ہے حلق پہ بندھا
بوئے ردائے فاطمہؑ حُر کے کفن میں ہے

کہتے تھے شہؑ سند ہے شہادت کی روزِ حشر
خوں جا بجا لگا جو مرے پیرہن میں ہے

پیکاں نہیں لگی اسی حیرت سے مومنو
انگلی ہر ایک زخم نے رکھی دہن میں ہے

عابدؑ غمِ پدر میں یہاں تک ہوئے ضعیف
مثلِ حباب کچھ نہیں ان کے بدن میں ہے

زلفوں کو دیکھ عارضِ اکبرؑ پہ بولے سب
دیکھو کہ آفتاب لباسِ گہن میں ہے

گر دعوائے زباں ہے تو جوں شمع اے دبیر
درکار خاموشی تجھے ہر انجمن میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۲۷

سلام

وقفہ عباسؑ کو مجرائی قضا نے نہ دیا
پانی اولادِ پیمبرؐ کو پلانے نہ دیا

اُس کو مجرا ہے وطن میں جسے جانے نہ دیا
سر جو سجدے میں تھا قاتل نے اُٹھانے نہ دیا

رنج شیریں کو یہی تھا کہ مجھے اعدا نے
سر پہ سادات کے چادر کو اُڑھانے نہ دیا

کہا زہراؑ نے کہ رنج اتنا ستم گر نے دیا
مجھے شبیرؑ کو چھاتی سے لگانے نہ دیا

کہا بانوؑ نے مجھے بے سر و سامانی نے
رنڈسالا بھی تو اکبرؑ کو پہنانے نہ دیا

قطعہ

شاہؑ کہتے تھے ہوا قتل جواں اکبرؑ ہائے
آ کے پُرسا مجھے محبوب خدا نے نہ دیا

آئی آوازِ نبیؐ دردِ جگر نے پیارے
باغِ فردوس سے تم تک مجھے آنے نہ دیا

jabir.abbas@yahoo.com

بولی زینبؑ کہ ماں جائے کا چہلم کرتی
اتنا مقدور مجھے ہائے خدا نے نہ دیا

شہؑ کو لاشہ حسنؑ خستہ کا ملعونوں نے
پہلوے قبرِ پیمبرؐ میں لِٹانے نہ دیا

مالکِ حشر کِیا سرورِ کونین کِیا
کون سا رتبہ شہِؑ دیں کو خُدا نے نہ دیا

رحم اُس لشکرِ بے پیر کو آیا نہ ذرا
کون سا واسطہ شاہِؑ شہدا نے نہ دیا

دفن کرتا تھا جو مُردوں کو غریبوں کے سدا
اُس کے بیٹے کو کفن اہلِ جفا نے نہ دیا

ہاتھ سجادؑ کے رسی سے لعیں نے باندھے
لاشہ بیمار کو سیدؑ کا اُٹھانے نہ دیا

مجھ کو حیرت ہے کہ کیوں گل ہیں چمن میں خنداں
غم کا پیغام مگر اُن کو صبا نے نہ دیا

ذبح پیاسا کیا اور لاش پہ گھوڑے دوڑائے
شاہؑ کو کون سا دُکھ اہلِ جفا نے نہ دیا

کربلا دیکھیے کس روز پہنچتے ہیں دبیرؔ
اب تلک تو ہمیں تقدیر نے جانے نہ دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۸

سلام

شبِ عاشور بھائی کو بلا میں دیکھ کر زینبؑ
تصدق کے لیے اے مُجری لائی پسر زینبؑ

ادا حق دودھ کا کرنا کٹانا رن میں سر پیارو
جگر گوشوں کو سمجھاتی رہی یہ تا سحر زینبؑ

اگر لاشے تمھارے آئیں گے چھاتی لگاؤں گی
رہے جیتے تو دیکھے گی نہ صورت عمر بھر زینبؑ

قطعہ

کہا زینبؑ سے شہؑ نے جب کٹے گا رن میں سر میرا
پھرے گی شام میں تُو سر برہنہ در بدر زینبؑ

جلائیں گے عدو خیمہ کو لوٹیں گے زر و زیور
تیری پازیب چھینیں گے سکینہؑ کے گُہر زینبؑ

برہنہ اونٹ پر تُو ہوگی اور سر میرا نیزے پر
مہار اشتر کے کھینچے گا مرا بے کس پسر زینبؑ

کمر خم دیکھ کر شہؑ کی کہا یہ بنتِ زہراؑ نے
کہو تو حال مجھ سے ہوئے قرباں آپ پر زینبؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا شہؑ نے کہ ہم پر گزرے دو صدمے بڑے پیہم
کہوں کیا حال اپنا تجھ سے اے خستہ جگر زینبؑ

شکستہ ہو گیا بندِ کمر عباسؑ کے غم سے
علی اکبر کے مرنے سے گیا نورِ نظر زینبؑ

وہاں تھا حلق پر خنجر یہاں تھی دل پہ تیغِ غم
اُدھر مذبوح ہوتا تھا برادر اور اِدھر زینبؑ

قطعہ

پھوپھی سے عرض کی اکبرؑ نے دیجے گر رضا مجھکو
فدا میں بھی کروں بابا پہ جا کے رَن میں سر زینبؑ

کیے سب نے لب خشک اپنے تر جامِ شہادت سے
ولیکن اب رہا جاتا ہوں میں تشنہ جگر زینبؑ

سنی جب ہند کی آمد کہا یہ رو رو زینبؑ نے
بتاؤ بیبیو زنداں سے جائے اب کدھر زینب

کروں کیا موت بھی آتی نہیں میں سخت حیراں ہوں
گذر ہے ہند کا اور قید میں ہے ننگے سر زینبؑ

خزاں باغِ زہراؑ یاد تھی جو اے وحیؔر اس کو
رہی مانندِ شبنم اشک ریزاں عمر بھر زینبؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرئی یُوں کوئی باندھے نہ گنہ گار کے ہاتھ
شمر نے باندھے تھے جس زور سے بیمار کے ہاتھ

لاشِ اکبرؑ پہ کھڑے سینہ و سر پیٹتے تھے
کون تھا تھام لے جو سیّدِ ابرار کے ہاتھ

ماتمِ شاہِ شہیداں کی بزرگی دیکھو
فاطمہؑ چومتی ہے آکے عزا دار کے ہاتھ

شمر کا سر کاٹا سکینہؑ کو طمانچے مارے
ہو گئے خشک نہ کیوں شمر ستم گار کے ہاتھ

ہتھکڑی پہنی امامت ہوئی جب ان کو نصیب
پہلی بیعت یہ لگی عابدِؑ بیمار کے ہاتھ

شمر سے کم تھا شتربان بھی نہ جلادی میں
اس نے سر کاٹا اور اس نے شہِؑ ابرار کے ہاتھ

آکے حیدرؑ نے عجب واقعہ دیکھا رَن میں
نہ علمدارؑ کے تھے ہاتھ نہ سردارؑ کے ہاتھ

شہؑ کا نقشہ قلمِ صنع نے بے سر کھینچا
یدِ قدرت نے بنائے نہ علمدارؑ کے ہاتھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

قطعہ

عرض کی حُر نے دمِ نزع کہ روکا تھا تمہیں
باندھ دو اے شہؑ دیں اپنے گنہ گار کے ہاتھ

جا کے جنت میں کہوں گا میں شہِؑ مرداں سے
یا علیؑ کھول دو اس بے کس و نا چار کے ہاتھ

شہؑ نے فرمایا میرے دوست یہ کیا کہتا ہے
کوئی بھی باندھتا ہے یارِ وفادار کے ہاتھ

کھا کے پیکاں بہت آغوش میں تڑپا لیکن
شہؑ کی گردن میں رہے اصغرؑ دلدار کے ہاتھ

سر کے بالوں سے بھی منھ کو نہ چھپانے پائیں
شمر نے باندھے تھے سب عترتِ اطہار کے ہاتھ

ید قدرت نے جو عباسؑ کی کھینچی تصویر
کچھ سمجھ کر کیے موقوف علمدارؑ کے ہاتھ

دستِ عباسؑ علی کاٹ کے بولا قاتل
لو قلم میں نے کیے حیدرِؑ کرار کے ہاتھ

رو کے کہتی تھی سکینہؑ میں بلائیں لوں گی
کوئی دریا سے اٹھا لائے علمدارؑ کے ہاتھ

jabir.abbas@yahoo.com

بعد اکبرؑ کے تڑپتا تھا جو دل سینے میں
بس جگر ہی پہ رہے بانوے ناچار کے ہاتھ

بھوکے پیاسے رہے زنداں میں حرم واہ رے صبر
پہ نہ پھیلایا کبھی سامنے کفار کے ہاتھ

پھر جو باندھا تو انہیں اور بھی کس کر باندھا
شمر نے کھولے بھی گر عابدؑ بیمار کے ہاتھ

قبر ننھی سی جو اصغرؑ کی بنائے رن میں
کفن اتنا بھی نہ آیا شہِؑ ابرار کے ہاتھ

ننھی سی قبر پہ اصغرؑ کے چھڑکتے پانی
پانی اتنا بھی نہ آیا شہِؑ ابرار کے ہاتھ

شمر سینے پہ چڑھا جب تو دعا کی خاطر
طرف قبلہ اُٹھے سیدِ ابرار کے ہاتھ

خوف کیا دشمن بے دیں کا تجھے غمگیں
آبرو تیری ہے ہر دم شہِؑ ابرار کے ہاتھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مجرائی اُس سکینہؑ کے باندھے رسن میں ہاتھ
رہتے تھے جس کے گردنِ شاہِؑ زمنؑ میں ہاتھ

جس کا رہے سلام امامِؑ زمنؑ میں ہاتھ
بہرِ دُعا بلند کریں شہؑ کفن میں ہاتھ

اے مجرئی بندھیں جو حرم کے رسن میں ہاتھ
مشکل کشا نہ غم سے ملیں کیوں کفن میں ہاتھ

صغراؑ نے خط میں شاہؑ کو تاکید یہ لکھی
کھانا سفر میں کھانا تو دھونا وطن میں ہاتھ

رونے کی جا ہے شادیِ کبریٰؑ کا انقلاب
کنگنے میں شب کو ہاتھ تھا دن کو رسن میں ہاتھ

لاریب شش جہت میں وہی سربلند ہے
جو سر پہ مارتا ہے غمِ پنجتنؑ میں ہاتھ

کھینچی ازل کے روز جو عباسؑ کی شبیہ
نقاشِ صنع نے نہ بنائے بدن میں ہاتھ

کنگنا بندھا جو ہاتھ میں کبریٰؑ کے بولی مرگ
واحسرتا بندھیں گے یہی کل رسن میں ہاتھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بزمِ یزید میں گئے شانے بندھے حرم
کیوں کر ملیں نہ شیعہِ اک انجمن میں ہاتھ

بولی بتولؑ عرش نہ جب تک ہلاؤں گی
ہرگز قرار سے نہ رہیں گے کفن میں ہاتھ

سجادؑ بولے شکر و دعا کس طرح کروں
طوقِ گراں میں میرا گلا ہے رسن میں ہاتھ

کہتے تھے شانہ چوم کے عباسؑ کا علیؑ
کٹوائیو غلامیِ شاہِؑ زمن میں ہاتھ

پائیں سرشکِ صاحبِ ماتم سے دیں اگر
پیدا ہوں شاخِ گل کے عوض ہر چمن میں ہاتھ

آتی تھی نوجوانیٔ اکبرؑ جو ان کو یاد
سب نوجوان ملتے تھے رو کر وطن میں ہاتھ

عابدؑ کے ہاتھ کی یہ لکیروں میں تھا لکھا
اک روز بے گناہ بندھیں گے رسن میں ہاتھ

سجادؑ بولے خلقِ خدا لعن کرتی ہے
کس کس کے اے یزید تو دے گا دہن میں ہاتھ

جب تک نہ ہوئے علم سے کچھ بہرہ اے دبیرؔ
کوئی نہ ڈالے مرثیہ گوئی کے فن میں ہاتھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳۱)

سلام

مُجرئی بعدِ فنا بھی نہ اُٹھے واں سے شہید
اُنس رکھتے تھے عجب گنجِ شہیداں سے شہید

روزِ مُحشر میں شہادت کی سند ہووے گی
اس لیے خون چھڑاتے نہ تھے داماں سے شہید

بہرِ تعظیم نبیؐ جبکہ اُٹھی لاشِ حسینؑ
معجزہ دیکھ کے یہ ہو گئے حیراں سے شہید

بنتِ زہراؑ کو جونہی باسرِ عُریاں دیکھا
روئے مقتل میں عجب نالہ و افغاں سے شہید

لاشِ شہؑ سے یہ حسنؑ بولے اگر ہم ہوتے
ہونے دیتے نہ تمھیں خنجرِ بُرّاں سے شہید

خشک تھا حلق نہ خنجر کی زباں بھی ہوئی تر
اور سیراب ہوئے خنجرِ بُرّاں سے شہید

پھینک ساغر کو زمیں پر یہ حسنؑ کہنے لگے
بھائی تم ہو گے عجب ظلمِ فراواں سے شہید

چشمِ زخم آئے نہ شبیرؑ پہ اے بارِ خدا
یہ دعا مانگتے تھے پنجۂ مژگاں سے شہید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

روزِ عاشور کو وہ عید کا دن سمجھے تھے
سرِ شبیرؑ پہ قرباں ہوئے سو جاں سے شہید

ہر لبِ زخم سے آتی تھی صدا یا سرورؑ
رن میں حُر ہوتا تھا جب تیروں کے باراں سے شہید

دفن کرنے لگی لاشوں کو جونہی قومِ اسد
راہِ اعجاز سے بولے دلِ سوزاں سے شہید

دستِ کفار سے مدفوں نہ ہوئے ہم صد شکر
شکر ہے دفن ہوئے دستِ مسلماں سے شہید

تیرِ غم سیکڑوں سرورؑ کے کلیجے پہ لگے
علی اصغرؑ جو ہوا تیر کے پیکاں سے شہید

ساتھ زہراؑ کے ہر ایک حور جو روتی آئی
رن میں بیدار ہوئے نالۂ افغاں سے شہید

ہو کے یاور رہے شبیرؑ کے ہم تشنہ دہن
حوضِ کوثر پہ یہ بولے شہِ مرداں سے شہید

کپڑے تو خوں میں بھرے ہاتھوں پہ سر اپنا دھرے
حشر میں آئیں گے اس طرح کے ساماں سے شہید

سر کٹا کر تو سبک بار ہوئے وہ رن میں
پر گراں بار ہوئے رحمتِ یزداں سے شہید

ہم کو کچھ فخر نہیں آپ کے آگے واللہ
خلد میں کتنے تھے یہ اصغرِ ناداں سے شہید

قطعہ

شہؑ نے قاصد سے کہا: فاطمہؑ سے کہہ دینا
ہو گیا باپ ترا خنجرِ براں سے شہید

بھائیوں کی جو خبر پوچھے تو دینا یہ خبر
اِک سِناں سے ہوا اِک تیر کے پیکاں سے شہید

تجھ کو بخشائے گا خالق سے وہ محشر میں دبیرؔ
کربلا میں جو ہوا خنجرِ براں سے شہید

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مجرائی کہا شہ نے کہ یارا نہیں اصغر
چھوڑیں تمھیں جنگل میں گوارا نہیں اصغر

عباسؑ ہوئے قتل سدھارے علی اکبرؑ
تم بھی موئے اب کوئی ہمارا نہیں اصغر

گہوارے میں پھر جا کے جو میت کو لٹایا
ماں بولی کہ اب ضبط کا یارا نہیں اصغر

اے لال مرے کس کی نظر لگ گئی تم کو
دنیا کا جو اب تم کو نظارا نہیں اصغر

میت کو بھی چھاتی سے لگائے ہوئے رکھوں
پر زندوں میں مردے کا گزارا نہیں اصغر

پھر لاش کو لپٹا کے کلیجے سے یہ بولے:
واللہ ترا ہجر گوارا نہیں اصغر

بو قبر کی آتی ہے ترے مردے سے اور آہ
تربت میں ابھی تجھ کو اتارا نہیں اصغر

کس طرح سے بابا تجھے مقتل میں لٹا دے
جنگل کو تو بانو نے بہارا نہیں اصغر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تم گھٹنیوں صغرٰی کے لیے جاتے و لیکن
قابو میں کوئی پاؤں تمھارا نہیں اصغرؑ

بے کس کہوں سید کہوں یا بے کفن اے لال
نام اتنے ہیں اک نام تمھارا نہیں اصغرؑ

ظالم نے کلیجے پہ مرے تیغ پھرائی
یہ تیر گلے پر ترے مارا نہیں اصغرؑ

کیا جھولا جھلاؤں تمھیں ہو خواب اجل میں
تابوت ہے گہوارہ تمھارا نہیں اصغرؑ

نے دودھ بڑھایا نہ تری سالگرہ کی
نکلا کوئی ارمان ہمارا نہیں اصغرؑ

پانی کے عوض ماں سے کفن مانگتے اس دم
پر کیا کرو یاد اس کا اشارا نہیں اصغرؑ

کرتا نہ گلا تیر سے ماں نے نہ بچایا
کیا میرا گنہ تم نے پکارا نہیں اصغرؑ

پانی کو ترستا ہوا بے شیر جہاں سے
تم سا کوئی کم عمر سدھارا نہیں اصغرؑ

نہلاؤں تری چھوٹی سی میت کو میں کیوں کر
کوثر کا تو نزدیک کنارا نہیں اصغرؑ

jabir.abbas@yahoo.com

پیاسے رہے مارے گئے اب لاش ہے بے گور
قسمت کے لکھے سے کوئی چارا نہیں اصغر

دو لاش مری گود میں لپٹاؤں گلے سے
اب تم نہ کرو پیار تمھارا نہیں اصغر

تھا درد یہ بانو کا دلگیر جگر افگار
تم مر گئے اب کوئی سہارا نہیں اصغر

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳۳)

سلام

کیوں نہ پھر آہ کہ گزریں فلک پیر سے تیر
پار مجرئی جب ہوں تن شبیرؑ سے تیر

چل رہے تھے یہ بپا پے صف بے پیر سے تیر
جا کے مل جاتا تھا اے مجرئی جو تیر سے تیر

شہؑ سے اصغرؑ نے اشارہ کیا زخمی ہو کر
ہے فزوں ذائقے میں ذائقۂ شیر سے تیر

چھے مہینے کا تو سن اور جدائی ماں کی
وا دریغا کہ ملا گردن بے شیر سے تیر

شاہؑ کہتے تھے ہوئے روز ازل جب تقسیم
میرے لشکر کو ملے لشکر بے پیر سے تیر

ہم کو شمشیر ملی نیزہ علی اکبرؑ کو
ہاتھ اصغرؑ کے لگا خواہش تقدیر سے تیر

سینہ نیزوں کی طرف چشم کماں داروں پہ
شاہؑ کھاتے تھے عجب عزت و توقیر سے تیر

ب موتی/ قضا: موت/ فراق: جدائی/ رہا سہائی: نگہبانی/ لاغر: دبلا/ رفاقت: دوستی/ خستہ: تھکا ماندہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رفقا کہتے تھے دیتے ہیں یہ پیغامِ بہشت
بخدا خوب ہیں ہم کو زر و جاگیر سے تیر

مومنو شوقِ جراحت یہ دلِ شاہ میں تھا
نہ گرا خاک پہ کوئی تنِ شبیرؑ سے تیر

بولی زہراؑ کہ کیا جسم یہ سارا غربال
کیا نہ آگہ تھے؟ میرے لال کی توقیر سے تیر

بولے عابدؑ کہ مرے ہاتھ نہ باندھو یارو
کہ نکالوں گا میں لاشِ شہِؑ دلگیر سے تیر

آئی آواز کہ واری نہ کرو فکر ذرا
فاطمہؑ کھینچ رہی ہے تنِ شبیرؑ سے تیر

تنِ شبیرؑ پہ ناوک یہ لگے تھے پیہم
کہ جگہ بیٹھنے کی مانگتا تھا تیر سے تیر

شمر سے کہتے تھے عابدؑ کہ مرے نالے سے
ہوں مقابل نہ مرے آہ کی تاثیر سے تیر

جابجا اس میں یہ سوراخ نہیں ہیں ظالم
ہیں مری آہ کے گزرے دلِ زنجیر سے تیر

جبکہ مشکیزہ چھدا تب یہ پکارے عباسؑ
حیف ہے رک نہ سکا پنجۂ تقدیر سے تیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

شاہ کہتے تھے کہ انگشتِ شہادت ہیں یہ
آگہی رکھتے ہیں کفار کی تقصیر سے تیر

شہ نے فرمایا لکھوں عرضیٔ صغریٰ کا جواب
گر نہ برسیں کوئی دم لشکرِ بے پیر سے تیر

گو سیاہی نہیں ہیں زخم دواتِ شنجرف
خامے کی طرح تراشوں ابھی شمشیر سے تیر

سینۂ دشمنِ حیدرؔ کو یہ کرتے ہیں فگار
اے دبیرؔ اب تو مخجل ہو مری تقریر سے تیر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سلام اس پہ جو پہنے ہے ناتواں زنجیر
قدم ہیں جتنے نحیف اتنی ہے گراں زنجیر

ہمیشہ کیوں نہ کرے مجری فغاں زنجیر
پڑی تھی پاؤں میں عابدؑ کے کیا گراں زنجیر

رواں ہے خونِ قدم جو خراشِ آہن سے
بسانِ چشم ہے حلقوں سے خوں فشاں زنجیر

فلک نے ربط دیا آہ نور و ظلمت کو
کہاں امامؑ کے وہ پاؤں اور کہاں زنجیر

بیان کرتے تھے عابدؑ کو دیکھ کر رہ رو
ہے رسمِ تازہ کہ پہنے ہے سارباں زنجیر

وہ نالہ کرتے تو زین العباؑ فرماتے
خموش پاؤں ہمارا ہے درمیاں زنجیر

اسیر ماتم عابدؑ ہوا ہے چرخ اسیر
ہلال طوق بنا ہے تو کہکشاں زنجیر

سرِ حسینؑ یہ کہتا تھا حالِ عابدؑ پر
کہاں یہ پاؤں کہاں آبلے کہاں زنجیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ہزار حیف عجب کشمکش میں ہیں عابدؑ
یہاں تو طوق اُلجھتا ہے اور وہاں زنجیر

یہ بین لاشۂ اکبرؑ پہ کرتے تھے عابدؑ
اٹھو اٹھو کہ ہے پہنے یہ ناتواں زنجیر

تمھارے حصّے میں آہن سے تیغ و تیر آئے
ہمیں نصیب نے پہنائی بھائی جاں زنجیر

شہید تم ہوئے آہن سے اور وہی آہن
وہاں تو تیغ ہوا اور بنا یہاں زنجیر

نظر پڑا جونہی سامان قید عابدؑ کو
کہا یہ دیکھ کے نزدیک شامیاں زنجیر

کچھ احتیاجِ سلاسل نہیں نقاہت سے
ہر ایک رگ ہے مری بہر استخواں زنجیر

برنگِ نکہتِ گل تھے سبک عناں عابدؑ
مثالِ موجِ ہوا ساتھ تھی رواں زنجیر

ہجومِ اہلِ تماشا کو دیکھ زنداں پر
مریضِ خاک میں کر لیتا تھا نہاں زنجیر

ہجومِ اہل تماشا ہوا جو زنداں پر
حیا سے خاک میں عابدؑ نے کی نہاں زنجیر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا ہے قید جو زین العبادؑ کو ناحق
ہے طوق طعنہ غم کرتی ہے فغاں زنجیر

نہیں ہے مومنو عابدؑ کے معجزے سے بعید
عدو پہ صورت اژدر جو ہو رواں زنجیر

پکاری فاطمہ صغراؑ کہ یہ نشاں کیسے
پڑی تھی پاؤں میں کیا تیرے بھائی جاں زنجیر

کہا دکھا کے یہ بازو و گردن و پا کو
یہاں رسن تھی یہاں طوق اور یہاں زنجیر

کہا مریض نے ایسی ہی گر نقاہت ہے
گرائے گی یہ زمیں پر کہاں کہاں زنجیر

قضا یہ کہتی تھی طوق گلوئے عابدؑ پہ
ہزار حیف کہ سنت کی تھی یہاں زنجیر

خیال کر خلشِ خارِ پائے عابدؑ سے
برائے صلح پڑی آ کے درمیاں زنجیر

محل سے ہند جو ہیں آئی قید خانے میں
حیا سے خاک میں زینبؑ نے کی نہاں زنجیر

کہا سکینہؑ نے بھائی کے پاؤں سوجے ہیں
پنھادے مجھ کو تو اے شمرِ بدگماں زنجیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

اسیر پاؤں سے کہتا تھا جلد جلد اٹھو
صدا قدم سے یہ آتی تھی ہے گراں زنجیر

یہ گرم تھا تپ فرقت سے جسم عابدؑ کا
کہ اس کے قرب سے کہتی تھی الاماں زنجیر

بیادِ عابدؑ بے کس کروں فغاں جو دبیر
تو میری آہِ مسلسل کا ہو دھواں زنجیر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۵

سلام

مُجرئی جبکہ چڑھا شاہؑ کا سر نیزے پر
آفتاب آیا قیامت کا نظر نیزے پر

ہے یہ لابُد کہ ہو نصب سرِ نیزہ پہ پھل
نہ کہ ہو باغِ نبوت کا ثمر نیزے پر

گرمِ ہنگامہ رہا حشر کا ہر ایک قدم
کیا خورشید نے تا شام سفر نیزے پر

کیوں فلکِ وسعتِ آفاق ہوا اس پہ تنگ
جا نہ باقی رہی اس سر کو مگر نیزے پر

سوزِ ماتم سے وہ خود رفتہ تھے پر ساری راہ
شمع کی طرح تھی زینبؑ کی نظر نیزے پر

دلِ اکبرؑ جو چھدا نیزے سے تو بر شکست
گرہ نیزہ نے باندھی ہے کمر نیزے پر

دردِ دل پوچھتا کوئی تو سکینہؑ کہتی
قتاں ناتے پہ ہیں سر ننگے پدر نیزے پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوچھتا کوئی پدر کو تو سکینہؑ کہتی
دیکھو جاتا ہے مرے باپ کا سر نیزے پہ

جس نے دیکھا سرِ اکبرؑ کو کہا صلِ علیٰ
دیکھو ہے برجِ امامت کا قمر نیزے پہ

کیوں زمیں خاک پہ احمدؐ کا نواسہ رن میں
کیوں فلک فاطمہؑ کا لختِ جگر نیزے پہ

لنگرِ طوق سے گر پڑتے تھے سجادؑ جہاں
روکے رہ جاتا تھا شبیرؑ کا سر نیزے پہ

جن کا شانہ تھا سدا پنجۂ دستِ زہراؑ
گرد آلودہ تھے وہ سنبل تر نیزے پہ

کربلا سے سرِ شاہِ شہدا کو تا شام
شام نیزے پہ ہوئی اور سحر نیزے پہ

نیزہ داروں کو تفاخر تھا جو اپنا منظور
اک سرِ حضرتِ شبیرؑ تھا ہر نیزے پہ

شاخِ گل پہ گلِ نوخیز ہے دیکھا اکثر
تھا گلستانِ نبیؐ کا گلِ تر نیزے پہ

راہِ تسلیم کا ہر اک یہ نشیب اور فراز
تن اِدھر خاک پہ اور سر وہ اُدھر نیزے پہ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھا سناں پر جو سرِ قدرتِ حق ہو کے قلم
صادق آیا یہ قضا کِلکِ قدر نیزے پر

کیوں نہ پھر عالمِ بالا تہ و بالا ہووے
کہ بدن خاک پہ تھا شاہ کا سر نیزے پر

زلف تھی بستۂ چوب اور سرِ انور یہ سناں
اک جگہ شام میں تھے شام و سحر نیزے پر

قطعہ

سرِ اقدس جو بڑھا قلعہ کو بولی زینبؑ
صدقے ماں جائی چلے آپ کدھر نیزے پر

آئی آواز کہ شیریں سے کیا تھا وعدہ
اے بہن جاتا ہوں اس دوست کے گھر نیزے پر

قطعہ

سرِ سردارِ دو عالم کا نہ پوچھو احوال
ہوئے چالیس شب و روز بسر نیزے پر

اِک روایت میں یہ مضموں ہے رقم ہائے غضب
چھ مہینے رہا زہراؑ کا قمر نیزے پر

جو کہ ہو شیرِ نیستانِ امامت کا دبیرؔ
کیا غضب ہے کہ ہو اس شیر کا سر نیزے پر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

ہو خاک سلامی در سرورؑ کے برابر
جس در کا ہر اک ذرّہ ہے اختر کے برابر

مشتاق ہیں کیا مرتبۂ ابنِ علیؑ کے
محبوبؐ خدا بیٹھے ہیں منبر کے برابر

مجلس میں بتولؑ آئی ہے دو نذر محبو
آنسو ہیں تمھارے اُسے گوہر کے برابر

دیتا تھا شتربان کو صدا لاشۂ شبیرؑ
بے رحم ہے تو شمر ستم گر کے برابر

شہؑ بولے کلیجے کا مرے درد وہ جانے
جس کا کہ پسر قتل ہو اکبرؑ کے برابر

زخموں میں یہ لذت تھی کہ خود جاتے تھے شبیرؑ
نیزے کے برابر کبھی خنجر کے برابر

سر ننگے ہوئے قید ہوئے خاک پہ بیٹھے
کوئی نہ لئے آلِ پیمبرؐ کے برابر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیاسے جو زباں مُنھ سے نکالے ہوئے بیٹھے
غش ساقیِ کوثر ہوئے کوثر کے برابر

قطعہ

شبیرؑ سے اعدا نے کہا تیغ نکالو
طاقت ہے تمھیں حیدرِؑ صفدر کے برابر

شہؑ بولے لڑوں کیا کہ تمھیں جانتا ہوں میں
اکبرؑ کے برابر علی اصغرؑ کے برابر

زینبؑ نے کہا ہاتھ لگاؤ نہ لعینو
چادر ہے یہ تطہیر کی چادر کے برابر

ہے دودھ کے کوزوں پہ سدا فاتحہ ہوتا
بے شیر ہوا کوئی نہ اصغرؑ کے برابر

زہراؑ کے مقدر میں بھی تھا رنج اٹھانا
پر تھا نہ وہ زینبؑ کے مقدر کے برابر

مقنعہ جو چھنا بولی دُلھن شکر ہے یاربّ
سایہ ہے ترے لطف کا چادر کے برابر

مظلومیِ شبیرؑ پہ دیتے ہیں گواہی
دس روز محرم کے ہیں محشر کے برابر

jabir.abbas@yahoo.com

پاؤں پہ ورم راہ کا چلنا غمِ زنداں
دکھ کس پہ پڑے عابدؑ مضطر کے برابر

پیاسے رہے مارے گئے لاشہ ہوا پامال
مظلوم نہ ہو گا کوئی سرورؑ کے برابر

شہؑ کہتے تھے معبود کی گر اس میں خوشی ہے
ہے خاک ہمیں پھولوں کے بستر کے برابر

قطعہ

ظالم نے کہا کھول کے لب شہؑ کے چھڑی سے
یاقوت ہیں لب دانت ہیں گوہر کے برابر

زہراؑ کی صدا آئی' چھڑی سے نہ انھیں کھول
یہ دانت ہیں دندان پیمبرؐ کے برابر

چادر بھی نہ چھوڑی کہ حرم منھ کو چھپاتے
گھر کس کا لٹا فاطمہؑ کے گھر کے برابر

کوثر کا پیا پانی تو کہنے لگے شبیرؑ
شیریں تو ہے لیکن نہیں کوثر کے برابر

کرتا جو سکینہؑ کا پھٹا تھا تو حیا سے
جاتی تھی نہ وہ ہند کی دختر کے برابر

جبریل پکاریں گے کہ ہاں موند لو آنکھیں
آویں گی جو زہراؑ صفِ محشر کے برابر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا قہر ہے سیدانیاں سب ہاتھ کو باندھے
روتی تھیں کھڑی تختِ ستم گر کے برابر

قاتل سے کہا شہؑ نے کہ سر ننگے نہ کیجو
خواہر کو سمجھتا ہوں میں مادر کے برابر

تھی یادِ سکینہؑ کی جو پیاس اُن کو تو شہؑ نے
منھ پھیر لیا جب گئے کوثر کے برابر

کہتی تھی یہ صغراؑ کہ میں خط شاہ کو بھیجوں
قاصد جو چلے تیز کبوتر کے برابر

شہؑ آپ ہی رونے لگے مظلومی پہ اپنی
اصغرؑ کی رکھی لاش جب اکبرؑ کے برابر

سر شہؑ کا قلم کر نے جو نیزے پہ چڑھایا
ہنگامہ تھا ہنگامۂ محشر کے برابر

کر شوق سے تو عرض دبیرِ جگر افگار
فیاض نہیں ہے کوئی داورؑ کے برابر

یا بارِ خدا دولت و اقبال و حشم میں
یہ صاحبِ محفل ہو سکندر کے برابر

تا چند کروں شرح دبیرِ جگر افگار
اس غم کا ہر اک نکتہ ہے دفتر کے برابر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۷

سلام

اے مُجرئی اس بحر میں وہ شعر سنا گرم
جو مطلعِ خورشید سے مطلع ہو ہوا گرم

اے مُجرئی اشک آتے ہیں ہنگامِ بکا گرم
ٹھنڈی ہے تیری آہ پہ تاثیر ہے کیا گرم

اے مُجرئی بس ہوتا ہے بازارِ قضا گرم
سر دینے پہ جوں شمع تھے شہؑ کے رفقا گرم

اے مُجرئی تپ سے تنِ سجادؑ تھا یوں گرم
پاؤں میں بھی جو آہنِ زنجیر ہوا گرم

لکھ مُجرئی وہ شعرِ سلامِ شہدا گرم
جو شمع سے ہر مصرعِ موزوں ہو ہوا گرم

اے اہلِ عزا فاطمہؑ یاں ہوئے گی موجود
تُو کرنے بھی پائے گی نہ اس بزم میں جا گرم

ہنگامِ تمازت ہُوا گرم بزم میں آئے
تو رو کے کرو بزمِ عزائے شہدا گرم

تفتیدہ زمیں پر رہی لاش اس کی چہل روز
زہراؑ جسے لگنے نہیں دیتی تھی ہُوا گرم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکبرؑ نے زبانِ شہؑ دیں لے کے دہن میں
کی عرض زباں آپ کی کیا گرم ہے کیا گرم

عابدؑ سے کوئی پوچھتا پیاسے ہو؟ تو کہتے
پانی سے ہم آگاہ نہیں سرد ہے یا گرم

چادر نہ میسّر ہوئی لاشِ شہدا کو
ہاں دھوپ کی گردوں نے اُڑھائی ہے ردا گرم

کبرأ کا جلا دل تو یہ بولی سرِ عقد
دیکھو مرے حق میں ہوئی تاثیرِ حنا گرم

ہر ایک قدم کہتے تھے یہ آبلۂ اشک
ہے خاکِ بیاباں کی بہ زیرِ کفِ پا گرم

شہؑ نے کہا اے شمر اُتر سینے سے میرے
ہے اب خنجرِ آمیدِ محبوبِ خدا گرم

گُل ہائے ریاضِ نبویؐ رَن میں پڑے تھے
دوپہر تھی لو چلتی تھی آتش سے ہوا گرم

لاشِ علی اکبرؑ پہ حسینؑ آئے تو کس وقت
جب عضوِ بدن سرد تھے سینہ تھا ذرا گرم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

عابدؑ نے کہا پڑ گئے پاؤں میں پھپھولے
ہے دھوپ سے یہ خاکِ بیابانِ بلا گرم

یہ سوزِ غمِ شاہؑ تھا صغراؑ کے جگر میں
جو حلق سے ہوتی تھی اُترتے ہی ہوا گرم

عابدؑ نے کہا سوزِ غمِ سبطِ نبیؐ سے
دل گرم ہے تن گرم ہے سینہ ہے مرا گرم

صغراؑ کو تھا یہ خوف کہ جل جائے نہ مکتوب
مضموں میں فرقت کا نامے میں لکھا گرم

اکبرؑ نے کہا نزع میں ہاتھ اپنا رکھو تم
اے سبطِ نبیؐ پیاس سے سینہ ہے ترا گرم

یہ پیاس کی حدت تھی گلوئے شہِ دیں میں
جو ذبح دمِ خنجرِ بیداد ہوا گرم

یہ دھوپ سہی فاطمہؑ کے لال نے رن میں
جو تن پہ زرہ ہو گئی بالائے قبا گرم

عباسؑ کے لاشے کو ترائی میں یہ غم تھا
افسوس کہ ہے مقتلِ شاہِ شہدا گرم

تعریف دبیرؔ اپنی ہے مصرع خلیق اب
ٹھنڈی تھی زمیں کو کہ یہ بیتیں ہوئیں کیا گرم

واں بہرِ شفاعت جو دبیرؔ آئے گی زہراؑ
خورشیدِ قیامت نہ رہے گا بخدا گرم

۳۸

سلام

مُجرئی انصار کم تھے شاہِ والا کی طرف
اور لاکھوں اشقیا تھے جمع اعدا کی طرف

فوج نے روکا جو حُر کو اس طرح کہنے لگا
مار سے اب عزم ہے فردوسِ اعلیٰ کی طرف

کوئی مانع ہو نہ میرا جانے دو جاتا ہوں میں
اپنے سرورؑ اپنے مولاؑ اپنے آقا کی طرف

قتل جب سرورؑ ہوئے رَن میں تو پھر وحش و طیور
آشیانوں سے گئے اُڑ اُڑ کے صحرا کی طرف

کیا محبت شہؑ کو تھی خواہر سے جو سرورؑ کا سر
رخ کیے تھا نیزے پر بھی دختِ زہراؑ کی طرف

اس طرح اہلِ حرم سے کرتی تھی زینبؑ بیاں
بھائی صاحب دیکھتے ہیں اپنے شیدا کی طرف

رو چکی جب لاشِ شہؑ پر فاطمہؑ تو بولی اب
بیٹے عباسؑ کو جاؤں گی دریا کی طرف

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حال کہہ دیجو میرا کہتی تھی صغراؑ ہر سحر
گر گزر ہو اے صبا گلزارِ زہراؑ کی طرف

گر پڑے گھوڑے سے جب رَن میں حسینؑ ابنِ علیؑ
طفل اِک خیمے سے دوڑا شاہِ والا کی طرف

جب سرِ عریاں گئی لاشے پہ دُولہا کے دُلھن
رویا لاشہ دیکھ کر تا دیر کبریٰؑ کی طرف

عرشِ حق ہلنے لگا خیمے سے جب روتے چلے
لاشِ اکبرؑ ڈھونڈنے شبیرؑ صحرا کی طرف

سامنے حوریں کھڑی تھیں ساغرِ کوثر لیے
غازیوں نے اس لیے دیکھا نہ دریا کی طرف

جب کہا صغراؑ نے شہؑ سے آیو جلدی یہاں
دیکھ کر رونے لگے شہؑ شکلِ صغراؑ کی طرف

جو رُلاتے اور روتے ہیں غمِ شہؑ میں دبیر
حشر میں جائیں گے وہ فردوسِ اعلیٰ کی طرف

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مجرئی دامن میں لی جب کربلا کے بن کی خاک
گر گئی نظروں سے اپنے وادیٔ ایمن کی خاک

اے سلامی میں نہ لوں فردوس کے گلشن کی خاک
ایک ذرّہ گر ملے شبیرؑ کے مدفن کی خاک

خاک اس کے منھ میں جو اس کو کہے گلشن کی خاک
نور ہے اے مجرئی شبیرؑ کے مدفن کی خاک

بولے شہؑ آرام شیعوں کا مجھے منظور ہے
دیکھنا خاکِ شفا ہو گی مرے مدفن کی خاک

خانۂ زنجیر میں غل تھا کہ عابدؑ ہیں اسیر
قدر ہو گی حشر کے بازار میں آہن کی خاک

تیغ قاتل کہتی تھی کاٹی نبیؐ کی بوسہ گاہ
اس گنہ سے ہو گئی سب آبرو آہن کی خاک

روز عاشورہ یہ تپتی تھی زمین کربلا
جس کی گرمی سے تھی ٹھنڈی مجمر و گلخن کی خاک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لاشۂ بے سر پہ شہؑ کے کرتی تھی زینبؑ یہ بین
پونچھتا کوئی نہیں اس خوں بھری گردن کی خاک

کھیل کر باہر سے بچپن میں گھر آتے تھے تم
جھاڑتی تھیں فاطمہؑ پلکوں سے پیراہن کی خاک

ایک دن یہ ہے کہ تم عریاں پڑے ہو دھوپ میں
شکلِ مرہم ہائے زخموں میں بھری ہے رن کی خاک

آئی زہراؑ کی ندا بیٹھی میں ہوں شب سے یہاں
دیکھ لے سر پر مرے ہے کربلا کے بن کی خاک

پونچھتی ہوں گہ ردا سے تیغوں کے زخموں کا خوں
پاک کرتی ہوں کبھی میں تیروں کے روزن کی خاک

رن میں بہرِ حرب جب آئے امامِ شرق و غرب
پرتوِ عارض سے چمکی ذرہ ذرہ رن کی خاک

کہتے تھے ناری لڑیں نورِ خدا سے کس طرح
شعلہ ہے شبدیز کے نقشِ سُمِ توسن کی خاک

ہاتھ میں اس شیر کے وہ برق دم شمشیر ہے
جس کے سائے سے نگہ جل کر ہو دوئیں تن کی خاک

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناریوں کی خاک سے ہے لاگ آبِ تیغ کو
ڈھونڈتی پھرتی ہے یہ ہر کافرِ بدظن کی خاک

بولے شہؑ منظور ہو مجھ کو اگر تو بن لڑے
فوج کو برباد کر دے دشت کے دامن کی خاک

زعفرِ جن نے کہا یا شاہؑ یہ ارمان ہے
کربلا کی خاک میں مل جائے میرے تن کی خاک

شہؑ نے فرمایا نہیں یہ مرضیٔ پروردگار
لشکرِ شبیرؑ کی قسمت میں ہے اِس بَن کی خاک

رشتۂ الفت قوی ہے تو بنا کر سبحہ تو
ہاتھ میں رکھیو سدا مظلوم کے مدفن کی خاک

جذبۂ الفت سے قطرے عین دریا ہو گئے
پنجتنؑ میں مل گئی آخر بجزؑ تن کی خاک

چاندنی اور دھوپ کی ہم پر حقیقت کھل گئی
رات دن اُڑتی ہے شہؑ کے مرقدِ روشن کی خاک

قبر کی راحت ہے کیا؟ اخلاصِ ابنِ بُوتراب
دین کی دولت ہے کیا؟ شبیرؑ کے دامن کی خاک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شمر و حُر کی زشتی و خوبی سے یہ ثابت ہوا
وہ جہنم کا دھواں یہ خُلد کے گلشن کی خاک

جب تلک ہوگا نہ محشر ہے یہ شکلِ فاطمۂ
منھ پہ شہؑ کا خون سر پر کربلا کے بَن کی خاک

پوچھا صغراؑ نے عزیزوں کو تو زینبؑ نے کہا
کربلا کو سونپ آئی میں بہتّر تن کی خاک

بعد چہلم بنتِ زہراؑ نے کہا اے کربلا
تجھ کو زینبؑ سونپے جاتی ہے بہتّر تَن کی خاک

تازیانہ شمر نے مارا تو زینبؑ نے کہا
کیا تری خلقت میں ہے پتھر کی اور آہن کی خاک

ناناؐ کے روضے سے نکلے شاہؑ یہ کہتے ہوئے
ہے مقدر میں ہمارے کربلا کے بَن کی خاک

بولی بانوؑ کھیلنے کو خلد میں اصغرؑ گئے
میں تو یاں ہوں کون جھاڑے گا وہاں دامن کی خاک

تا پھریں گر گر کے گردِ گنبدِ قبرِ حسینؑ
ہوتے ہیں جا جا کے زائر کربلا کے بَن کی خاک

خاک ان کے استخواں تک ہو گئے قبروں میں ہائے
ساکنوں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے یاں مسکن کی خاک

مرہم زخمِ گنہ پوچھا جو عیسیٰؑ سے دبیرؔ
لکھ دیا نسخہ لگا شبیرؑ کے مدفن کی خاک

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سوزِ غمِ شبیرؑ میں ہے یہ اثر اب تک
پتھر سے نکلتے ہیں سلامی شرر اب تک

بیٹے کے لیے فاطمہؑ ہر مجلسِ غم میں
منھ ڈھانپ کے چلاتی ہے دو دو پہر اب تک

سقائیِ عباسؑ ہے مرنے پہ بھی پیدا
مشکیزہ لگاتے ہیں علم میں بشر اب تک

زہراؑ کے سوا اور بھی دُنیا میں کسی کا
کنبہ سرِ بازار پھرا ننگے سر اب تک؟

اللہ رے اثر قتل کو گزرے کے ہوئی مدت
روتے ہیں غمِ شاہؑ میں انساں مگر اب تک

تقدیر کسی دل کو نہ دیوے غمِ اولاد
پکڑے ہوئے ہاتھوں سے ہیں زہراؑ جگر اب تک

جب تعزیے اُٹھتے ہیں علم ہوتے ہیں آگے
بھائی کے لیے بھائی ہے سینہ سپر اب تک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمجولیوں سے رو کے کہا کرتی تھی صغرا
پہنچی ہوں لبِ گور نہ آئے پدر اب تک

مرنے پہ بھی ثابت ہے علم داریٔ عباس
ہیں تعزیہ کے ساتھ عَلم جلوہ گر اب تک

جب ہاتھ کٹے لاشۂ شہ نے کہا رو رو
مرنے پہ ستاتے ہیں ہمیں بد گہر اب تک

زینب کے پسر رن میں جو آئے تو ہوا غُل
اک جا پہ نہیں دیکھے تھے شمس و قمر اب تک

رُلواتی ہے ہر زائرِ شبیر کو زہرا
آتی ہے صدا روضہ میں ہے ہے پسر اب تک

نے بالیاں باقی رہیں نے گوشِ سکینہ
باقی رہا ذکرِ ستم بد گہر اب تک

غافل نہیں اِک آن غمِ شاہ سے زہرا
اللہ کو دِکھلاتی ہے داغِ جگر اب تک

گوہر کا بھی طمانچہ بھی ہمیں شمر نے مارا
سوجے ہوئے ہیں کان ہمارے پدر اب تک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

دیتے ہیں سخی زوّروں کو اب بھی زر و مال
لِـــلّـــہ سو فتنۂ کے دیا کس نے سراب تک

قطعہ

فخریہ کہا شمر نے حاکم سے یہ ہنس کر
سرکار سے تیرے نہ ملا ہم کو رز اب تک

کاٹا تری خاطر سے سر سیّد مظلوم
خنجر ہے مرا خون سے پیاسے کے تر اب تک

مثلِ گہر اشک دبیرؔ جگر افگار
دیکھے نہ کبھی آنکھ سے تھمتے گہر اب تک

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴۱)

سلام

نام پہ شاہ کے پانی جو پلا دیتے ہیں
میرِ کوثر انھیں مُجرائی دعا دیتے ہیں

فاطمہؑ کہتی ہیں دنیا میں یہ آباد رہیں
شہؑ کا پُرسا مجھے سب اہلِ عزا دیتے ہیں

کربلا میں کوئی مدفون اگر ہو تو حسینؑ
خاک کو مرتبۂ خاکِ شفا دیتے ہیں

قتلِ اکبرؑ سا پسر ہوتا ہے یہ کرتے ہیں شکر
صبرِ ایوبؑ کو شبیرؑ جلا دیتے ہیں

چشمِ سجادؑ اگر ضعف سے بھی ہوتی ہے بند
اشقیا پاؤں کی زنجیر ہلا دیتے ہیں

بوسہ لے کر لبِ سوفار کا کہتے تھے حسینؑ
بھوک اور پیاس میں کیا تیر مزا دیتے ہیں

شمر سے کہتی تھی زینبؑ مری چادر نہ اتار
واسطے حق کے رسولؐ دوسرا دیتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ذبح شبیرؑ کو کرتا ہے لعیں خنجر سے
بوسے حلقوم پہ محبوبؐ خدا دیتے ہیں

قطعہ

شمر لشکر سے یہ کہتا تھا شبِ قتلِ حسینؑ
جا کے ہم شاہؑ کے خیمے کو جلا دیتے ہیں

کون صبح شب عاشور کا رستہ دیکھے
پنجتنؑ کا ابھی ہم نام مٹا دیتے ہیں

رَن کو دولھا جو چلا ماں سے یہ گھبرا نے کہا
لو ہم اب دولھے کی مسند کو بڑھا دیتے ہیں

دیکھ کر لاشوں کو شہؑ کہتے تھے اے پیرِ فلک
یوں کہیں خاک میں گلزار ملا دیتے ہیں

رو کے کہتی تھی سکینہؑ کہ ہمیں قید کیا
لوگ زنداں سے یتیموں کو چھڑا دیتے ہیں

شمر نے ذبح کیا شاہؑ کو پیاسا ورنہ
پانی قصاب بھی حیواں کو پلا دیتے ہیں

پوچھتا ہے جو کوئی کس نے کمر کو توڑا
شاہؑ عباسؑ کے لاشے کو بتا دیتے ہیں

شمر شبیرؑ کے سینے پہ چڑھا یہ کہہ کر
اب علیؑ آ کے نہیں تم کو بچا دیتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

شمر کہتا تھا جیے یا نہ جیے اس سے کیا
ہم تو بیمار کو زنجیر پہنا دیتے ہیں

اُونٹ پر کہتی ہے زینبؑ جونہی بھائی بھائی
نیزے پہ منھ شہِ مظلوم پھرا دیتے ہیں

واہ رے رحم یہ کفار سے کہتے تھے حسینؑ
تم ستم کرتے ہو ہم تم کو دعا دیتے ہیں

خوش رہو گر ہمیں پانی نہیں دیتے ہو نہ دو
جامِ کوثر بخدا شیرِ خدا دیتے ہیں

کیا سخی ہیں شہِ دیں بخششِ اُمت کے لیے
جان بھی دیتے ہیں گھر کو بھی لٹا دیتے ہیں

قطعہ

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا
کہو بیٹا تمھیں بے رحم دوا دیتے ہیں؟

عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں گر پانی
مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

آپ منزل پہ اترتے ہیں لعین بد ذات
بیٹھ جاتا ہوں اگر میں تو اُٹھا دیتے ہیں

شہؑ نے فرمایا بہت گزری ہے کم باقی ہے
ہم تمھیں قید سے سجادؑ چھڑا دیتے ہیں

یہ سلامِ شہِ مظلوم کہا خوب دبیرؔ
دیکھو انعام میں مولاؑ مجھے کیا دیتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

حُرِ جَرِی پاؤں جہاں شاہِؑ ہدا رکھتے ہیں
ملک اُس خاک کو آنکھوں پہ اٹھا رکھتے ہیں

مدح کی ہند نے جس دم تو کہا زینبؑ نے
گر ہم اچھے ہیں مقدر تو بُرا رکھتے ہیں

ماں نے قاسمؑ کے کہا شاہؑ سے حُر قتل ہوا
بیاہ ہم قاسمؑ نوشا کا بڑھا رکھتے ہیں

کہا شبیرؑ نے کہ عابدؑ تمھیں تپ آتی ہے
بولے عابدؑ نہیں مقدور دوا رکھتے ہیں

کہا زینبؑ نے کہ ہے رَن میں پڑی لاشِ حسینؑ
آج تشریف کہاں شیرِؑ خدا رکھتے ہیں

حُر یہ کہتا تھا دمِ جنگ کہ دل بڑھتا ہے
پشت پر ہاتھ میرے شیرِؑ خدا رکھتے ہیں

کہا کبریٰ نے کہ نوشاہ کی بو آتی ہے
آستیں اس لیے آنکھوں پہ سدا رکھتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب کہ مارے گئے عباسؑ تو بولے شبیرؑ
اَب عَلم فوج کا ہم اپنے اٹھا رکھتے ہیں

بولی صغریٰ ہمیں سب حالِ پدر ہے معلوم
گو نہ قاصد نہ کوئی پیکِ صبا رکھتے ہیں

حال کو قبلۂ حاجات کی دیتا ہے خبر
دلِ آگاہ بجہ از قبلہ نُما رکھتے ہیں

کہتے تھے راہ میں مسلمؑ کہ چھٹا گھر تو چُھٹا
ہم دلِ حیدرِؑ کرّارؑ میں جا رکھتے ہیں

فوت ہو راہ میں زائر کو مَلَک لے جا کر
کربلا میں اُسے نزدِ شُھدا رکھتے ہیں

رو کے کہتے تھے حرم آج ہیں گو ننگے سر
ہم مگر سایۂ الطافِ خدا رکھتے ہیں

خاکساری کے جو پابند ہیں دنیا میں دبیرؔ
مثلِ آئینے کے وہ دل میں صفا رکھتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

۴۳

سلام

غمِ شبیرؑ میں جو اشک بہانے کا نہیں
مُجرئی وہ چمنِ خلد میں جانے کا نہیں

شہدا کہتے تھے آئیں گے نہ عابدؑ جب تک
ہم غریبوں کی کوئی لاش اٹھانے کا نہیں

کہتا تھا شمرِ لعیں لاکھ شہؑ دیں تڑپیں
پانی ان کو میں دمِ ذبح پلانے کا نہیں

کہا عباسؑ نے حیدرؑ سے لبِ کوثر پہ
بے سکینہؑ کے تو میں پیاس بجھانے کا نہیں

بولے شہؑ قبر بناؤں گا تری ننھی سی
تجھ کو اصغرؑ میں بیاباں میں سلانے کا نہیں

پنجتنؑ کا جو ہوا خاتمہ زینبؑ نے کہا
وارث اب کوئی پیمبرؐ کے گھرانے کا نہیں

کہا بانوؑ نے سکینہؑ جو لگی توڑنے دم
جاؤ جنت میں تمھیں کوئی رلانے کا نہیں

بولی زینبؑ کہ گلے سے مرے لگ جانا ذرا
شہؑ نے فرمایا کہ مقدور اب آنے کا نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیب شامی نے دیا جب تو سکینہؑ نے کہا
لیویں صدقہ یہ چلن اپنے گھرانے کا نہیں

حُر کو آتی تھی صدا تجھ سے نہ خوش ہوں گے علیؑ
بدلے شبیرؑ کے گر حلق کٹانے کا نہیں

دفن اصغرؑ کو کیا جب تو کہا سرورؑ نے
سوؤ اصغرؑ تمھیں اب کوئی جگانے کا نہیں

کہا مسلمؑ نے وہ بے کس ہوں کہ بعد از رحلت
فاتحہ کو بھی کوئی ہاتھ اٹھانے کا نہیں

جز حسینؑ ابن علیؑ حشر میں کوئی بھی دبیر
ہم گنہ گاروں کو دوزخ سے بچانے کا نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۴

سلام

کہے نہ مُجرئی کیوں واہما حسینؑ حسینؑ
بتولؑ روتی ہے کہہ کر سدا حسینؑ حسینؑ

ہر اِک مرض کی سلامی دوا حسینؑ حسینؑ
برائے دیدۂ حق ہیں ضیا حسینؑ حسینؑ

کہے جو مُجرئی وقتِ فنا حسینؑ حسینؑ
صدا مزار سے نکلے سدا حسینؑ حسینؑ

نسیمِ غنچۂ تسلیم زیبِ باغِ نعیم
بہارِ گلشنِ صبر و رضا حسینؑ حسینؑ

حواسِ خمسۂ زہراؑ قرارِ شیرِ خدا
امامِ ضامنِ آلِ عبا حسینؑ حسینؑ

ہر اک نبیؐ نے کیا وردِ پنجتنؑ کا نام
بہت سے روئے مگر جب کہا حسینؑ حسینؑ

عزیزو مرثیہ سننے کی تم کو کیا حاجت
تمھارے رونے کو ہے اکتفا حسینؑ حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر بنا کے تیری خاکِ قبر سے تسبیح
تو وِرد کیجیو صبح و مسا حسینؑ حسینؑ

مرا شہید مرا بے گناہ مرا سیّد
مرا امامؑ مرا مقتدا حسینؑ حسینؑ

قطعہ

کہے یہ فاطمہؑ نے بین آ کے مقتل میں
کہاں پڑا ہے مرا دل رُبا حسینؑ حسینؑ

وہ میرے گود کا پالا وہ سیّد والا
وہ لال گیسوؤں والا مرا حسینؑ حسینؑ

ستم کا مارا پیمبرؐ کا پیارا بے چارا
مرا ستارہ میرا مہ لقا حسینؑ حسینؑ

پڑا ہے بے کفن و بے نماز میّت آہ
غریب و بے کس و بے آشنا حسینؑ حسینؑ

یہ بین سُن کے کہا لاش نے کہ اے امّاں
خدا خدا کہو کہتی ہو کیا حسینؑ حسینؑ

دبیرؔ خوفِ سوال و جواب پھر کیا ہے
جواب نامے میں گر ہو لکھا حسینؑ حسینؑ

مہ لقا = چاند کا ٹکڑا

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۵

سلام

غمِ آلِ عبا ہے اَور میں ہوں
سلامی یہ غذا ہے اَور میں ہوں

بہشتِ جاں فزا ہے اَور میں ہوں
خیالِ کربلا ہے اَور میں ہوں

سلامِ مرتضیٰ ہے اَور میں ہوں
زیارت کی دُعا ہے اَور میں ہوں

عجب کیا گر فرشتہ ہو سگِ نفس
درِ شبّیرِ خدا ہے اور میں ہوں

پہنچوں سوئے بیابانِ نجف کے
یہ دُر مُدّعا ہے اور میں ہوں

گُناہوں سے یہاں بہتا ہے آنسو
بس اک عفوِ خدا ہے اَور میں ہوں

مثالِ دانہ پستا ہوں شب و روز
فلک کی آسیا ہے اَور میں ہوں

نہ پہنچا کربلا میں تو دمِ حشر
یہ بختِ نارسا ہے اَور میں ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

زباں گویا ہے جب تک ہے یہی عہد
ائمہؑ کی ثنا ہے اور میں ہوں

محبّ ہیں نیک دشمن ہیں میرے نحس
ہمایوں اک ہما ہے اور میں ہوں

علیؑ کے حب میں نازاں ہے بدخشاں
یہ لعلِ بے بہا ہے اور میں ہوں

جو ڈھونڈا تاجِ کرسی بول اٹھا عرش
علیؑ کا نقشِ پا ہے اور میں ہوں

نبیؐ کہتے تھے اے حیدر تمھارا
شناسا اک خدا ہے اور میں ہوں

مسیحا کہتے تھے جاں بخشِ عالم
بس اک خاکِ شفا ہے اور میں ہوں

یہی ہے ناخنِ قدرت کی آواز
علیؑ مشکل کشا ہے اور میں ہوں

ندا دیتا ہے کعبہ بہرِ سجدہ
درِ خیبر کشا ہے اور میں ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

قطعہ

صفِ دشمن سے حُر نکلا یہ کہہ کر
بس اب راہِ وفا ہے اور میں ہوں

عمر بولا بھلا جا تو سوئے شاہؑ
گریباں اب ترا ہے اور میں ہوں

علیؑ نے دی ندا اے حُر نہ ڈر تو
ترا حامی خدا ہے اور میں ہوں

کہا شبیرؑ نے شاہِ شہیداں
پیمبرؐ کا چچا ہے اور میں ہوں

خبر دیتا ہے رن میں حُسنِ اکبرؑ
سدا نورِ خدا ہے اور میں ہوں

جمالِ پاک نازاں ہے کہ بے مثل
شبیہِ مصطفیٰؐ ہے اور میں ہوں

لبِ شیریں مخاطب ہے خضر سے
لطیفِ آبِ بقا ہے اور میں ہوں

شبِ معراج کہتی ہے کہ یکتا
یہ گیسوئے دوتا ہے اور میں ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ندا ہے دوش پر نادِ علیؑ کی
سپر اِک لافتیٰ ہے اور میں ہوں

مگر صد حیف سن کا ہے یہ اظہار
جوانی کی قضا ہے اور میں ہوں

موئے اکبرؑ تو بولا خنجرِ شمر
بس اب شہؑ کا گلا ہے اور میں ہوں

جناں میں کہتے ہیں جعفرؑ خوشحال
بہشتوں کی فضا ہے اور میں ہوں

بنی آدم ہیں مختار پر و بال
سکینہؑ کا چچا ہے اور میں ہوں

خبر دی ہے یہ قرآں سے نبیؐ نے
علیؑ دستِ خدا ہے اور میں ہوں

قطعہ

وطن میں حالِ صغراؑ جس نے پوچھا
کہا آہ و بکا ہے اور میں ہوں

کہاں سے لاؤں بابا کو جو دیکھوں
یہ دردِ لا دوا ہے اور میں ہوں

یہ کہہ کر مر گیا پیاسوں کا سقہ
کہ محشر تک حیا ہے اور میں ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

علم عباسؑ کا دیتا تھا آواز
ہمایوں اک ہما ہے اور میں ہوں

نشانِ شاہؑ سے کہتا تھا اقبال
ترا پیرو ہما ہے اور میں ہوں

سکینہؑ بولی بیٹھو دلہا بھائی
قدم بوس اک حنا ہے اور میں ہوں

دلھن کہتی تھی دل ہے خون جن کا
جہاں میں وہ حنا ہے اور میں ہوں

نبیؐ کا خون کہتا تھا سرِ دست
شہادت کو حنا ہے اور میں ہوں

کہا کبراؑ نے پرارماں پس از عقد
یتیمِ مجتبیٰؑ ہے اور میں ہوں

سکینہؑ کو لکھا صغراؑ نے خط میں
تمنائے قضا ہے اور میں ہوں

بہن آباد ہیں واں کربلا میں
یہاں کرب و بلا ہے اور میں ہوں

میسر آپ کو وصلِ عزیزاں
فراقِ اقربا ہے اور میں ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُدھر شوقِ اجل ہے اور دُولہا
اِدھر شرم و حیا ہے اَور میں ہوں

پدر کا شربتِ دیدار اَور تم
یہاں جامِ دوا ہے اَور میں ہوں

پکاری شاہؑ کے لاشہ پہ زینبؑ
ہجومِ اشقیا ہے اَور میں ہوں

نہ شکوہ ہے پدر کا نے تمھارا
مقدر کا گلہ ہے اَور میں ہوں

کبھی چہرے پہ گیسو ہیں کبھی ہاتھ
یہ برقع یہ ردا ہے اَور میں ہوں

بلاتا بیاہ میں جو کہتی زینبؑ
شہیدوں کی عزا ہے اور میں ہوں

کسے سونپوں تنِ بے سر تمھارا
کہ اب قیدِ جفا ہے اَور میں ہوں

کہاں بیٹھوں کہاں مہمان جاؤں
عزا کا بوریا ہے اَور میں ہوں

قطعہ

ندا زہراؑ کی آئی تم سدھارو
یہاں شیرِ خدا ہے اور میں ہوں

کہا قاصد سے شہؑ نے خط لکھوں کیا؟
مقدر کا لکھا ہے اَور میں ہوں

عَلم ہو کر پکاری تیغ مولاؑ
زبردست اک قضا ہے اَور میں ہوں

اُدھر ظلم و جفا ہے اور اُمت
اِدھر صبر و رضا ہے اَور میں ہوں

قطعہ

کیا نعرہ تگاور نے کہ سب پہ
رواں حکمِ خدا ہے اَور میں ہوں

مبارک ہو وطن اہلِ وطن کو
یہ خاکِ کربلا ہے اَور میں ہوں

قطعہ

صدا سن کر نبیؐ بولے خدایا
فقط عرشِ عُلا ہے اَور میں ہوں

دُلھن حیران تھی یا ربّ کروں کیا
غضب کا سامنا ہے اَور میں ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بتا پردے میں یہ کس کی ہے آواز
یہی اب التجا ہے اور میں ہوں

ندا آئی نہیں یاں غیر کا دخل
علیؑ مرتضیٰ ہے اور میں ہوں

قطعہ

بہن چلائی تنہا ہو دمِ ذبح؟
کہا شہؑ نے قضا ہے اور میں ہوں

گلا بھی خشک ہے خنجر کی ہے آب
شہادت کا مزہ ہے اور میں ہوں

غبارِ راہِ مہدیؑ ہے نظر میں
تلاشِ کیمیا ہے اور میں ہوں

دعا بھی مال و دولت کی نہ مانگوں
ہمیشہ یہ دعا ہے اور میں ہوں

تمنا دولت و حشمت کی بے جا
دبیرؔ آخر فنا ہے اور میں ہوں

کوئی دن کو دبیرؔ اب فضلِ حق سے
نجف ہے کربلا ہے اور میں ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

جلوہ ہے جو غبارِ درِ بو تراب میں
اے مُجرئی وہ نور کہاں آفتاب میں

پڑھ مُجرئی سلام وہ شہؑ کے جناب میں
لکھیں فرشتے جس کو بیاضِ ثواب میں

ہیں اشکِ مُجرئی سے یہ گوہر حجاب میں
وہ ہیں نہاں صدف میں صدف بحرِ آب میں

رہتا ہے آمد آمدِ اکبرؑ کا جو خیال
آنکھیں نہ بند ہوتی تھیں صغرٰیؑ کی خواب میں

نسبت کسی نے دی ہے عرق سے جو شاہؑ کی
اُس روز سے ہوئی ہے یہ خوشبو گلاب میں

اہلِ مدینہ بولے کہ بے سر ہوا حسینؑ
رونے کا غُل ہے قبرِ رسالت مآبؐ میں

قطعہ

زینبؑ نے پوچھا بھائی کے زخموں کا جو شمار
سجادؑ نے کہا یہ پھوپھی کے جواب میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہیں اب تو زخم نُہ صد و پنجاہ و یک ہزار
باقی حساب ہوئے گا روزِ حساب میں

سینہ پہ بیٹھا راکبِ دوشِ نبیؐ کے شمر
روزِ دہم زمانہ تھا کیا انقلاب میں

آبِ رواں کفن ہوا مسلمؑ کے بیٹوں کا
لاشے بہا دیئے اُن کے جو حارث نے آب میں

کہتی تھی بانُو دونوں مرے لال مر گئے
اک بچپنے میں دوسرا سنِ شباب میں

کہتے تھے شہؑ مزا تھا جو زہراؑ کے شیر کا
لذت وہی ہے خنجرِ برّاں کی آب میں

قطعہ

حُرؑ جب چلا اُدھر سے کہا یا علیؑ مدد
جاتا ہوں فوجِ سبطِ رسالت مآبؐ میں

آئی ندا کہ خوف نہ کر اے مرے رفیق
حیدرؑ ترے جلو میں ہے زہراؑ رکاب میں

شہؑ نے کہا کہ روئے وہ اکبرؑ کے واسطے
فرزند جس کا فوت ہو سنِ شباب میں

پیاسا گیا جہاں سے یہ کون اے فلک
دریا کی موج ہے جو پیچ و تاب میں

jabir.abbas@yahoo.com

تھے مالکانِ چادرِ تطہیر بے ردا
یارو زمانہ اُن پہ تھا کیا انقلاب میں

روتی تھی جب سکینہؑ کو سمجھاتا تھا یہ شمر
اب تو پدر کو اپنے نہ پائے گی خواب میں

انجام حُر کا دیکھو تو اللہ رے نصیب
اوّل ہے نامِ حُر شہدا کے حساب میں

ٹکڑے ہوا وہ مصحفِ ناطق ہزار حیف
جس کے پدر کا وصف ہے اُمّ الکتاب میں

زلفِ سرِ حسینؑ بندھی چوبِ نیزہ سے
سنبل ہے اس قلق سے سدا پیچ و تاب میں

یہ کہہ کے چونک اٹھی ہوئے بیدار میرے بخت
دیکھا جو شاہِ دیں کو سکینہؑ نے خواب میں

رَن میں جلے وہ شہؑ کے خیام فلک شکوہ
تارِ شعاع صرف تھے جن کے طناب میں

کر کر یہ آہ بار شرر بار اے دبیر
تابندہ برق ہوتی ہے اکثر سحاب میں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴۷)

سلام

جُز اشکِ نخلِ غم میں سلامی ثمر نہیں
جس طرح نخلِ شمع کبھی بارور نہیں

بانوؑ لپٹ کے اصغرِ ناداں کی لاش سے
کہتی تھی: بیبیو مجھے دردِ جگر نہیں

بیٹی نے ہند کی جو کہا ننگے سر ہو کیوں؟
بولی سکینہؑ بھینا ہمارا پدر نہیں

قطعہ

بابا سے خواب میں یہ سکینہؑ نے عرض کی
کیا وجہ ہے کہ جسمِ مقدس پہ سر نہیں

شہؑ نے کہا فدا کیا اُمت پہ ہم نے سر
اپنے یتیم ہونے کی تم کو خبر نہیں

کیا قہر ہے کہ شاہؑ کے سینے پہ چڑھ کے شمر
کہتا تھا آہ فاطمہؑ کا مجھ کو ڈر نہیں

اصغرؑ کو اس نے تیر جو مارا تو بولے شاہؑ
اے حرملہ مگر کوئی تیرا پسر نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاتا تھا جب کہ خیمۂ شہؑ کہتے تھے مَلک
بے جُرم یوں جلا کسی مہماں کا گھر نہیں

اصغرؑ کی لاش لائے جو شہؑ بانو نے کہا
لے جاؤ اِس کو تم مجھے تابِ نظر نہیں

کہتے تھے لوگ دیکھ کر اکبرؑ کی شکل کو
قدرت ہے یہ خدا کی جمالِ بشر نہیں

صغریٰؑ شبِ فراق میں گھبرا کے کہتی تھی
اے رات کیا جہان میں تیرے سحر نہیں

گر خوف تجھ کو آتشِ دوزخ کا ہے دبیرؔ
داغِ غمِ حسینؑ سے بہتر سپر نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۴۸

سلام

ہجرِ اکبرؑ کے ماتم میں پیغمبرؐ روتے ہیں
قبرِ سقائے حرم پہ میرِ کوثر روتے ہیں

اے سلامی جو غمِ سرورؑ میں اکثر روتے ہیں
جب وہ مر جاتے ہیں تو اُن کو پیغمبرؐ روتے ہیں

مثلِ نیساں بہرِ فرزندِ پیغمبرؐ روتے ہیں
چشمِ بد دُور اہلِ ماتم صاف گوہر روتے ہیں

بیٹھے بیٹھے بانو کہہ اُٹھتی تھی یہ زنداں میں
دیکھنا کوئی پسِ دیوار اصغرؑ روتے ہیں

فاطمہؑ کے لال پہ تھا سنگِ باراں پیاس میں
لعل شاہد ہیں لہو اس غم سے پتھر روتے ہیں

قتل ہوتے ہیں جوانانِ حسینیؑ بے گناہ
چشمِ جوہر سے لہو مقتل میں خنجر روتے ہیں

شمر نے پوچھا جو رونے کا سبب ہنگامِ ذبح
شہؑ نے فرمایا تڑپ کر بہرِ خواہر روتے ہیں

روزِ عاشورا کہا صغریٰ نے بابا مر گئے
نانی صاحب قبر میں نانا پیمبرؐ روتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کُرتے سے منہ ڈھانپتی ہے جب سکینہؑ قید میں
گرد سب بیٹھے ہوئے بچے برابر روتے ہیں

کہتی تھی فضہ خبر لو آ کے یا مشکل کشاؑ
ایک رسّی میں بندھے آلِ پیمبرؐ روتے ہیں

دودھ کی خاطر نہیں ہوتے ہیں گریاں شیر خوار
بے زباں اطفال گویا بہرِ اصغرؑ روتے ہیں

بولی صغراؑ گھر گئے آفت میں آ سکتے نہیں
خواب میں آ آ کے پہروں بھائی اکبرؑ روتے ہیں

حُر سے زینبؑ نے کہا دیکھ اپنا رتبہ وقتِ نزع
پائنتی شبیرؑ لئے بالیں پہ حیدرؑ روتے ہیں

تشنگانِ کربلا کے غم کا تازہ ہے غم
اب تلک دریا پہ آ کر میرِ کوثرؑ روتے ہیں

کہتی تھی بانوؑ کہ میں پانی کہاں سے لاؤں ہائے
صاحبو سوکھی زباں دکھلا کے اصغرؑ روتے ہیں

پوچھتی پھرتی تھی بانوؑ لاش اکبرؑ آئی جب
لوگو دن بیاہ ہے جواں بیٹے کو کیوں کر روتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دربدر شہرِ محرم میں پھرے اہلِ حرم
شیعانِ اہلِ بیتؑ اس غم سے گھر گھر روتے ہیں

شہؑ کو زینبؑ نے صدا دی ہو گیا سقا شہید
بھائی نہرِ علقمہ پہ میرِ کوثر روتے ہیں

شمر رونے پہ گھُرکتا تو سکینہؑ پوچھتی
اماں بتلاؤ ہمیں بابا کو کیوں کر روتے ہیں؟

بولی زینبؑ قوتِ بازو کے بازو کٹ گئے
دونوں ہاتھوں سے کمر پکڑے برادر روتے ہیں

رن میں نیزے چلتے ہیں اکبرؑ پہ بس چلتا نہیں
گھر میں بانوؑ روتی ہے شبیرؑ باہر روتے ہیں

خُلد میں اطفالِ شیعہ سب زیارت کو ہیں جمع
اور گلے کے زخم کو دکھلا کے اصغرؑ روتے ہیں

چرخ تو نے اُس سکینہؑ کو دیا داغِ پدر
ہوش یہ جس کو نہیں بابا کو کیوں کر روتے ہیں

ختم ہے مہماں نوازی مصطفیٰؐ کی آل پر
حُر کے لاشے پہ حرم مانندِ مادر روتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قتل گہہ میں سُن کے نعرہ شبیرؑ کا ہر ایک شب
کہتی تھی قومِ اسد بیٹے کو حیدرؑ روتے ہیں

کم سنی میں قتل ہوتے ہیں جو زینبؑ کے پسر
مَل کے شہپر سے کفِ افسوس جعفرؑ روتے ہیں

خوف اپنی جان کا ہے نے قلق اولاد کا
پر سکینہؑ کی یتیمی پر بہتّر (۷۲) روتے ہیں

دیکھتے ہیں صاف ہم چشمِ یقیں سے اے دبیر
رونے والے ہنستے ہیں سب اہلِ محشر روتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

ہے عکسِ گیسوے رُخِ اکبرؑ کہاں کہاں
سنبل کہاں کہاں ہے گُلِ تر کہاں کہاں

کوفے میں کربلا میں بقیع میں طوس میں
مدفوں ہوے بتولؑ کے دلبر کہاں کہاں

گلزار میں جناں میں ختن میں تتار میں
پھیلی ہے نکہتِ گُلِ حیدرؑ کہاں کہاں

گُل میں شفق میں لعل میں خورشید صبح میں
ہے رنگ خونِ کشتۂ خنجر کہاں کہاں

صفین میں جمل میں اُحد میں تبوک میں
تنہا لڑے ہیں فاتحِ خیبرؑ کہاں کہاں

خورشید میں قمر میں ستاروں میں برق میں
ہے نورِ آفتابِ پیمبرؐ کہاں کہاں

تنور میں شجر میں خزانے میں طشت میں
تھا ایک مصحفِ سرِ سرورؑ کہاں کہاں

فرقِ عدو میں سینے میں جوشن میں زین میں
در آئی ذوالفقارِ دوپیکر کہاں کہاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بغداد میں عراق میں خیبر میں شام میں
تھے جمع قتلِ شہؑ کو ستم گر کہاں کہاں

یثرب میں نینوا میں یمن میں مدینہ میں
تھا قتلِ شہؑ کا شیون و محشر کہاں کہاں

دنیا میں آخرت میں سقر میں بہشت میں
ہے اختیارِ حیدرؑ صفدر کہاں کہاں

دربار میں خرابے میں جنگل میں شہر میں
دوڑا گئی حسینؑ کی خواہر کہاں کہاں

بستی میں جنگلوں میں ترائی میں کوہ میں
شہؑ کو لیے پھرا ہے مقدر کہاں کہاں

دریا میں قتل گہ میں نیستاں میں چاہ میں
حضرت نے ڈھونڈا لاشۂ اکبرؑ کہاں کہاں

مقتل میں خیمہ گاہ میں زنداں میں راہ میں
روئے پدر کو عابدؑ مضطر کہاں کہاں

کوچوں میں اور دھوپ میں شہروں میں دشت میں
مسلم کا کھینچا لاشۂ بے سر کہاں کہاں

غربت میں گھر میں قبر میں محشر میں اے دبیر
آئے مدد کو ساقئ کوثر کہاں کہاں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۰

سلام

مُجرائی نہ کیوں کر رہے ماتم رمضاں میں
عالم سے اُٹھا شاہِ دوعالم رمضاں میں

سر پیٹو سرِ صاحبِ دلدل ہوا زخمی
بے تاج ہوا عرشِ معظم رمضاں میں

ہر روز بُکا کرنا مصیبت پہ علیؑ کے
روزے کی فضیلت سے نہیں کم رمضاں میں

تابوتِ علیؑ اُٹھتا ہے جو تعزیے کے طور
یاد آتا ہے عاشورِ محرم رمضاں میں

صد حیف مسیحائے دوعالم گیا مارا
یہ زخم ہے بے بخیہ و مرہم رمضاں میں

روتے ہیں غمِ ساقیٔ کوثر میں جو دیں دار
ہے چشم بہ از چشمۂ زمزم رمضاں میں

لکھا ہے کہ جبریلِ امیں آ کے شب و روز
کعبے میں بچھاتے ہیں صفِ غم رمضاں میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

خود مرثیہ پڑھتے ہیں وہ منبر پہ علیؑ کا
سب حُور و ملک روتے ہیں باہم رمضاں میں

چلاتے ہیں الیاسؑ کہ ہے ہے میرا ہادی
اس رنج سے ہے پشتِ خضرؑ خم رمضاں میں

دردا کہ حسینؑ ابنِ علیؑ ہو گئے بے کس
قنبرؑ ہوئے بے مونس و ہمدم رمضاں میں

پہلے کئی دن بیٹوں سے حیدرؑ نے کہا تھا
مر جائیں گے اکیسویں کو ہم رمضاں میں

حج کعبہ کا امسال نہ ہوئے گا میسر
ہم ہوں گے شبِ قدر کو بے دم رمضاں میں

تھا دل کو بہت خوفِ حساب دمِ محشر
کی اور بھی مولاؑ نے غذا کم رمضاں میں

کیا عید کی فرحت ہو دبیرؔ اہلِ عزا کو
ہے عید سے بھی رنج مقدم رمضاں میں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

عصیاں سے مُجرئی نہیں رنج و محن ہمیں
ہے مہرِ عفو داغِ غمِ پنجتن ہمیں

اے مُجرئی خزاں ہے بہارِ چمن ہمیں
آتا ہے یاد گلشنِ شاہِ زمن ہمیں

کہتے تھے شاہ ہم ہیں وہ بے کس کہ بعدِ مرگ
چالیس دن ملے گا نہ گور و کفن ہمیں

قطعہ

ہم جولیوں سے کہتی تھی صغرٰی یہ رو کے آہ
کنبے کی ہے جدائی کا رنج و محن ہمیں

کس طرح کھیلوں ساتھ تمھارے بتاؤ تو
کہ بھائی یاد آتے ہیں گاہے بہن ہمیں

اللہ رے صبر شمر سے سجادؑ نے کہا
لے باندھ دے شقی تو میانِ رسن ہمیں

صغرٰی نے نانی سے کہا جب ہم قضا کریں
تم دیجیو پدر کی عبا کا کفن ہمیں

لغات: عصیاں: گناہ/ہم جولیوں: سہلیوں/قضا: انتقال

jabir.abbas@yahoo.com

کبریٰ کو دیکھ دیکھ کے بولیں زنانِ شام
ہے اس دُلھن کے حال پہ رنج و محن ہمیں

رنڈ سالا جوڑا بیاہ کا کنگنے کی جا رسن
یہ رسم تو دکھاتا ہے چرخِ کہن ہمیں

کبریٰ جواب دیتی تھی دولھا ہوا شہید
بیوہ ہیں ہم نہ تم کہو لوگو دُلھن ہمیں

کہتے تھے شاہؑ عشقِ الٰہی کا ہے وفور
بیٹے کی یاد ہے نہ خیالِ وطن ہمیں

قطعہ

انصارِ شاہؑ کہتے تھے کیوں کر نہ ہوں فدا
تحسین کرتے ہیں شہِ خیبر شکن ہمیں

آئی ہیں حوریں لینے کو جنت کے در تلک
جنت میں ہیں بلاتے رسولِ زمن ہمیں

کبریٰ یہ بولی صبح کو ہو گا بنا شہید
اک شب کی شب بناؤ نہ لوگو دُلھن ہمیں

چہلم کو لاشِ شاہؑ نے زہراؑ سے یہ کہا
اے والدہ ملا نہیں اب تک کفن ہمیں

jabir.abbas@yahoo.com

کہتے تھے شاہؑ قبر بنائیں صغیر کی
ننھا سا قطع کر دے جو کوئی کفن ہمیں

اکبرؑ کو ہچکی آئی دمِ نزع تو کہا
شاید کہ یاد کرتی ہے صغریٰ بہن ہمیں

زینبؑ کا صبر دیکھ کے کہتے تھے شاہِ دین
زہراؑ کا یاد آتا ہے اس دم چلن ہمیں

کہتے تھے شاہؑ مرگ تو دیکھی عزیزوں کی
اب اور کیا دکھائے گا چرخِ کہن ہمیں

زنداں میں رو کے ماں سے سکینہؑ یہ کہتی تھی
لے جائے گا نصیب نہ سوے وطن ہمیں

زینبؑ پکاری ؤن ہوئی شب کو فاطمہؑ
اور ننگے سر پھراتا ہے چرخِ کہن ہمیں

کہتے تھے شاہؑ آب جہاں مُہرِ فاطمہؑ
اور شمر ذبح کرتا ہے تشنہ دہن ہمیں

مل کر گلے سکینہؑ کے صغریٰؑ نے یہ کہا
سوغات تم جو لائی ہو دو اے بہن ہمیں

لغات: کنگنے: چوڑیاں/وفور: شدید/بنا: دلھا

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بولی سکینہؑ کیا کروں تم سے سفر کا حال
واں کا کبھی نہ بھولے گا رنج و محن ہمیں

بازو دکھا دکھا کے سکینہؑ نے پھر کہا
سوغات میں ملے ہیں یہ داغِ رسن ہمیں

زینبؑ نے ہند سے کہا چادر نہ تو اوڑھا
سرننگے اب تو دیکھ چکے مرد و زن ہمیں

مسلمؑ کی لاش نے سرِ شبیرؑ سے کہا
اب تک نہیں ملا میرے مولاؑ کفن ہمیں

زینبؑ نے وقتِ دفن یہ سجادؑ سے کہا
بتلا دو کس کے بھائی کے زخمِ بدن ہمیں

سجادؑ بولے کیا کہوں زخموں کا تم سے حال
وقتِ شمار ہوتا ہے رنج و محن ہمیں

ہیں تن پہ زخم نو صد و پنجاہ و یک ہزار
آگے نہیں ہے اے پھوپھی تابِ سخن ہمیں

کہتے تھے دل بیٹ اٹھا لے ہمیں خدا
ہنستے ہیں دیکھ دیکھ کے سب مرد و زن ہمیں

سوغات: تحفے / ہند سے مراد ہندا (یزید کی بیوی جو محبِ اہلِ بیت تھی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قبرِ نبیؐ میں غُل تھا یہ دسویں کو وقتِ عصر
پُرسا دو اب حسینؑ کا اہلِ وطن ہمیں

کہتی تھی بانُو جا کے ملوں شیر خوار سے
کوئی بتا دے رستۂ نہرِ لبن ہمیں

لیتے ہیں شہؑ سے حلۂ فردوس اے دبیرؔ
کرتا ہے چاک پنجۂ غم سے کفن ہمیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

(۵۲)

سلام

رہے جو مُجرئی شہؑ کے نغاں میں
وہ ہو گا حشر کو باغِ جناں میں

چچا مارے گئے بولی سکینہؑ
میں شرماؤں گی اب خُرد و کلاں میں

نشانِ مرتضیٰؑ کہتا تھا ہر دم
عجب ہی شان ہے شہؑ کے نشاں میں

فغاں زہراؑ نے کی تب مثلِ بلبل
خزاں آئی جب اس کے بوستاں میں

سکینہؑ سے شبِ عاشور شہؑ نے
کہا ہم کل نہ ہوں گے اس مکاں میں

کہا زہراؑ نے پی لو آبِ کوثر
گیا اصغرؑ جو ہیں باغِ جناں میں

سکینہؑ مر نہ جائے بولے عابدؑ
بندھے اہلِ حرم جب ریسماں میں

خُرد و کلاں: بڑے اور چھوٹے / باغِ جناں: بہشت / بوستاں: گلزار

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا زہراؑ نے شاید ہے یہ اکبرؑ
رکھے ہے جو انگوٹھی کو دہن میں

کہا شہؑ نے خدا حافظ اے اصغرؑ
لعیں نے تیر جب جوڑا کماں میں

کہا زینبؑ نے عابدؑ کو نہ مارو
یہی ہے اک ہمارے خانداں میں

رہے سجادؑ جیتے بعدِ سرورؑ
مگر مشغول فریاد و فغاں میں

وحیدِ خستہ کی ہے عرض شہؑ سے
سخن سرسبز ہو باغِ جناں میں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۵۳)

سلام

السّلام اے قبرِ زیبائے حسینؑ
نورِ حق خاکِ شفا جائے حسینؑ

اپنے صاحب سے شفاعت کر مری
کربلا میں یاد فرمائے حسینؑ

عرشِ اعظم فرشِ پا انداز ہے
لامکاں ہے قصرِ والائے حسینؑ

پھر نہ کعبے کو نہ یثرب کو گئے
کربلا میں کس گھڑی آئے حسینؑ

زلفوں میں آ کے کنگھی کرتی تھی
کس قدر زہراؑ تھی شیدائے حسینؑ

کیا قیامت ہے کہ باندھی شمر نے
نیزے سے زلفِ سمن سائے حسینؑ

مر گئے سیدانیوں کے سب عزیز
اے فلک کس کس کو سمجھائے حسینؑ

لغات: مِسوا: مرا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سلامی کرتے تھے اکبرؑ خطاب آہستہ آہستہ
تکاں ہے زخمِ دل کو چل عقاب آہستہ آہستہ

چلا حُر جب سوئے شبیرؑ گردوں سے صدا آئی
کہ زہراؑ آتی ہے تھامے رکاب آہستہ آہستہ

ادب لازم ہے تجھکو کر نہ جولاں اپنے مرکب کو
کر اے حُر طے تو اب راہِ ثواب آہستہ آہستہ

نقاہت سے نہ تھی طاقت جو شہؑ کے ہاتھ میں باقی
لکھا صغراؑ کی عرضی کا جواب آہستہ آہستہ

قطعہ

سناں اکبرؑ کے سینے سے لگے جب کھینچنے سرورؑ
کیا رو رو کے یوں اُس سے خطاب آہستہ آہستہ

یہ برچھی ہے جگر میں اور جگر میرا ہے برچھی میں
سناں کھینچو شہؑ عالی جناب آہستہ آہستہ

جب آئی ہند زنداں میں تو زینبؑ شرم سے رُخ پر
تھی روتی ڈالے بالوں کی نقاب آہستہ آہستہ

پلایا زہر شبرؑ کو کیا شبیرؑ کو بے سر
مٹایا خاندانِ بوترابؑ آہستہ آہستہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رُکا گھوڑا جو چل کر خیمے سے شہؑ نے کہا رو کر
نہ کر اے اسپ طے راہِ ثواب آہستہ آہستہ

اُٹھا کر اپنی گردن وہ لگا کہنے چلوں کیوں کر
سکینہؑ آتی ہے تھامے رکاب آہستہ آہستہ

ٹھہر کر راہ چلتے تھے جو عابدؑ ناتوانی سے
رواں زنجیر تھی جوں موجِ آب آہستہ آہستہ

کہا زینبؑ نے دیکھوں اور بھائی کو کوئی ساعت
الٰہی ہو طلوعِ آفتاب آہستہ آہستہ

قطعہ

اٹکتا تھا جو ہر دم خنجرِ بے آب قاتل کا
کہا شہؑ نے یہ با صد اضطراب آہستہ آہستہ

اذیت مجھکو ہوتی ہے ترے خنجر کے رُکنے سے
نہ کر تو ذبح اے خانہ خراب آہستہ آہستہ

حرم کو تھی جو رونے کی مناہی قید خانے میں
فغاں کرتے تھے وہ سینہ کباب آہستہ آہستہ

شہیدوں کو فقط اس واسطے مرنے کی جلدی ہے
حساب اپنا نہ ہو روزِ حساب آہستہ آہستہ

jabir.abbas@yahoo.com

کیا جن ظالموں نے باغِ زہراؑ جلد یوں ویراں
فرشتے اُن پہ کرتے ہیں عذاب آہستہ آہستہ

کہا صغراؑ نے رو کر آتشِ فرقت نے بابا کے
کیا ہے طائرِ دل کو کباب آہستہ آہستہ

وجیرِ خستہ ہے مردم کو خوفِ آمدِ طوفاں
غمِ شہؑ میں بہا چشموں سے آب آہستہ آہستہ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

گئے سوئے میداں جو اکبرؑ دوبارہ
سلامی ہوا گھر میں محشر دوبارہ

عجب تفرقہ تھا تن و سر میں جس سے
ہوا دفن فرزندِ حیدرؑ دوبارہ

بہت روئی تھی بارشِ خوں سے صغریٰؑ
رُلانے کو آیا کبوتر دوبارہ

پھری لوٹ بعد از وفاتِ سکینہؑ
پہنچنے نہ پائی وہ گوہر دوبارہ

جلا خیمہ شہؑ تو بولے ملائک
نبیؐ کا جلایا گیا گھر دوبارہ

ملا پہلے حلقوم سے پھر قفا سے
پھرا شہؑ کی گردن پہ خنجر دوبارہ

سنا حالِ زینبؑ پس از قتلِ شبیرؑ
بہت روئے جنت میں حیدرؑ دوبارہ

حسنؑ نے کہا کیا ہوا قتل قاسمؑ؟
اٹھا درد جو دل کے اندر دوبارہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

چھنا تھا مدائن میں پھر کربلا میں
گلا شہربانو کا زیور دوبارہ

ہوئے قتل اکبرؑ تو شہؑ بولے مجھکو
ہوا ہے فراقِ پیمبرؐ دوبارہ

کہا والدہ نے یہ مرنے کی جلدی
نہ ہچکی بھی لی تم نے اکبرؑ دوبارہ

لیا نام زینبؑ کا اکبرؑ نے پہلے
کہا مرتے دم منہ سے مادر دوبارہ

ردائیں جو شیریں نے دیں شمر بولا
کہ چھینوا اسیروں کی چادر دوبارہ

خطِ تیغ تھے شہؑ کے تن پر مکرّر
کریں جیسے کاغذ پہ مسطر دوبارہ

کہا شہؑ نے کیا تیر ظالم نے مارا
کہ تڑپا نہ ہاتھوں پہ اصغرؑ دوبارہ

کٹا حلق شبیرؑ کا بعدِ شبّرؑ
ہوئے سر برہنہ پیمبرؐ دوبارہ

چڑھا سینۂ شہ پہ جلاد ہیہات
نہ سجدے سے اٹھنے دیا سر دوبارہ

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

کہا شہ کے لاشے نے روح الامیں سے
اگر مجھکو بخشے خدا سر دوبارہ

کہوں شمر سے میں کہ ظالم رواں کر
مرے حلقِ تشنہ پہ خنجر دوبارہ

کمر سے جو لی تیغ شہ نے تو بولی
میں کاٹوں گی جبریل کا پر دوبارہ

ہوئی آمد آمد جو اکبرؑ کی رن میں
پرے سب نے باندھے برابر دوبارہ

سواری جو دیکھی تو باہم پکارے
ہوا خلق پر فضلِ داور دوبارہ

عمر نے کہا کیا وہ بولے ارے دیکھ
ہدایت کو آئے پیمبر دوبارہ

یہ چہرہ ہے یا آج کے دن افق سے
برآمد ہوا مہرِ انور دوبارہ

صفا رُخ میں وہ ہے جو حُسن لے کسی سے
نہ آئینہ دیکھے سکندر دوبارہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدد کرتے ہیں نزع میں مومنوں کی
لحد میں تو آتے ہیں حیدرؑ دوبارہ

یہ حسرت تھی قربان ہونے کی شہؑ پر
کہ اطفل ہوا زندہ مر کر دوبارہ

کہا شہؑ نے روضے سے نکلے تھے کس وقت
کہ دیکھی نہ قبرِ پیمبرؐ دوبارہ

شہیدوں کے قاتل معذب ہیں اب بھی
سزا پائیں گے روزِ محشر دوبارہ

اُجاڑا تھا اے چرخ کس طرح تُو نے
بسا جو نہ سادات کا گھر دوبارہ

خدا لے گا پہلے حساب خلائق
پڑھیں گے علیؑ سب کے دفتر دوبارہ

محبو خبر ہے تمھیں اس جفا کی
ہوئے قید سجادؑ کیوں کر دوبارہ

وہی ہتھکڑی تھی وہی طوق و زنجیر
وہی گردِ اعدا کا لشکر دوبارہ

معذّب: عذاب پانے والے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھتیجے کی تنہائی پہ ہل گیا دل
گئی ساتھ زینبؑ کھلے سر دوبارہ

یہ بسمل ہوئی راہ میں بھتیجے سے
نہ گھر کو پھری بنتِ حیدرؑ دوبارہ

دبیر ایک خوبی طبیعت کی یہ ہے
کہ ثابت کیا جابجا ہر دوبارہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرئی شہؑ کو نہ کیوں خلقِ خدا یاد کرے
جو خدا کو تہِ شمشیرِ جفا یاد کرے

مُجرئی ہند کو پھر میری بلا یاد کرے
درِ دولت پہ اگر شیرِ خدا یاد کرے

ہر قدم شمر کا تھا حکم کہ وقتِ بے داد
نہ کوئی محکمۂ روزِ جزا یاد کرے

پشت پہ دُرّۂ بے داد لگاؤ اتنے
جب تلک زندہ رہے زینِ عبا یاد کرے

کس طرح خاک اڑا کر نہ دمِ سرد بھرے
باغِ زہراؑ کی خزاں کو جو صبا یاد کرے

اپنے ہر شیعہ سے مولاؑ کی یہ فرمایش ہے
جو پیے پانی مرا خشک گلا یاد کرے

کلمہ گو آہ فراموش کریں حق اس کا
اُمتِ جدّ کو جو ہنگام دعا یاد کرے

کہا بانو نے نہ پانی بھی ملا میرے گھر
جا کے فردوس میں بچہ مرا کیا یاد کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

قطعہ

دیکھ کر چہرۂ اکبرؑ یہ پکارے اعدا
کون یوسف کو حضور اس کے بھلا یاد کرے

رُخ ہے وہ گلشنِ قدرت کہ بوقتِ گُل گشت
دل عنادل کا نہ اک گُل کی صفا یاد کرے

گر نگہ خضر کی ہو چاہِ ذقن سے سیراب
پھر نہ وہ ذائقۂ آبِ بقا یاد کرے

زلف وہ زلف کہ شیرازۂ اجزائے ثواب
ہے خطا یاں جو کوئی مشکِ خطا یاد کرے

چشم وہ چشم کہ نظارہ کرے اس کا اگر
نرگسِ باغِ جناں کو نہ صبا یاد کرے

قدِ پُرنور ہے وہ شمع کہ دیکھے جو کلیمؑ
شجرِ طور کی ہرگز نہ ضیا یاد کرے

واہ کیا نور ہے کیا حسن ہے اللہ اللہ
ایسے بندوں کو نہ کیوں جُہدِ خدا یاد کرے

بولی صغریٰ کہ مسیحا نے بھلایا مجھ کو
گور اب یاد کرے یا کہ قضا یاد کرے

jabir.abbas@yahoo.com

آہ قتل اُس کے نواسے کو کریں شہر سے دور
عرش پر اپنے قریں جس کو خدا یاد کرے

پُرزے پُرزے کریں تن اُس کا مسلماں صد حیف
جس کو تعظیم سے قرآں میں خدا یاد کرے

سونا راتوں کا سکینہؑ کو نہ بھولے کیوں کر
جب کہ دل سینۂ شاہِ شہدأ یاد کرے

ہے یقیں عشرتِ دنیا سے طبیعت بھر جائے
بعد عاشور جو رونے کا مزا یاد کرے

ننگے سر پھرنے سے کس طرح نہ زینبؑ شرمائے
پردہ ماں کا جو وہ محتاج ردا یاد کرے

ذکر شبیرؑ کا یوں کرتی تھی صغریٰؑ بیمار
جیسے تپ میں کوئی آیاتِ شفا یاد کرے

دستِ فریاد یقیں ہے کہ کفن سے ہو بلند
ضرب دُرّوں کی اگر خیرالنسأؑ یاد کرے

غرق ہو نوحؑ کے طوفان میں ہر کشتیِ چشم
گر بکا میں کوئی عابدؑ کا بکا یاد کرے

گو میں ذاکر ہوں پہ محشر میں یہ خواہش ہے دبیرؔ
سگِ در کہہ کے مجھے شبیرؑ خدا یاد کرے

نہ تو جنت کی نہ فردوس کی خواہش ہے دبیرؔ
بس نجف میں مجھے اب شبیرؑ خدا یاد کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

اے مُجرئی شبیرؑ کو کیا یادِ خدا تھی
سر پر تھی قضا اور نماز ان کی ادا تھی

مُجرائی سرِ شہؑ کی یہ نیزے پہ صدا تھی
پوچھو تو کوئی شمر سے کیا میری خطا تھی؟

لاغر ہوئے یاں تک سفرِ شام میں عابدؑ
پُتلی حرکت میں صفتِ قبلہ نما تھی

تنہائی کا غم پیاس کا دُکھ زخموں کی شدت
شبیرؑ کی اِک جان پہ افراطِ بلا تھی

عابدؑ نے کہا گنجِ شہیداں پہ کہ افسوس
بیمار کی قسمت میں نہ یہ خاکِ شفا تھی

قاتل نے کہا شہؑ سے دمِ ذبح کہ مولاؑ
اک بی بی کھلے سر ابھی مشغولِ بکا تھی

شہؑ بولے کہ سمجھا کے اُسے لے گئے نانا
وہ مادرِ شبیرؑ بتولِ عذرا تھی

کیا قہر ہے تھے آلِ یزید اپنے محل میں
زندان میں ذرّیتِ محبوبِ خدا تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سب کہنے لگے دیکھ کے تابوتِ سکینہؑ
واللہ یہی عاشقِ شاہِؑ شہدا تھی

پہنا تھا کفن دُلھا نے اور ہاتھ تھے پُرخوں
نے خلعتِ شاہانہ تھا ہرگز نہ حنا تھی

دولت جسے دے کر شۂ دیں نے کیا آزاد
بانو کو اُڑھائی اُسی شیریں نے ردا تھی

زینبؑ نے کہا چھین کے تو لے گیا افسوس
اے شمر مرے سر پہ یہ زہراؑ کی ردا تھی

زینبؑ نے جو صدقے کیا بیٹوں کو تو غُل تھا
زہراؑ بھی یونہی باپ کی اُمّت پہ فدا تھی

کس پیار سے شہ کہتے تھے سر زانو پہ رکھ کر
سچ تو یہ ہے اے حرّ ترے حصے میں وفا تھی

کس طرح سکینہؑ کو ملا ہوگا کفن آہ
زینبؑ کی نہ چادر تھی نہ عابدؑ کی عبا تھی

ہوتی ہے شفا خاک سے شبیرؑ کی سب کو
زندان میں عابدؑ کو میسّر نہ دوا تھی

شبیرؑ کے سینے پہ چڑھا شمرِ ستم گر
اے چرخ بھلا دیکھ تو یہ کون سی جا تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُمت کے لیے شاہؑ نے کٹوا دیا گھر کو
کیا رحم تھا کیا فیض تھا کیا جُود و عطا تھی

قطعہ

کرتے تھے عدو مدح یہ اکبرؑ کی پسِ ازقتل
کیا جرأتِ لختِ جگرِ شیرِ خدا تھی

کیا حُسن تھا کیا نُور تھا کیا رُعب تھا کیا شان
کیا شکل تھی کیا چشم تھی کیا زلفِ دوتا تھی

توسن تھا کہ صَرصَر تھا وہ یا شعلۂ آتش
شمشیر تھی یا برق تھی کیا جانیے کیا تھی

جلاد نے کس وقت شہِؑ دیں کو کیا ذبح
زانو پہ رکھے سر کو بتولؑ عذرا تھی

لاش آئی جو قاسمؑ کی تو سر کھول کے بیٹھی
ہر چند بہت فاطمہؑ کبریٰ کو حیا تھی

شہؑ کھینچتے تھے تیر کو اور کہتے تھے رُو رُو
اے حُرملہ تقصیر بھلا بچے کی کیا تھی؟

صغریٰؑ نے کہا جب کہ ہوئی شہؑ سے جدائی
کیا میرے مرض کے لیے دنیا میں دوا تھی

رویا نہیں آ کر کوئی لاشِ شہدا پہ
اک فاطمہؑ اس شہؑ کی مگر اہلِ عزا تھی

ہے عزّو وقار اپنا دبیرؔ اہلِ عزا میں
تقدیر میں مدّاحیِ شاہِؑ شہدا تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

٦٥

سلام

جس کے مدفن کی ورِ شہؑ پہ بنا ہوتی ہے
خاک اُس مُجرئی کی خاکِ شفا ہوتی ہے

حُر نے پوچھا یہ بلائیں مری لیتا ہے کون؟
شاہؑ بولے مری ماں تجھ پہ فدا ہوتی ہے

کہا قاصد نے یہ صغریٰؑ سے کیا ترک علاج
واں میسّر نہیں عابدؑ کو دوا ہوتی ہے

اس قدر پیاس سے سوکھا ہے گلا سرورؑ کا
کہ رواں اُس پہ نہیں تیغِ جفا ہوتی ہے

شہؑ نے رو کر یہ دمِ رخصتِ عباسؑ کہا
تم جدا ہوتے نہیں روح جدا ہوتی ہے

جب کہ مارے گئے شبیرؑ تو تھا شور کہ اب
ننگے سر آلِ رسولؐ دو سرا ہوتی ہے

سجدہ خنجر کے تلے کر کے یہ کہتے تھے حسینؑ
کو قضا ہے پہ نماز اپنی ادا ہوتی ہے

کہا بانوؑ نے کہ قسمت کی رسائی دیکھو
لاشِ اصغرؑ بھی شریکِ شہدا ہوتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماں نے قاسمؑ کی کہا سر کو نہ کٹواؤ تم
دیکھو اے واری یہ پابوسِ حنا ہوتی ہے

کہتی تھیں بیبیاں جس روز سے ہیں زنداں میں
نیند سے ہم نہیں آگاہ کہ کیا ہوتی ہے

شاہؑ کہتے تھے سکینہؑ سے کہ چھوڑو دامن
اب کوئی دم میں گلوگیر قضا ہوتی ہے

شاہؑ کہتے تھے کہ کس طرح مدینہ میں رہوں
اب مری گور کی جنگل میں بنا ہوتی ہے

کہا صغریٰؑ نے جو آ جائیں مسافر میرے
تب فرقت سے ابھی مجھ کو شفا ہوتی ہے

گر پڑی سر سے جو چادر تو کہا زہراؑ نے
دور شاید سرِ زینبؑ سے ردا ہوتی ہے

ملتجی بہرِ زیارت ہے سدا حق سے دبیرؔ
کب تلک دیکھیے مقبول دعا ہوتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۶۶)

سلام

مُجرئی آیا محرم خوں بہایا چاہیے
مرثیہ پڑھ کر محبوں کو رُلایا چاہیے

سرگزشتِ شاہ مُجرئی سنایا چاہیے
فاطمہؑ آئی ہے رونے کو رُلایا چاہیے

ہے کفن اپنا کیا زہراؑ نے مرقد میں سیاہ
ہے روا پوشاکِ ماتم کی رنگایا چاہیے

مومنیں فرماتے ہیں رکھ رکھ کے پانی کی سبیل
نام پر شبیرؑ کے پانی پلایا چاہیے

اکبرؑ و عباسؑ و قاسمؑ قتل جس دم ہو گئے
شاہ نے دل سے کہا اب سر کٹایا چاہیے

ماں یہ کہتی تھی سکینہؑ باندھتی ہے اپنے ہاتھ
اب تو اے قاسمؑ بنے مہندی لگایا چاہیے

مجلسِ شبیرؑ کی دیتی ہیں حوریں جب خبر
فاطمہؑ کہتی ہے اب رونے کو جایا چاہیے

صبحِ عاشورہ یہ فرماتا تھا فرزندِ بتولؑ
سر کٹایا چاہیے اُمت بچایا چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

جب کہ زنداں سے چھُٹے عابد تو یہ دل سے کہا
چل کے اَب گورِ غریباں بھی بنایا چاہیے

شمر کہتا تھا کہ پیاسا ذبح کیجیے شاہ کو
سو رہی ہے قبر میں زہراؑ جگایا چاہیے

بولے شہؑ چہلم تلک لاشیں جلیں گی دھوپ میں
عرض کی انصار نے حضرت کا سایا چاہیے

کہتے تھے ظالم ہوئی ہے دفن زہراؑ رات کو
ننگے سر زینبؑ کو اب در در پھرایا چاہیے

بولی زہراؑ خلد میں بے چین ہے میرا حسینؑ
قید خانے سے سکینہؑ کو بلایا چاہیے

قطعہ

لاشِ اصغرؑ کو دکھا کر شہؑ نے بانو سے کہا
گور میں اس بھولے بھالے کو سلایا چاہیے

جب کہ پہناتی تھیں تم کرتا مچل جاتا تھا یہ
اس کو آہستہ کفن بانو پہنایا چاہیے

قطعہ

عرض کی بالی سکینہؑ نے کہ اے بابا حسینؑ
دھوم سے تابوت اصغرؑ کا اُٹھایا چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

پہلی منزل ان کو پہنچانے چلوں گی میں غریب
اب کوئی صندوق چھوٹا سا منگایا چاہیے

دیکھ کر انبوہ کو کہنے لگی قاسمؑ کی ماں
رات کی بیاہی کو اے لوگو چھپایا چاہیے

جا کے فضہ نے کہا زینبؑ سے شہؑ مارے گئے
اب رسولؐ اللہ کی مسند بچھایا چاہیے

کہتی تھی سیدانیاں ہنستے ہیں ہم پر مرد و زن
یاعلیؑ اب قید سے ہم کو چھڑایا چاہیے

شاہؑ بولے گر پڑا ہے دھوپ میں اے فاطمہؑ
آپ کی چادر کا اُس لاشے کو سایا چاہیے

کاٹ کر عباسؑ کے شانوں کو نوفل نے کہا
ہاتھ یہ چل کر سکینہؑ کو دکھایا چاہیے

زیرِ خنجر شمر سے رو رو کے کہتے تھے حسینؑ
اب تو اے ظالم مجھے پانی پلایا چاہیے

شمر نے بانو کو بتلا کر لعینوں سے کہا
اس کے آگے جھولا اصغرؑ کا جھلایا چاہیے

لاشۂ عباسؑ پر رو رو سکینہؑ کہتی تھی
اے چچا ہم تم سے روٹھے ہیں منایا چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بولی زینبؑ ننگے سر ہوں اور پڑی ہوں قید میں
ہند کو ہرگز نہ نام اپنا بتایا چاہیے

شہؑ کا سر کہتا تھا ڈرتی ہے سکینہؑ شمر سے
اے بہن آغوش میں اس کو چھپایا چاہیے

تیرے مرقد کی قسم یاں سخت عاجز ہے دبیرؔ
یا حسینؑ اب ہند سے اس کو بلایا چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرائی قحطِ آب تھا اور کچھ غذا نہ تھی
پڑ بے حواس فاقے میں فوجِ خدا نہ تھی

آزار بے گناہ کے ممکن شفا نہ تھی
جُز خاکِ پاک مُجرائی اُس کی دوا نہ تھی

حق کی ولا میں شاہؑ کو فکرِ بلا نہ تھی
مُجرائی باغِ خُلد سے کم کربلا نہ تھی

مُجرائی کیا غضب ہے کسی کو حیا نہ تھی
بلوے میں سر پہ آلِ نبیؐ کے ردا نہ تھی

پہنے تھے جس نے حُلّۂ فردوس بارہا
جُز دھوپ اس کی لاش پہ ہے ہے ردا نہ تھی

صغریٰ نے پوچھا سچ ہے پدر بے کفن رہے؟
بولے حرم کہ پاس ہمارے ردا نہ تھی

تعمیر اس لیے کیا کعبہ خلیلؑ نے
قابل کوئی ولادتِ حیدرؑ کے جا نہ تھی

لاشے یتیموں کے جو بہائے فرات میں
کیا چرخ دو مزاروں کی دنیا میں جا نہ تھی؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

لے کر ردائیں ناریوں نے گھر جلا دیا
بیوؤں کے واسطے کوئی چھپنے کی جا نہ تھی

تشبیہ اشک ماتمِ شہؑ نے دیا شرف
آگے یہ آبروے دُرِ بے بہا نہ تھی

سرتاج صابراں کا قدم تھا جو بیچ میں
زنجیر کے بھی نالوں میں پیدا صدا نہ تھی

کبریٰ پہ خاتمہ ہے حیا کا کہ رات بھر
مانندِ شمع روتی تھی لیکن صدا نہ تھی

دنیا سے زیرِ عرش گئے لے کے قافلہ
ہاں قابلِ شہؑ دوسرا یہ سرا نہ تھی

اللہ رے نازکیِ تنِ غازی کی جلد نرم
ایک ایک رگ بدن کی اُسے تازیانہ تھی

باطن میں تیرِ حُرملہ تھا اور دلِ حسینؑ
ظاہر میں شیرخوار کی گردن نشانہ تھی

لایا فلک حسینؑ کو واں جس زمین پر
جز اشک و آہ اور کچھ آب و غذا نہ تھی

jabir.abbas@yahoo.com

پانی تو اہلِ بیتؑ پہ زنداں میں بند تھا
پر اُس پہ یہ غضب تھا کہ مطلق ہوا نہ تھی

آئے گی حشر میں اب سوفار سے صدا
بانوؑ کے بے زبان کی یا رب خطا نہ تھی

پیاسوں سے آ کے خواب میں عباسؑ نے کہا
قسمت کا تھا قصور ہماری خطا نہ تھی

سوکھی زباں دکھانے پہ ظالم نے مارا تیر
اصغرؑ کی اور اس کے سوا کچھ خطا نہ تھی

عابدؑ پکارے گورِ غریباں بنا کے آہ
بیمارؑ کے نصیب میں خاکِ شفا نہ تھی

کہہ اے فلک قسم تجھے اپنے ہی ظلم کی
عابدؑ کی پشت لائقِ صد تازیانہ تھی

رعشہ ورم بخار غشی ضعف دردِ سر
عابدؑ کو اتنے عارضے تھے اور دوا نہ تھی

قربان غربتِ لحدِ ابنِ بوترابؑ
مظلومیت فقط عوضِ شامیانہ تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

زنداں میں بیٹی سے کہا زہراؑ نے خواب میں
زینبؑ یہ رسمِ الفت و مہر و وفا نہ تھی

چھوڑ آئی میرے بچے کو جنگل میں بے کفن
قابل کفن کے لاش مسافر کی کیا نہ تھی؟

زینبؑ نے عرض کی کہ میں کفناتی کس طرح
قاتل خدا گواہ کہ سر پہ ردا نہ تھی

نیزے پہ قبلہ رُخ تھا سرِ وارثِ حرم
بہرِ نماز حاجتِ قبلہ نما نہ تھی

بولی سکینہؑ بوند نہ دی میرے عمّو کو
اے نہر تو جہیز میں دادی کی کیا نہ تھی

زنجیر و طوق دیکھ کے سجادؑ نے کہا
کیا اور اس مریض کی خاطر دوا نہ تھی

کیوں شمر تیری فوج میں اک میرے واسطے
خنجر نہ تھا سناں نہ تھی تیغِ جفا نہ تھی
باندھا رسن سے گردنِ مشکل کشاؑ کو ہائے
حاجت روا کے ساتھ یہ بدعت روا نہ تھی

ہیہات چوبِ بید سے کھولے لبِ حسینؑ
بے رحم کو یہ دست درازی روا نہ تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے حسینؑ لاشۂ اکبرؑ پہ کس گھڑی
ساقط تھی نبض روح بدن سے روانہ تھی

قطعہ

زینبؑ نے پوچھا سینے پہ سیّد کے جو چڑھا
کیوں شمر یہ قساوتِ قلبی تھی یا نہ تھی

پھیری چھُری جو شہ رگِ حلقِ حسینؑ پر
بتلا وہ بوسہ گاہِ رسولؐ خدا نہ تھی

محسن کا قتل غصب فدک قیدِ مرتضیٰ
اس ابتدائے ظلم کی کچھ انتہا نہ تھی

اسرار جنبشِ لبِ شبیرؑ کا کھلا
ہنگامِ ذبح بند زبانِ دعا نہ تھی

یثرب میں آئی خواب میں زینبؑ کے یوں بتولؑ
ماتھا بھرا تھا خون سے سر پہ ردا نہ تھی

زینبؑ نے پوچھا کس کے لہو سے جبیں ہے لال؟
تم پہ تو آفتِ سفرِ کربلا نہ تھی

رو کر کہا بتولؑ نے تم یاد تو کرو
کس وقت کس جگہ میں شریکِ عزا نہ تھی؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

خیمہ میں جب تڑپتا تھا اصغرؑ بغیر شیر
فاقے سے کانپتی تھی سکینہؑ غذا نہ تھی

اکبرؑ پہ تھا جوانی کے عالم میں قحطِ آب
عابدؑ پہ تھی بخار کی شدت دوا نہ تھی

ان حادثوں میں بھولتی ہے ہے حسینؑ کو
زینبؑ میں سخت دل نہ تھی میں بے وفا نہ تھی

روئی تمھارے ساتھ بہترؑ کی لاش پہ
زینبؑ میں کس شہید کی صاحبِ عزا نہ تھی؟

جھاڑا تھا کس نے بالوں سے صحرائے کربلا
ہے ہے میں کربلا میں شبِ قتل کیا نہ تھی؟

رخصت کہن حسینؑ نے مانگا تھا جس گھڑی
خیمے کے پیچھے رونے کی میرے صدا نہ تھی؟

تھامی تھی تم نے جس گھڑی مظلومؑ کی رکاب
کیا ساتھ ساتھ گھوڑے کے میں ننگے پا نہ تھی؟

جب تم گری تھیں بھائی کے مردے پہ اُونٹ سے
کیا بال کھولے لاش پہ خیرالنساءؑ نہ تھی؟

یثرب سے تا بہ ماریہ اور واں سے تا بہ شام
زینبؑ کہیں حسینؑ سے زہراؑ جدا نہ تھی

زینبؑ نے عرض کی کہ بجا کہتی ہیں جناب
اے والدہ مجھے خبرِ دست و پا نہ تھی

سقائے اہلِ بیتؑ کی آنکھ اور تیرِ ظلم
سچ ہے کہ اہلِ شام کو چشمِ حیا نہ تھی

بے چادری و دربدری فاقہ و عطش
آلِ نبیؐ پہ کون سی ہر دم بلا نہ تھی

لاشے پہ لاشا آتا تھا رَن سے عزیزوں کا
سیدانیوں کو مہلتِ آہ و بُکا نہ تھی

زینبؑ نے پوچھا تُو نے جو باندھے رَسَن میں ہاتھ
اے شمر کیا میں دخترِ مشکل کشا نہ تھی؟

ہیہات اُس کو شمر نے پہنائیں بیڑیاں
جس ناتوان کو خبرِ دست و پا نہ تھی

پھر اس زمیں میں فکر کروں گا میں اے دبیرؔ
اس وقت اختیار میں طبعِ رسا نہ تھی

امسال بھی نجف کا ارادہ تھا اے دبیرؔ
پر رہ گئے تڑپ کے کہ قسمت رسا نہ تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۸)

سلام

گنہ کے مرض کی دوا چاہیے
سلامی کو خاکِ شفا چاہیے

سلامی ہر اِک دم بُکا چاہیے
مداراتِ ماہِ عزا چاہیے

نہ مسند نہ ظلِ ہُما چاہیے
سلامی درِ مرتضیٰ چاہیے

سلامی جو قُربِ خدا چاہیے
تولّا ئے آلِ عبا چاہیے

قطعہ

دمِ ذبح حضرت نے یہ عرض کی
الٰہی مرا خوں بہا چاہیے

ندا آئی بخشا ترے شیعوں کو
کہا شہؑ نے بس اور کیا چاہیے

رہِ شام میں وردِ زینبؑ یہ تھا
کفن بہرِ شاہِ ہدیٰ چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرِ شہ کی نیزے پہ تھی یہ ندا
بہن کے لیے اِک رِدا چاہیے

کہا ماں نے اکبرؑ لڑو جا کے خوب
وہ بولا تمھاری دعا چاہیے

قطعہ

گیا حُر جو رَن میں تو بولا عمر
شجاعوں کی خاطر وفا چاہیے

پھرا حاکمِ وقت سے بے سبب
تجھے اس خطا کی سزا چاہیے

لے اب بھی پشیمان ہو باز آ
اگر مال و جاں کی بقا چاہیے

کہا حُر نے منہ پھیر کر دُور ہو
ہمیں پاسِ آلِ عباؑ چاہیے

حلالی نہیں لیتے مالِ حرام
عطائے شہِؑ ہل آتیٰ چاہیے

خدا بھی ملا پنجتنؑ بھی ملے
پھر بندے کو اب اَور کیا چاہیے

نبیؐ کے نواسے کا قاتل ہے تُو
حیا تجکو اے بے حیا چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

برائی کے حاکم کا کیا خوف ہے
خدا مجھ سے میرا بھلا چاہیے

زمیں داروں سے رو کے شہ نے کہا
بہتر مزاروں کی جا چاہیے

کہا شہ نے زینبؑ یہ ہیں چند سال
نہ اکبرؑ کو حد سے سوا چاہیے

بندھا جب گلا بولے زین العبا
دلا یادِ مشکل کشا چاہیے

گھٹے دم گلے میں کہ گردن چھلے
بہرحال شکرِ خدا چاہیے

گھٹر باں کی حالت پہ کہتے تھے سب
خدا کے غضب سے ڈرا چاہیے

قطعہ

حُر آیا تو فرمایا شبیرؑ نے
تو مہماں ہے آب و غذا چاہیے

وہ بولا کہ فانی ہیں سب نعمتیں
فقط آبِ تیغِ قضا چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدق کرے سر غلام آپ پر
خداوندِ نعمت رضا چاہیے

کہا شہؑ سے عباسؑ نے یا امامؑ
ترائی کی ٹھنڈی ہوا چاہیے

قطعہ

نکل آئی زینبؑ جو ہنگامِ قتل
کہا شہؑ نے ضبطِ بکا چاہیے

خدا مشکلِ ذبح آساں کرے
مرے حق میں اب یہ دعا چاہیے

کہا شہؑ نے یارو ہے کیا تیز دھوپ
وہ بولے کہ ظلِ خدا چاہیے

نبیؐ زادیاں کہتی تھیں شمر سے
یتیموں پہ لطف و عطا چاہیے

طمانچوں کے قابل سکینہؑ نہیں
ارے تجھکو خوفِ خدا چاہیے

جوانی گئی پیری آئی دبیر
سوئے کربلا اب چلا چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٦٩

سلام

پنجتنؑ گر وارد بزمِ عزا ہو جائیں گے
دیدۂ تر مُجرئی بحرِ ابکا ہو جائیں گے

جو کہ مدفونِ زمینِ کربلا ہو جائیں گے
خاک ہو کر مُجرئی خاکِ شفا ہو جائیں گے

ماں سے صغریٰ کہتی تھی مجھ کو چھپا کر لے چلو
میں منا لوں گی اگر بابا خفا ہو جائیں گے

چھن گئی چادر تو زینبؑ بولی یہ باور نہ تھا
کلمہ گو نانا کے ایسے بے حیا ہو جائیں گے

قطعہ

شہؑ سے عابدؑ نے شبِ عاشور یہ رو کر کہا
کیوں پدر کل ہم اسیرِ اشقیا ہو جائیں گے

شہؑ نے فرمایا کہ ہاں پر غم نہ کھانا میری جاں
کل تمھارے اور مرے رتبے سوا ہو جائیں گے

بحرِ ابکا: رونے کا سمندر (آنسوؤں کا سمندر)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہوں گے ہم شاہِ شہیداں مثلِ حمزہؑ بعدِ قتل
آپ بندھوا کر گلا مشکل کشا ہو جائیں گے

بعد اکبرؑ کے اشارہ ماں سے اصغرؑ کا یہ تھا
ہم بھی اب اُمت کے بچّوں پر فدا ہو جائیں گے

بیبیاں لاشے پہ روتی تھیں تو بانوؑ کہتی تھی
صاحبو چپ ہو علی اکبرؑ خفا ہو جائیں گے

شمر کہتا تھا کہا شہؑ نے یہ رو کر وقتِ ذبح
ہائے اب آلِ پیمبرؐ بے ردا ہو جائیں گے

ماں سے قاسمؑ نے کہا عقبیٰ میں ہوں گے سُرخ رو
رَن میں ہم پامال گر مثلِ حنا ہو جائیں گے

حُر شبِ عاشور رہتا تھا خیالِ شاہ میں
آج ہم ہیں بے وفا کل باوفا ہو جائیں گے

باندھ کر زلفِ سرِ شہؑ نیزے سے کہتا تھا شمر
اب پریشاں گیسوے خیر النساءؑ ہو جائیں گے

دے کے رخصت رَن کی کہتے تھے عزیزوں سے حسینؑ
جاؤ وقتِ عصر ہم تم ایک جا ہو جائیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بولا سقائے حرم چمکا کے برقِ تیغ تیز
اب لبِ دریا سے ناری سب ہوا ہو جائیں گے

کہہ کے یہ دریا بہایا خون کا مثلِ فرات
غُل پڑا کفار اب غرقِ فنا ہو جائیں گے

لافتیٰ الّا علی لاسیف الّا ذوالفقار
اب عیاں اوصافِ شاہِ لافتیٰ ہو جائیں گے

دی ندا شہ نے پیمبرؐ کا یہ کلمہ پڑھتے ہیں
بھائی بس بس جانے دو ناں خفا ہو جائیں گے

جا کے بولے جن جو چلنا ہے تو زعفر جلد چل
ظہر تک کو قتل شاہِ کربلا ہو جائیں گے

قطعہ

کہتے تھے حیدرؑ پڑے گا وقت وہ شبیرؑ پر
دوست دشمن؛ آشنا نا آشنا ہو جائیں گے

ساربان بعد از شہادت کاٹے گا دستِ حسینؑ
کلمہ گو بد خواہِ آلِ مصطفیٰؐ ہو جائیں گے

بولے شہ جو جو ہیں خونِ آلِ احمدؐ میں شریک
عرصۂ اک سال میں وہ سب فنا ہو جائیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

قطعہ

شہؑ گرے گھوڑے سے تو لپٹی سکینہؑ آن کر
بولے شہؑ جاؤ کہ ہم حق پر فدا ہو جائیں گے

وہ پکاری یہ گلے ملنا غنیمت ہے بہت
تیغ جب سر سے ملے گی ہم جدا ہو جائیں گے

بانوؑ چلائی نہ تنہا چھوڑوں گی اصغرؑ کی قبر
ہم بھی پیوندِ زمینِ کربلا ہو جائیں گے

غیب سے آئی ندا بانوؑ تو جا سُوئے وطن
ایک بار ی شب کو یاں شبیرؑ خدا ہو جائیں گے

دفن جو ہوں گے زمینِ کربلا میں اے دبیر
حشر کو سرتاجِ عرشِ کبریا ہو جائیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۰

سلام

جو کہ مصروفِ سلامِ شہدا رہتا ہے
گو وہ رہتا نہیں پر نام سدا رہتا ہے

اے فلک بعدِ فنا کاٹے گئے دستِ حسینؑ
اک نہ اک ظلم ترے گھر میں نیا رہتا ہے

شمر کہتا تھا یہی ماں ہے علیؑ اکبر کی
جس کا اک ہاتھ کلیجے پہ دھرا رہتا ہے

شاہِ دیں لاشۂ اکبرؑ پہ کھڑے کہتے تھے
ہوش اس جا نہیں انساں کا بجا رہتا ہے

شاہ کہتے تھے: ہے کیا ذائقۂ تیرِ جفا
کہ اب زخم میں تا دیر مزا رہتا ہے

شمر سے شہؑ نے کہا پاؤں نہ رکھ سینے پر
یہیں گنجینۂ اسرارِ خدا رہتا ہے

کہا بانو نے میں زنداں میں ہوں اکبرؑ رن میں
روح رہتی ہے جدا جسم جدا رہتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

رو کے یہ قاصدِ صغریٰ سے کہا عابدؑ نے
کہیو بھائی ترا محتاجِ دوا رہتا ہے

بولی زینبؑ کہ نہیں خواب میں آتے اکبرؑ
اور مرے دل کو خیال اُن کا سدا رہتا ہے

ننگے سر لاشے پہ میں اُس کے گئی تھی رن میں
شاید اس بات پہ وہ مجھ سے خفا رہتا ہے

جب سے زینبؑ گئی انبوہ میں سر ننگے آہ
تب سے سرِ خُلد میں زہراؑ کا کُھلا رہتا ہے

قطعہ

رو کے یہ ہند کی بیٹی نے سکینہؑ سے کہا
سر ترا کس لیے ہر وقت کُھلا رہتا ہے ؟

وہ لگی کہنے یتیمی کی نشانی ہے یہ
کُرتا بے وارثے بچوں کا پھٹا رہتا ہے

باپ مارا گیا بھائی موئے زنداں میں پھنسی
اس مصیبت میں بھلا ہوش بجا رہتا ہے

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ شہؑ نے پوچھا
اے پسر قید میں کیا حال ترا رہتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا سجادؑ نے اشک آنکھوں میں لب پر فریاد
پاؤں زنجیر میں رسّی میں گلا رہتا ہے

قطعہ

کہتی تھی قومِ اسد شام سے تاوقتِ سحر
حشر سا گنجِ شہداں میں بپا رہتا ہے

ننگے سر آتی ہیں خاتونِ قیامت رَن میں
نعرہ زن صبح تلک شیرِ خدا رہتا ہے

ہے یہ شرمندگی پانی کے نہ پہنچانے کی
نیزے پر بھی سرِ عباسؑ جھکا رہتا ہے

قطعہ

رو کے یہ مادرِ قاسمؑ نے کہا کبریٰ سے
تم اگر روکے لو واری تو بنا رہتا ہے

گھر ترا لٹتا ہے اب شرم کہاں کی بی بی
کوئی اس وقت میں پابندِ حیا رہتا ہے

قطعہ

کہتے تھے اہلِ حرم کو کہ گرفتار ہیں ہم
ہم سے پر دکھ شہِ بے کس پہ سوا رہتا ہے

شام ہوتی ہے تو اونٹوں سے اترتے ہیں ہم
اور سرِ شاہؑ تو نیزے پہ چڑھا رہتا ہے

کہتے تھے شاہِ نجف رن میں مرے گا عباسؑ
اپنے بھائی پہ ابھی سے یہ فدا رہتا ہے

طوف کعبہ کا تجھے شوق ہے ازبسکہ دبیرؔ
مضطرب دل صفتِ قبلہ نما رہتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۷)

سلام

مُجرئی کہتی تھی صغریٰؑ یہ دوا لائے کوئی
خاکِ پا میرے مسیحا کی اُٹھا لائے کوئی

بولی ماں دیکھ کے پُرخوں علی اکبرؑ کا جمال
ان کی تصویرِ پیمبرؐ کو دِکھا لائے کوئی

بند پانی جو ہوا شاہؑ نے خیمے میں کہا
لب پہ اپنے نہ بہ جُز شکرِ خدا لائے کوئی

کہتی تھی بالی سکینہؑ میں بلائیں لوں گی
ہاتھ عباسؑ کے دریا سے اٹھا لائے کوئی

جا کے زینبؑ نے مدینے میں منادی کی یہ
ذکرِ شادی نہ مرے آگے ذرا لائے کوئی

یاد آئیں گے مجھے ہاتھ کے قاسمؑ کے
بہرِ حق سامنے میرے نہ حنا لائے کوئی

درِ زنداں پہ کھڑی کہتی تھی بانوؑ بے کس
رن سے لاشا علی اکبرؑ کا اُٹھا لائے کوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بولے تشنہؑ پیاس سے ہے میری زباں میں لکنت
خطِ صغریٰؑ مرے عابدؑ سے پڑھا لائے کوئی

مانگی سوغات جو صغریٰؑ نے تو بولی بانوؑ
بیٹی تحفہ سفرِ مرگ سے کیا لائے کوئی

شمر نے مارا طمانچہ تو سکینہؑ نے کہا
لوگو جا کر مرے بابا کو بُلا لائے کوئی

کاٹ کر تشنہؑ کا گلا تیغ سے ظالم نے کہا
خون یہ پوچھوں گا زینبؑ کی ردا لائے کوئی

آئی مقتل میں جو زہراؑ تو یہ حوروں سے کہا
پاس میرے تنِ شبیرؑ اُٹھا لائے کوئی

لاشۂ تشنہؑ نے کہا ہاتھ کٹے ہیں مرے
بدلے شبیرؑ کے تسلیم بجا لائے کوئی

عشق ہے دردِ غمِ شاہؑ سے مجھ کو یہ دبیر
لوں نہ تا حشر اگر اس کی دوا لائے کوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۲

سلام

مُجرائی تشنہ کی لاش کو یادِ خدا رہی
قبلہ کی سمت صورتِ قبلہ نما رہی

جب تک گلوے شاہؑ پہ تیغِ جفا رہی
کیا بے قرار مُجرئی خیرالنساءؑ رہی

یارو تمھیں بھی اشک فشانی ضرور ہے
اس بزم میں بتولؑ ہے آنسو بہا رہی

لپٹی کبھی گلے سے کبھی تیغِ ظلم سے
بیٹا شہید ہو گیا زہراؑ بچی رہی

کہتے تھے شاہؑ خلد میں کیا جی لگے مرا
زین العبّا کو فوجِ ستم ہے ستا رہی

محشر میں مومنوں سے کہیں گے یہ جبرئیل
آؤ چلو بتولؑ ہے کوثر لٹا رہی

پیاسے موئے تھے شاہؑ نہ لب اُس نے تر کیا
پانی بہت سکینہؑ کو شیریں پلا رہی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ رے شوقِ تیر نہ جھپکی پلک ذرا
اصغرؑ کو بانو گود میں کتنا سُلا رہی

قطعہ

زینبؑ یہ بولی ہند سے کُرسی پہ مت بٹھا
مقتل میں خاک ہے مری امّاں اُڑا رہی

دربار میں یزید کے بیٹھی میں خاک پہ
زینبؑ کی اب جہان میں توقیر کیا رہی

خنجر رہا نہ شمر رہا پر جہان میں
سبطِ نبیؐ کی تعزیہ داری سدا رہی

رنڈسالے کو پہن کے دُلھن سب سے کہتی تھی
کیا کیا کرشمے ہیں مجھے قسمت دکھا رہی

زینبؑ نے پوچھا کون اُڑاتا ہے رن میں خاک؟
شہؑ بولے میری قبر ہے زہراؑ بنا رہی

کہتا تھا حُر یہ بھائی سے تُو چل کہ جلد چل
مجھ کو تو ہے بہشت میں زہراؑ بلا رہی

کہتے تھے شاہؑ پیاس بھی بھولی سکینہؑ بھی
کیا کیا مزے ہے تیغِ شہادت دکھا رہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب تک ہوا نہ دفن یتیمِ ابوترابؑ
کیا زلزلے میں قبرِ رسولِؐ خدا رہی

قبروں پہ بے کسوں کی کرے کون روشنی
زہراؑ چراغِ داغِ جگر ہے جلا رہی

پامال ہو کے لاشۂ شبیرؑ نے کہا
اب ظلم کی جہاں میں نہ کچھ انتہا رہی

شہؑ بے کفن جو دفن ہوئے اس خیال میں
زینبؑ رہی جہان میں پر بے ردا رہی

ننھا گلا سکینہؑ کا جب تک بندھا رہا
بے تاب روحِ حضرتِ مشکل کشاؑ رہی

دیتی تھی لاشِ حضرتِ عباسؑ یہ صدا
ٹھنڈی ہوا ترائی کی ہر دم ہے آ رہی

لیکن ہزار حیف کہ چالیس دن تلک
جلتی زمیں پہ لاشِ شہِؑ کربلا رہی

کبریٰؑ سے آ کے خواب میں قاسمؑ نے یہ کہا
ہم جان سے گزر گئے تم کو حیا رہی

بھائی کا سر دکھاتی ہے در در پھراتی ہے
زینبؑ کو فوجِ ظلم ہے کیا کیا ستا رہی

اُٹھتے ہیں تعزیے شہِؑ دیں کے جو اے دبیرؔ
کیا کیا ہر اک مکاں پہ اداسی ہے چھا رہی

jabir.abbas@yahoo.com

۷۳

سلام

سلامی ہر طرف شور و بُکا ہے
وداعِ حضرتِ مشکل کشا ہے

غمِ حیدرؑ میں جو آنسو بہا ہے
وہ اے مُجرائی دُرِ بے بہا ہے

وداعِ مرشدِ جبریلؑ ہے آج
وداعِ نائبِ خیرالوریٰ ہے

محبو روزِ ماتم ہے علیؑ کا
عزادارو عزائے مرتضیٰؑ ہے

کہو تم وا علیاؑ وا علیاؑ
یہی غُل درمیانِ انبیاؑ ہے

تزلزل مسجدِ کوفہ میں ہے آج
ستونِ کعبۂ ایماں گرا ہے

گلا جس کا بندھا تھا ریسماں میں
وہی مظلوم اب زخمی ہوا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

کہا تھا ”ومکؑ وَمی“ نبیؐ نے
علیؑ کا خون مسجد میں بہا ہے

اٹھے گا صبح کل تابوتِ حیدرؑ
فقط اِک شب کا مہماں مرتضیٰؑ ہے

الا یا عین جودی واسعد نیا
یہی کلثومؑ کی اس شب صدا ہے

الا فابکی امیر المومنینا
کہ اس رونے کی عقبیٰ میں جزا ہے

پڑھے گا کون خطبہ عید کے روز
شبِ بست و یکم شہؑ کی قضا ہے

قطعہ

محبو پہلوے عرشِ خدا میں
عیاں تصویرِ شاہِؑ لافتا ہے

مگر اس شب کو ہے وہ شکل پرخوں
فرشتے کہتے ہیں یا رب یہ کیا ہے؟

ندا آتی ہے عرشِ کبریا سے
فرشتو وقتِ فریاد و بکا ہے

علی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ ابن ابی طالب مرا شیر
ابھی تلوار سے زخمی ہوا ہے

یہ سُن کے روتے ہیں سارے ملائک
تہ زیر عرش سامانِ عزا ہے

علیؑ کا مرثیہ پڑھتا ہے جبریل
علیؑ کا صاحب ماتم خدا ہے

سر اپنا پیٹ کر کہتی ہیں حوریں
عزائے شوہرِ خیرالنساءؑ ہے

قطعہ

کہیں گے کعبے میں کل آ کے جبریل
کہاں ہے؟ تجھ میں جو پیدا ہوا ہے

صدا کعبے سے یہ ہوئے گی پیدا
نجف کی خاک میں وہ نور چھپا ہے

قطعہ

کسی نے بھر علیؑ قاتل کو اپنے
دمِ افطار شربت بھی دیا ہے ؟

علیؑ ایسے سخی تھے وا دریغا
حسینؑ ابن علی پیاسا موا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

پکڑ کر ابنِ ملجم کو جو لائے
کہا اصحاب نے اَب حکم کیا ہے؟

بہ شفقت پوچھا قاتل سے علی نے
خطا ہے میری یا تیری خطا ہے

کیا بن باپ کا بچوں کو میرے
یہی احسان کا میرے صلا ہے

دیا زینبؑ کو کیوں داغِ یتیمی
لحد میں نعرہ زن خیرالنساءؑ ہے

سزاوارِ امامت کیا نہ تھا میں؟
علی سا اور کوئی پیشوا ہے؟

لگایا زخم وہ تو نے کہ جس کا
نہ بخیہ ہے نہ مرہم نے دوا ہے

کہا قاتل نے ہو تم پاک و معصوم
جو کچھ تعذیر ہو مجھکو بجا ہے

علی کو آ گیا اِک جوشِ رحمت
یہ اندازِ رحیمی بھی جدا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا کھولو مرے قاتل کی مشکیں
امیرالمومنیں مشکل کشا ہے

علیؑ نے ہاتھ قاتل کے بھی کھلوائے
سو ان کی آل پر تازہ جفا ہے

رسن میں بازوئے کلثومؑ و زینبؑ
کمند و گردنِ زین العباؑ ہے

قطعہ

شبِ بست و یکم کا حال یارو
مفصّل یوں روایت میں لکھا ہے

دیا دستِ حسنؑ میں ہاتھ سب کا
کہا تو وارثِ آلِ عباؑ ہے

نہ کی عباسؑ کی پر کچھ سفارش
حرم حیراں تھے یہ کیا ماجرا ہے

پھرایا منہ جو حیدرؑ نے تو دیکھا
سرِ عباسؑ زانو پر جھکا ہے

یہ چپکے چپکے وہ کہتا ہے ماں سے
بھلا امّاں مری تقصیر کیا ہے

نہ سونپا کیوں مجھے بھائی حسنؑ کو
مجھے ہم چشموں سے شرم و حیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر عباسؑ کم رتبہ ہے سب میں
یا وہ بابا مرا مجھ سے خفا ہے

کہا حیدرؑ نے اے عباسؑ پیارے
سنیں تو ہم بھی تو کیا کہہ رہا ہے

نہ سونپا اس لیے تجھ کو حسنؑ کو
ترا مالک شہیدِ کربلا ہے

کہا شبیرؑ سے بیٹا خبردار
تمھیں عباسؑ کو ہم نے دیا ہے

یہ تم پر کربلا میں ہو گا صدقے
بہادر ہے بڑا اہلِ وفا ہے

یہی شیرِ دو تن کا ہے علمدارؑ
یہی سقائے آلِ مصطفیٰؐ ہے

صدا ناگاہ زہراؑ کی یہ آئی
ابھی سے فاطمہؑ اس پر فدا ہے

جزاک اللہ فی الدارین خیراً
جو کوئی عاشقِ آلِ عبا ہے

دبیرِ خستہ دل خاموش خاموش
دعا کر حق سے یہ وقتِ دعا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

کربلا میں جو سلامی شہ والا آئے
واسطے لڑنے کے ہر سمت سے اعدا آئے

آیا فردوس میں اصغرؑ تو کہا حوروں نے
کیا گئے عالمِ فانی میں بھلا کیا آئے

یوں قضا بولی کہ محنت ہے تمھاری برباد
جب کہ عباسِؑ علی برلبِ دریا آئے

غش کے عالم میں بھی کہتی تھی یہ صغریٰؑ صدحیف
نہ تو اکبرؑ ہی پھرے اور نہ بابا آئے

کوئی صغریٰؑ کو جگاتا تو یہ کہتی اٹھتی
لوگو بتلاؤ کہ کیا کوفے سے بابا آئے؟

غش سے ہوش آیا جو قاسمؑ کو تو سرورؑ سے کہا
میں نے دیکھا کہ ابھی خلد سے بابا آئے

پیٹھ پر ہاتھ مری پھیر کے بولے شاباش
خوب تم کام مرے اے مرے بیٹا آئے

زیرِ خنجر بھی یہ تھا خوف شہِ مضطر کو
کہیں میداں میں نہ ہمشیر مبادا آئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شاہؑ کہتے تھے کہ راحت میں سمجھتا ہوں اُسے
راہِ حق میں جو مِری سمت کو ایذا آئے

قطعہ

حُر دمِ نزع یہ کہتا تھا کہ چوموں میں قدم
یا الٰہی کہیں جلدی مرا مولا آئے

اتنے میں آئے شہِؑ دیں تو یہ حُر کہنے لگا
کیا مری یاد پہ تم اے مرے آقا آئے؟

کہا صغریٰؑ سے سکینہؑ نے حنا بندی کے وقت
دھیان اے بی بی تمھارے مجھے کیا کیا آئے

قطعہ

لاشِ شہؑ نے کہا جبریلؑ سے تم کہہ دیجو
یعنی اب تک نہ مری لاش پہ نانا آئے

اتنے میں احمدِؐ مرسل جو وہاں آئے دبیر
بولے جبریلؑ نبیؐ آپ کی اس جا آئے

jabir.abbas@yahoo.com

۷۵

سلام

ہر ایک ذرّہ کب اے مُجرئی حساب میں ہے
کہ سوزِ ماتمِ شبیرؑ آفتاب میں ہے

سلامی ابنِ علیؑ تو سوالِ آب میں ہے
زبانِ تیغ سے ہر اک عدو جواب میں ہے

کہاں حسینؑ کا لشکر کہاں سپاہِ یزید
کہ وہ ثواب میں ہے اور یہ عذاب میں ہے

جو کربلا میں مُوا وہ نکیر و منکر سے
سوال میں ہے نہ اندیشۂ جواب میں ہے

حسینؑ امام تو پیاسے رہے نہ برسا یہ
عجب ہے یہ کہ نمی کس لیے سحاب میں ہے

قطعہ

زہے حسینؑ کہ عمرِ عزیز زوارؑ کی
جو صرفِ آمد و شد ہو نہیں حساب میں ہے

گئے ہیں جو وہی آگاہ ہیں کہ کیا حشمت
عیاں رواقِ امامِ فلک مآب میں ہے

ذلیل ہو کوئی زائر تو بولتے ہیں مَلک
خموش باش کہ سبطِ رسولؐ خواب میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہیدِ اصغرؑ غنچہ دہن ہوا سو ہنوز
حجاب سے دہنِ غنچہ سو نقاب میں ہے

حسینؑ کہتے تھے اے ذوالجناح ٹھہر کے چل
کہ روحِ فاطمہؑ زہراؑ مری رکاب میں ہے

بنی تو روتی تھی گھونگھٹ میں خلق کہتی تھی
بنا تو قتل ہوا اور دلھن حجاب میں ہے

پسینہ پونچھتے اصغرؑ کا اور یہ کہتے تھے شاہؑ
جو اس میں بو ہے یہ نکہت نہیں گلاب میں ہے

کہا بتولؑ نے شاید حسینؑ پیاسے ہیں
کہ موجِ چشمۂ کوثر کی پیچ و تاب میں ہے

براتی قاسمؑ نوشہ کے کہتے تھے لبیک
کہ ہے جو خون میں سرخی وہی شباب میں ہے

حسینؑ امام نے رو کر کہا یہ اکبرؑ سے
کہ آرزو تمھیں مرنے کی اس شباب میں ہے

فلک زمیں پہ تو اس وقت گر نہیں پڑتا
سرِ امامِ زماں مجلسِ شراب میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بیادِ تشنگیِ شہؑ اُلٹ گیا ساغر
بجز ہوا نہیں کچھ کاسۂ حباب میں ہے

حرم تو بلوے میں پردے میں دخترانِ یزید
زمانہ دیکھو کہ کس درجہ انقلاب میں ہے

میں ورثہ دارِ علیؑ ہوں پکارتے تھے حسینؑ
کہ آج ریش مرے خون کے خضاب میں ہے

جو رن میں آتی تھی بُو جسم سے شہیدوں کے
کہا وہ نکہتِ جاں بخش مشکِ ناب میں ہے

زہے حسینؑ کہ کہتے تھے ٹھہر ٹھہر اے شمر
عجب مزہ تری تیغِ رواں کے آب میں ہے

حرم سے صبحِ شبِ قتل شاہؑ کہتے تھے
مری سکینہؑ کو چونکانا مت کہ خواب میں ہے

جلے جو معرکۂ کربلا میں دل سب کے
اُسی سے سوز و گداز آج تک کباب میں ہے

کسی نے شہؑ کے پسینے سے دی ہے جو تشبیہ
یہی سبب ہے جو خوشبو بہت گلاب میں ہے

خیالِ غارتِ اہلِ حرم جو گزرا ہے
تنِ حسینؑ پس از قتل اضطراب میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہید و بے کس و مظلوم و بے دیار و غریب
ہر ایک لفظ یہ شبیرؑ کے خطاب میں ہے

قطعہ

درِ خیام سے گھوڑا جو چل کے ٹھیر گیا
پکارے شہؑ تو رُکا کیوں؟ رہِ صواب میں ہے

تو ذُوالجناح نے رُو کر کہا چلوں کیوں کر
سکینہؑ آپ کی لپٹی ہوئی رکاب میں ہے

نگاہِ مہر کر اے شاہؑ مدح گویوں میں
دبیرؔ بھی ترے اربابِ انتخاب میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سلامی ذرّہ نہ دوں آفتاب کے بدلے
نہ لوں میں عرش درِ بوتراب کے بدلے

زہے حسینؑ کہ سازند سبحہ از خاکش
ہے خاک ذکر میں گویا جناب کے بدلے

نہ آرزو کوئی باقی تھی شاہ کو دمِ ذبح
کہ آبِ تیغ ہی کافی تھا آب کے بدلے

پہ شوقِ ذکرِ خدا تھا سو اب بذکرِ خدا
تراب ہے خلفِ بوترابؑ کے بدلے

ہے قطع فاطمہؑ پر جامۂ عزاداری
نہ کپڑے بعدِ رسالت مآبؐ کے بدلے

عرقِ گُلِ رخِ سروز کا عیدِ عاشورا
شہید عطر تھے ملتے گلاب کے بدلے

جگہ کسی نے بھی قاتل کو دی ہے سینہ پہ
یہ خُلقِ شہؑ تھا عدو سے عتاب کے بدلے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھپّرِی ہے فلک گنبدِ رواقِ حسینؑ
ظہورِ شمس کا ہے آفتاب کے بدلے

فلک کا بخل تو دیکھو کہ بہتے دریا پہ
حسینؑ امام کو دی پیاس آب کے بدلے

ہوئی جو ماتمِ اکبرؑ میں شہؑ کی ریش سفید
لگایا خون پسر کا خضاب کے بدلے

وہ ریگِ گرم وہ تپتی ہوئی زمیں وہ دھوپ
یہ فرش شہؑ کو ملا فرشِ خواب کے بدلے

جلائے لشکرِ ناری نے وہ خیامِ حسینؑ
تھے جن میں رشتۂ ایماں طناب کے بدلے

سیاہ پوش حرم اور سُرخ پوش حسینؑ
فلک نے رنگ کیے انقلاب کے بدلے

دعا حرم کی یہ پچھلے پہر سے تھی شبِ قتل
عیاں ہو نیرِ حشر آفتاب کے بدلے

دُلھن سے کہتا تھا بلوے میں یہ سرِ نوشہؑ
چھپا لو بالوں سے منہ کو نقاب کے بدلے

طلتاب: رثی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ آیہ ہے کہ نہ ہوئے قصاص خونِ حسینؑ
جو قتل ہوں ثقلین اُس جناب کے بدلے

کہا امامؑ نے حجت میں ختم کرتا ہوں
لعینو تیر نہ مارو جواب کے بدلے

یہ کہہ کے اُٹھتی تھی سوتے سے صبح دم صغریٰؑ
میں دیکھوں باپ کا منہ آفتاب کے بدلے

اُٹھا یہ غُل کہ ہے معراجِ احمدؐ ثانی
چلے جو مرنے کو اکبرؑ جناب کے بدلے

پنہا کے پیرہنِ مصطفیٰؐ کہا ماں نے
براق چاہیئے اسپِ عقاب کے بدلے

دیا جو قاصدِ صغریٰؑ نے خط تو شہؑ نے کہا
پیامِ مرگ ہے بھائی جواب کے بدلے

کہا حسینؑ نے اکبرؑ کے رخ پہ دیکھ کے خط
خزاں رقم ہے بہارِ شباب کے بدلے

کہا سکینہؑ کے سقے نے کو نہ آب ملا
پہ آبرو تو ملی ہم کو آب کے بدلے

احمدِ ثانی: احمد کی مثال (مراد حضرت علی اکبرؑ) / براق: برقی سواری جس پر حضورؐ نے معراج کا سفر کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُدھر تو لشکرِ اعدا تھا صرفِ مے خواری
اِدھر تھی بادۂ کوثر شراب کے بدلے

قمر صفت تھا فلک سیر ذوالجناحِ حسینؑ
اِدھر اُدھر مہِ نو تھے رکاب کے بدلے

جو بے ولائے ائمہ ہیں صرفِ صوم و صلوٰۃ
عذاب اُن کو ملے گا ثواب کے بدلے

شفیعِ روزِ قیامت کے آلؑ اور محبوس
نہ حشر کیوں ہوا اس انقلاب کے بدلے

یہ قید میں تھی شکوہِ سواریِ سجادؑ
سپاہِ غم رُفقائے جناب کے بدلے

عنانِ صبر بکفِ مرکبِ رضا تہِ ران
قدم میں بیڑی کا حلقہ رکاب کے بدلے

جو قتل ہوتا تھا پیاسا بہت تڑپتا تھا
یہ صبر شہؑ نے کیا اضطراب کے بدلے

پکاری فاطمہ صغریٰؑ حسینؑ قتل ہوئے
لہو فلک سے جو برسا سحاب کے بدلے

مے خواری: شراب نوشی / مہِ نو: پہلی کا چاند

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمر سے حالِ شہیداں جو پوچھا حاکم نے
تو گن کے سر دیے فردِ حساب کے بدلے

سکینہؑ بلوے میں اپنا پھٹا ہوا کرتا
اُلٹ کے رکھتی تھی منہ پہ نقاب کے بدلے

امامِ عرش نشیں گھوڑوں سے ہوا پامال
فلک نہ گر پڑا اس انقلاب کے بدلے

چڑھے جہاد پہ جو صبح غازیانِ مُسن
تو رنگِ عکسِ شفق تھا خضاب کے بدلے

مثالِ قبلہ نما کو جو دل سے شاہؑ کے دوں
قرارِ قطب کا ہو اضطراب کے بدلے

لقب رسولؐ کا اُمّی تھا پہ بفضلِ خدا
پڑھا تھا علمِ لدن ہر کتاب کے بدلے

نبیؐ مدینۂ علم اور اُس مدینے میں
کنندۂ درِ خیبر ہے باب کے بدلے

دلِ بتولؑ پہ اُنیس سو اور ایک ہیں داغ
جراحتِ تنِ شہؑ کے حساب کے بدلے

غازیانِ مُسن: بڑھے غازی (مجاہد) خضاب: رنگ جو بالوں میں لگاتے ہیں، علمِ لدن: الٰہی علم، کنندہ: اکھاڑنے والا، باب: دروازہ، جراحت: زخم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکینہؑ باپ سے چھٹ کر نہ ایک دم سوئی
پُر آیا خواب اجل اُس کو خواب کے بدلے

نہ کیوں حسینؑ کے روضہ میں ہو دعا مقبول
کہ نصب بابِ اجابت ہے باب کے بدلے

کیا جو حُر کو ہراول امامؑ نے اپنا
تو اُس نے سر دیا نذرِ خطاب کے بدلے

دبیرؔ مجھ کو جو آٹھوں بہشت دے رضواں
نہ لوں میں ایک درِ بوترابؑ کے بدلے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۷

سلام

بزمِ ماتم میں جو با چشمِ پُر آب آتا ہے
پیشوا لینے کو مجرائی ثواب آتا ہے

کہتی تھی فاطمہؑ شبیرؑ کو کچھ دُکھ پہنچا
آج تربت میں جو مجھکو نہیں خواب آتا ہے

شاہؑ نے حُر سے کہا روک لے گھوڑے کی عناں
شبیرؑ حق تھامے ہوئے تیری رکاب آتا ہے

بولی زینبؑ کہ بتا جاتا ہے منہ سے بولو
کہا کبریٰؑ نے اشارے سے حجاب آتا ہے

رات کو کہتی تھی کبریٰؑ کہ کروں کیا نالے
نہ قضا آتی ہے نہ آنکھوں میں خواب آتا ہے

فضہ دیتی تھی سکینہؑ کو دلاسا کہ نہ رو
لے کے عمو ترا مشکیزۂ آب آتا ہے

دیکھ کر چودھویں کا چاند یہ زینبؑ نے کہا
یاد اکبرؑ کا مجھے عہدِ شباب آتا ہے

پیشوا: رہبر امام / تربت: قبر / عناں: مہار / رکنا: دولھا سا نالے: رونے کی آواز / قضا: موت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

روزِ عاشور صدا آتی تھی یہ دریا سے
آلِ احمدؐ سے مجھے آج حجاب آتا ہے

کربلا کو جو کوئی جاتا ہے کہتے ہیں ملک
لوٹنے کو یہ دوعالم کا ثواب آتا ہے

حوروں سے کہتا تھا رضواں کہ بہار و جنّت
آج جنّت میں شہِؑ عرش جناب آتا ہے

حُر نے یہ ساقیِ کوثر سے کہا کوثر پہ
مرے مولاؑ کو میسّر نہیں آب آتا ہے

دیکھ کر زخم تنِ شہؑ پہ کہا زہراؑ نے
اتنے زخموں کا نہیں مجکو حساب آتا ہے

کہا کبریٰؑ نے نہیں بولتے ہم سے زنہار
خواب میں بھی مرے دولہا کو حجاب آتا ہے

یا حسینؑ ابن علیؑ آپ کے روضے پہ دبیرؔ
یاد فرماؤ اگر ہم تو شتاب آتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۷۸)

سلام

نبیؐ کو مُجرئی غم بے حساب ہوتا ہے
کہ کنبہ فاطمہؑ کا بے نقاب ہوتا ہے

رقم جو مرثیۂ بوترابؑ ہوتا ہے
ہر ایک شعرِ سلام آفتاب ہوتا ہے

رواں یہ چشمِ سلامی سے آب ہوتا ہے
کہ قطرے قطرے سے سائل سحاب ہوتا ہے

یہ کربلا کا شرف ہے جو دفن ہو اُس جا
لحد میں اُس پہ نہیں کچھ عذاب ہوتا ہے

چلے حسینؑ سفر کو تو کہتی تھی صغریٰؑ
دُہائی حق کی مدینہ خراب ہوتا ہے

قطعہ

کہا حسینؑ نے رہ رہ کے کر نہ ذبح مجھے
کہ صدمہ دل پہ مرے بے حساب ہوتا ہے

تو شمر ہنس کے یہ بولا کہ اے شہِؑ بے کس
بتولؑ روتی ہے مجھ کو ثواب ہوتا ہے

دُہائی: فریاد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بوقت ذبح صدا آئی مُودہ باد حسینؑ
کہ تیرا شاہِ شہیداں خطاب ہوتا ہے

بہا کے اشک کی تسبیح کو شمار کیا
پہ زخم شہؑ کا نہیں کچھ حساب ہوتا ہے

حسینؑ ہوتے تھے جب ذبح کہتی تھی زینبؑ
قضا کا وقت نہیں انقلاب ہوتا ہے

کہا یہ طوعہ سے مسلمؑ نے کوچ ہو گا سحر
تمھارے گھر میں مرا پا تراب ہوتا ہے

بلا جو مرقدِ حیدرؑ مجاوروں نے کہا
شہید اب پسرِ بوترابؑ ہوتا ہے

کہا یہ شمر سے زینبؑ نے لے ردا نہ مری
کہ سر برہنہ رسالت مآبؑ ہوتا ہے

جھکایا سر تہِ خنجر جو حُر نے شہؑ بولے
نبیؐ کے حُجرے سے تو باریاب ہوتا ہے

رسولؐ زادیوں کو دیتی ہے ردا شیریںؑ
سرِ حسینؑ کو کیا کیا حجاب ہوتا ہے

مُودہ: مبارک

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہا یہ ہند کی بیٹی نے اے سکینہؑ نہ رو
کہ تیرے غم میں مرا زہرہ آب ہوتا ہے

کہا سکینہؑ نے سوتی تھی شہؑ کے سینے پہ
اور اب تو خاک پہ سر وقتِ خواب ہوتا ہے

بتولؑ کہتی تھی رو رو کے لاشِ اکبرؑ پہ
کسی کا یوں نہیں ضائع شباب ہوتا ہے

دبیرؔ روضۂ شہؑ میں جو ہوئے مستدعی
ہر ایک مقصدِ دل مستجاب ہوتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

۷۹

سلام

جس گھڑی گرمیِ بازار قیامت ہو گی
خلد اے حُرؑ ہر اشک کی قیمت ہو گی

حُرؑ شہؑ کی جو میداں میں شہادت ہو گی
کیسی ناموسِ پیمبرؐ پہ مصیبت ہو گی

غمِ شبیرؑ سے محشر میں شفاعت ہو گی
حُرؑ وہ تو کلیدِ درِ جنت ہو گی

بولے شہؑ حُرؑ گر میری شہادت ہو گی
عاصیوں کی تو قیامت میں شفاعت ہو گی

حُرؑ کہتے تھے شہؑ ہم پہ وہ آفت ہو گی
جو کوئی اس کو سنے گا اُسے رقت ہو گی

حُر نے یہ دل میں کہا شہؑ کو اگر قتل کیا
حشر میں تجکو پیمبرؐ سے ندامت ہو گی

کہا عباسؑ نے مت تیر لگاؤ یارو
ورنہ برباد یہ ساری مری محنت ہو گی

کلید: کنجی، عاصیوں: گناہگاروں

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا اَعدا نے تو دو مَشک ہمیں تب یہ کہا
مَشک دوں گا تو امانت میں خیانت ہو گی

کہا عابدؑ نے جو میں طوقِ گراں پہنوں گا
مجھ میں واللہ کہ اٹھنے کی نہ طاقت ہو گی

تیغ عباسؑ نے کھینچی تو عمر کہنے لگا
اب عیاں حیدرِؑ صفدر کی شجاعت ہو گی

بولی بیٹوں سے یہ زینبؑ جو نہ تم قتل ہوئے
مجھ کو زہراؑ و پیمبرؐ سے خجالت ہو گی

تب قیامت میں عجب ہو گی قیامت برپا
داد خواہ آ کے جو خاتونِ قیامت ہو گی

پیار اکبرؑ کو جو شہ کرتے وہ یہ کہتا تھا
ہم جو مر جائیں گے کیا آپ کی حالت ہو گی

لاشِ شبیرؑ سے عابدؑ نے کہا مقتل میں
میں نہ سمجھا تھا کہ یہ مجھ پہ مصیبت ہو گی

بیڑیاں پا میں پڑیں طوقِ گراں گردن میں
اور ابھی راہ کی بھی مجھ پہ مشقت ہو گی

حشر تک نام رہے گا رفقا کہتے تھے
ہم کو دولت یہ شہادت کی بدولت ہو گی

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہؑ نے زینبؑ سے کہا دیکھ لو جی بھر کے مجھے
یہ ملاقات ہماری بہ قیامت ہو گی

ایک شب کی یہ ملاقات غنیمت سمجھو
صبح میدانِ شہادت میں شہادت ہو گی

دیکھ سر زانوے سرورؑ پہ یہ حُرؑ کہنے لگا
مجھ کو معلوم نہ تھا یہ مری قسمت ہو گی

جا کے کوثر پہ کہا شاہؑ نے یہ کوثر سے
آبِ خنجر سے فزوں تجھ میں نہ لذّت ہو گی

دیکھ اکبرؑ کو لڑکپن میں یہ کہتے تھے حسینؑ
ہائے اٹھارویں سال آپ کی رحلت ہو گی

قتل کی اپنے خوشی تھی پہ یہ غم تھا شہؑ کو
دوزخی ہائے مرے نانا کی اُمت ہو گی

دیکھ کر فاطمہؑ کو خواب میں سر کھولے ہوئے
پوچھا زینبؑ نے کہ کیا صبحِ قیامت ہو گی

کہا زہراؑ نے کہ زینبؑ تجھے معلوم نہیں
کل ترے بھائی کی میداں میں شہادت ہو گی

عیاں: ظاہر۔ خجالت: شرمندگی۔ فزوں: زیادہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سجدۂ شکرِ خدا کر کے تہِ تیغ حسینؑ
بولے اب نیزے پہ قرآں کی تلاوت ہو گی

شہؑ کو زینبؑ نے دیا جامہ تو بیٹوں نے کہا
ہم کو بھی آخری پوشاک عنایت ہو گی

ہند سے کہتی تھی زینبؑ مجھے چادر نہ اُڑھا
بے کفن مردہ ہے شہؑ کا مجھے خجلت ہو گی

بانو کہتی تھی کہ تم تو گئے مارے اکبرؑ
اب مدینہ میں کہو کس کی زیارت ہو گی

مرگ کہتی تھی کہ تیغوں کو نہ بے آب رکھو
آج اے اہلِ ستم پیاسوں کی دعوت ہو گی

نیزے والے سے یہ عباسؑ کا سر کہتا تھا
جا سکینہؑ کے نہ آگے مجھے خجلت ہو گی

ننگے سر کہتی تھی بانو نہ وطن چھوڑتی میں
گر سمجھتی کہ یہ پردیس میں ذلت ہو گی

شمر سے شہؑ نے کہا چڑھ نہ مرے سینے پر
سینہ مجروح ہے زخموں میں اذیت ہو گی

جامہ: لباس، خجلت: شرمندگی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

جب کہ پیدا ہوئے اصغرؑ تو کہا بانوؑ نے
اب مرے گھر میں علیؑ کی بھی زیارت ہوگی

موج زن چشمۂ کوثر جو ہوا بولے علیؑ
میرے شبیرؑ پہ اب پیاس کی شدت ہوگی

سینے کے زخم پہ ہاتھ اس لیے اکبرؑ نے رکھا
یعنی دیکھیں گے جو بابا اُنھیں رقت ہوگی

جب سکینہؑ کو لگی پیاس تو بولے عباسؑ
اب عنایت ہمیں سقائی کی خدمت ہوگی

کٹ کے بولا سرِ شہؑ دیکھ مدینہ کی طرف
اب تو یا ختمِ رُسلؐ بخششِ اُمت ہوگی

شہؑ نے فرمایا یہاں بند ہے دانہ پانی
باغِ فردوس میں اے حُر تری دعوت ہوگی

تیغ جب شاہؑ نے کھینچی تو فرشتوں نے کہا
اب عیاں فاطمہؑ کے شیر کی طاقت ہوگی

بارہ زخموں میں گلا شمر نے شہؑ کا کاٹا
کسی جلاد میں ایسی نہ شقاوت ہوگی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

لاشا شبیرؑ کا بے گور ہے کہتی تھی زمین
کیا نبیؐ سے مجھے محشر میں خجالت ہو گی

شہؑ کے لاشے نے کہا مجھ کو نہ پامال کرو
ورنہ شق حیدرِؑ کرار کی تربت ہو گی

آئیں گے جب صفِ محشر میں حسینؑ ابنِ علیؑ
گود میں اصغرِؑ معصوم کی میت ہو گی

شکر صد شکر ترے نامۂ عصیاں پہ دبیر
صدقۂ فاطمہؑ سے مُہرِ شفاعت ہو گی

خوفِ محشر نہیں دل میں مرے زنہار دبیر
ہے یقیں شاہؑ کے صدقے سے شفاعت ہو گی

کس طرح حشر میں ہوئے گی نجات اُس کی دبیر
جس شقی کو شہِ مرداں سے عداوت ہو گی

jabir.abbas@yahoo.com

عیاں: ظاہر/ شیر: دودھ/ شقاوت: بے رحمی/ شق: پھٹنا/ تربت: قبر/ عصیاں: گناہ/ زنہار: ہرگز/ شقی: مردود/ عداوت: دشمنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

حشر میں جوہریٔ اشک عزا دار ملے
مُجرئی مول میں قصرِ دُرِ شہوار ملے

شیر خاتونِؑ قیامت کی جسے دھار ملے
مُجرئی قہر ہے اُس حلق سے تلوار ملے

یوں تو ایک ایک سے رخصت ہوئے مل مل کے حسینؑ
پر سکینہؑ کے گلے رو کے کئی بار ملے

دی جگہ آبلوں میں تا نہ خلش غیر کو ہو
پائے سجادؑ کو رستے میں جہاں خار ملے

سرِ شہ دیکھا چھری ہونٹوں کے اُوپر دیکھی
رنج زینبؑ کو نہ کیا کیا سرِ دربار ملے

متفق حُبِ علیؑ پر ہوں جو سب اہلِ جہاں
ایک بھی پھر نہ قیامت میں گُنہ گار ملے

دُرِ شہوار: بڑا قیمتی موتی / آبلہ: چھالا / خلش: جلن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حشر میں نذرِ غمِ شاہؑ کا بدلا ہوا خواب
جس نے یاں اشک دیے واں دُرِ شہوار ملے

شاہؑ کہتے تھے کہ سقائے حرم سیفِ خدا
تم کو کیا کیا لقب اے بھائی علمدارؑ ملے

قطعہ

بولے سجادؑ سپاہِ پسرِ حیدرؑ کو
جامِ کوثر کے ملے خلد کے گلزار ملے

شکوہ لازم نہیں مقسوم یہ اپنا اپنا
بیڑیاں ہم کو ملیں طوق ملا خار ملے

کان مجروح ہوئے اور طمانچے کھائے
غم سکینہؑ کو یہ بعد از شہِؑ ابرار ملے

دردِ سر فاقہ کشی بے پدری دربدری
ہائے پردیس میں عابدؑ کو یہ آزار ملے

بانو کہتی تھی ترا فاتحہ دلواؤں گی
دودھ کے کوزے گر اے اصغرِؑ دلدار ملے

آسماں رُوئے زمیں پر جو ابد تک ڈھونڈے
کوئی شبیرؑ سا مظلوم نہ زنہار ملے

مقسوم:قسمت کالکھا|مجروح: زخمی

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرِ شبیرؑ سے کوفے میں یہ آتی تھی صدا
پیار کر لوں جو کہیں مسافرِ غم خوار ملے

ہند آئی جو محل سے سرِ دربارِ یزید
اک رسن میں کئی سادات گرفتار ملے

اب تلک خاک اُڑاتی ہے وہاں آ کے بتولؑ
ہیں یہاں خاک میں شبیرؑ کے گلزار ملے

کیوں نہ گل چاک گریباں ہوں زمیں سے پیدا
خاک میں فاطمۂ زہرا کا جو گلزار ملے

برچھیاں زخموں کی پہنے تھے جوانانِ حسینؑ
بیاہ میں قاسمِ نوشاہ کے یہی ہار ملے

شہدا کہتے تھے قربان حسینؑ و عباسؑ
ایسے کس فوج کو سردار و علمدار ملے

باپ کے سوگ میں سجادؑ سدا زینبؑ کو
کبھی بے ہوش ملے اور کبھی ہشیار ملے

شام تک راہ میں عابدؑ کو تمنا یہ رہی
دم میں لے لوں جو کہیں سایۂ دیوار ملے

jabir.abbas@yahoo.com

رن میں بازارِ شہادت جو قضا نے کھولا
سربکف جنسِ شہادت کے خریدار ملے

دونوں فوجوں کو جو تقدیر نے دیکھا دمِ جنگ
شہدا نور ملے اہلِ جفا نار ملے

کیوں فلک خیمہ سے گھبرا کے جو نکلی زینبؑ
حلق پر شہؑ کے رواں خنجر خونخوار ملے

اب تلک تربتِ صغریٰؑ سے فغاں ہے یہ بلند
ایسے بچھڑے کہ نہ پھر سیّد ابرار ملے

قطعہ

شہؑ سے صغریٰؑ نے کہا یہ دمِ تسلیم وداع
جیتے جی خاک میں اے کاش یہ بیمار ملے

لونڈیوں کو بھی لیا قبلۂ حاجات نے ساتھ
اک ہمیں دردِ جدائی کے سزاوار ملے

لاشِ اکبرؑ پہ یہ چلاتے تھے جھک جھک کے حسینؑ
ہو نہ بینائی تو کیا لذتِ دیدار ملے

jabir.abbas@yahoo.com

لائے اصغرؑ کو جو مولاؑ تو گلا چومنے کو
تیر کھولے ہوئے رن میں لبِ سوفار ملے

وصلِ معبود ہم آغوشئ زہراؑ و رسولؐ
کیا مرے شہؑ کو تہِ خنجرِ خوں خوار ملے

قطعہ

حُرؑ جدا ہو کے عمر سے جو چلا سوئے حسینؑ
پشت پہ بہرِ مدد حیدرِ کرار ملے

فوجِ اسلام میں آیا تو پکارا ہاتف
ہو سروکار جو حق سے تو یہ سرکار ملے

بیٹا اٹھارہ برس کا جو چھنا بولے حسینؑ
جلد اب میرے بھی حلقوم سے تلوار ملے

پاؤں عابدؑ کے جو منزل پہ حرم نے دیکھے
ایک اک آبلہ میں آہ کئی خار ملے

حال صغریٰؑ نے جو پوچھا تو یہ زینبؑ نے کہا
دکھ پہ دکھ غم پہ غم آزار پہ آزار ملے

دی دعا ماں نے یہ عباسؑ کو ہنگامِ سفر
جا تجھے مرتبۂ جعفرِؑ طیار ملے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

زعفرِ جن نے کہا دفن کروں اصغرؑ کو
حکم گر اے پسرِ حیدرِؑ کرار ملے

روئے شہؑ اور یہ بولے کہ مقدر میں تو ہے
تا بہ چہلم کفن اصغرؑ کو نہ زنہار ملے

روتی تھی گنجِ شہیداں میں یہ کہہ کر زہراؑ
ہیں اسی خاک میں میرے دُرِشہوار ملے

کہا نانی سے یہ صغریٰؑ نے ہوئے قتل حسینؑ
ننگے سر خواب میں ہیں احمدِؐ مختار ملے

میں نے پوچھا تو کہا خاک اُڑاؤ تم بھی
خاک میں فاطمہؑ صغریٰؑ مرے گلزار ملے

در فشہ خواب اجل کے لیے پاؤں جو دبیرؔ
آنکھ کھل جائے کہ اب طالع بیدار ملے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرئی کہتے تھے شہؑ خالقِ اکبر کے لیے
ظالمو پانی دو مجھ کو علی اصغرؑ کے لیے

شہؑ نے بانوؑ سے کہا کپڑے ہیں سب خوں میں تر
دو ردا بہرِ کفن لاشۂ اکبرؑ کے لیے

اس سے افزوں کیا عباسؑ کا شورِ ماتم
جس طرح سے کہ نبیؐ روئے تھے جعفرؑ کے لیے

خشک حلقوم پہ جس وقت چلا خنجرِ شمر
کیا مزے شاہؑ نے آبِ دمِ خنجر کے لیے

شاہؑ کہتے تھے کہ ہیں مرتبہ میں دونوں ایک
بہرِ اکبرؑ ہے سناں تیر ہے اصغرؑ کے لیے

دیکھ کر فوجِ مخالف کو یہ شہؑ کہتے تھے
اتنا ساماں ہے یہ ایک مرے سر کے لیے

حوضِ کوثر پہ کہا شہؑ نے پدر سے اپنے
دیا اعدا نے نہ پانی علی اصغرؑ کے لیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کو چشمۂ کوثر کے ہیں مختار مگر
رہا محتاج بس اِک پانی کے ساغر کے لیے

خواب میں شہؑ سے سکینہؑ نے کہا میرے کان
زخمی اعدا نے کیئے دیکھیے گوہر کے لیے

نکلا تابوت سکینہؑ کا جو ہیں زنداں سے
خلق سب روتی تھی شبیرؑ کی دختر کے لیے

شہؑ سے زینبؑ نے کہا دیکھوں نہ میں آپ کی مرگ
طور کچھ ایسا کیا چاہیے خواہر کے لیے

کہا بانوؑ نے کہ یا ساقیِ کوثر آؤ
شہؑ کو پانی نہیں ملتا علی اصغرؑ کے لیے

قطعہ

زعفر جن مع افواج بہ میدانِ ستم
آیا جس دم مددِ سبطِ پیمبرؐ کے لیے

شہؑ نے فرمایا کہ کیا فائدہ زعفر اس سے
ہے میرا حلق بنا شمر کے خنجر کے لیے

شاہؑ کہتے تھے کہ مرنے کا نہیں غم مجھ کو
دل مرا کڑھتا ہے پر زینبؑ مضطر کے لیے

کہتی تھی زینبؑ مضطر کروں کس کس کا غم
عون کے واسطے میں روؤں کہ جعفرؑ کے لیے

یا امامِ دو جہاں عرض یہ کرتا ہے دبیرؔ
مغفرت حشر میں کیجو علی اصغرؑ کے لیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۲

سلام

اے مُجرئی فغانِ حرم عرش پر گئی
پیاسی تڑپ کے سکینہؑ جو مر گئی

اے مُجرئی سکینہؑ بھی کیا کام کر گئی
بابا کے سر پہ سر کو رکھا اور مر گئی

مُجرائی کیا سکینہؑ پہ آفت گزر گئی
زندان میں اٹھائے یہ صدمے کہ مر گئی

کہتی تھی بانوؑ ہو گیا اکبرؑ میرا شہید
اور میں نہ آہ اُس کی بلا لے کے مر گئی

جس کا پدر تھا بابِ علوم رسولِؐ حق
سر ننگے شام و کوفہ میں وہ دربدر گئی

بالی سکینہؑ پوچھتی تھی راہِ شام میں
اماں کہو سپاہِ حسینؑی کدھر گئی؟

صغرٰیؑ یہ کہتی تھی کہ پدر نے کیا سفر
اور حیف ہے نہ کوچ میں دنیا سے کر گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینبؑ نے در سے جانبِ میداں جو کی نگاہ
آئی نظر سپاہ جہاں تک نظر گئی

مڑ کر صدا نجف کو یہ دی یا علیؑ مدد
اعدا سے اور اخی سے لڑائی ٹھہر گئی

مطلق رہا نہ پردے کا زینبؑ کو کچھ خیال
اکبرؑ کی لاش ڈھونڈنے خود ننگے سر گئی

فردوس میں یہ کہتے تھے عباسؑ سے حسینؑ
اب تک نہ بھائی شدّتِ دردِ کمر گئی

قطعہ

رو کر پکاری ہے تُو ہی خواہر حسینؑ کی
زینبؑ کے رُخ پہ ہند کی جس دم نظر گئی

سر ننگے اور آلِ نبیؐ وا مصیبتا
وہ بولی جو گزرنی تھی ہم پر گزر گئی

کعبہ چھٹا مدینہ چھٹا خیمہ جل گیا
بھائی بھتیجے قتل ہوئے میں نہ مر گئی

یہ خشک تھا گلوے شہنشاہِ کربلا
چل چل کے تیغِ شمرِ ستم گر ٹھہر گئی

نازل ہوئی تھی جس کے لیے عرش سے عبا
عترت اُسی کی کوفے میں سب ننگے سر گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بانوؑ یہ رن میں لاشۂ اصغرؑ پہ کہتی تھی
یہ پیاری پیاری شکل تری خوں میں بھر گئی

پیاسے رہے گلے پہ لگا ناوکِ ستم
چھوٹے سے سن میں تم پہ یہ ایذا گزر گئی

اُس غم سے سر برہنہ ہے فردوس میں بتولؑ
بلوے میں جب سے زینبؑ خستہ جگر گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۳

سلام

کینہ دلِ مجرائی سرور میں نہیں ہے
یہ آئینہ اقلیمِ سکندر میں نہیں ہے

جو فکر سلامِ شہِ صفدر میں نہیں ہے
اے مُجرئی خُلد اُس کے مقدر میں نہیں ہے

گریاں جو سلامی غمِ سرور میں نہیں ہے
خوشنودیِ بخشش اُسے محشر میں نہیں ہے

اے مُجرئی آب اشکوں کے گوہر میں نہیں ہے
اور آہ میں جو تاب ہے اختر میں نہیں ہے

غُل فاطمہؑ کے پُرسے ماتم سے اُٹھے گا
اک تار بھی اب دامنِ محشر میں نہیں ہے

عابدؑ سے کہا شہؑ نے کہ مرنے کو نہ جاؤ
مرقوم ترا نام بہتر میں نہیں ہے

اقلیم: سلطنت/خوشنودی: طاعت خوشامد/آب: چمک/اختر: تارہ/مرقوم: لکھاہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غ دو زباں نے کہا کھینچو مجھے یا شاہ
ب تاب حسامِ شہِؑ صفدر میں نہیں ہے

قطعہ

ن لیجیے دیتے ہیں یہ طعنے تمھیں اعدا
ورِ شہِؑ مرداں تنِ سرور میں نہیں ہے

ر شہِ لولاکؐ ہے مظلومیِ زہراؑ
زورِ علیؑ تابِ حیدرؑ میں نہیں ہے

یا رحم ہے بولے شہِؑ دیں یوں ہی سہی خیر
ر تو دلِ فرزند پیمبرؐ میں نہیں ہے

یاروں کا رفیقوں کا قصاص اُن سے میں کیا لوں
یک اُن سا کوئی فوجِ بداختر میں نہیں ہے

م سن میرے اکبرؑ کے جواں ہیں اُدھر لاؑ
م شکلِ پیمبرؐ کوئی لشکر میں نہیں ہے

ب تیغ علم کی تو یہ جبریلؑ پکارے
بیرؑ یہ مضمون تو محضر میں نہیں ہے

قصاص=خوں بہا، بداختر=بدکردار، محضر=دفتر

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بانُو نے کہا دودھ تو دودھ آہ یہ دیکھو
پانی بھی نصیب علی اصغرؑ میں نہیں ہے

بانُو نے کہا شادیِ اکبرؑ کی ہوں مشتاق
ہے دل میں وہ حسرت جو مقدر میں نہیں ہے

اکبرؑ کے سراپا کی ثنا کرتے تھے اعدا
حقا یہ ضیا نیرِ اکبر میں نہیں ہے

کیا نکہتِ گفتار ہے کیا شوکتِ رفتار
وہ گل میں نہیں ہے یہ صنوبر میں نہیں ہے

سیب ذقن و موجِ لب خشک کا ثانی
طوبیٰ میں نہیں چشمۂ کوثر میں نہیں ہے

ہے نامۂ صغرٰی میں جو مضمونِ نقاہت
پرواز کا مقدور کبوتر میں نہیں ہے

ایک ایک کو ہے مدِنظر اپنی شہادت
فردِ نظری شاہ کے دفتر میں نہیں ہے

صغرٰی نے یہ لکھا مدد اے عیسیٰؑ دوراں
اب تابِ جدائی دلِ مضطر میں نہیں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینبؑ نے کہا حُر کی ضیافت میں کروں کیا
فاقے کے سوا کچھ بھی مرے گھر میں نہیں ہے

بانوؑ نے کہا شہؑ سے اُگلتا ہے جو یہ دودھ
پیکاں تو حلقِ علی اصغرؑ میں نہیں ہے

مانگا شہِؑ مظلوم نے پانی جو دمِ ذبح
قاتل نے کہا آب بھی خنجر میں نہیں ہے

قطعہ

زینبؑ نے کہا شمر تو کیا لے کے کرے گا
پیوند کی بھی جا مری چادر میں نہیں ہے

وہ بولا یہ زہراؑ کا تبرک ہے غنیمت
سب کچھ ہے یہی تحفہ میرے گھر میں نہیں ہے

سرورؑ نے کہا فدیۂ معبود ہیں دونوں
کچھ فرق یہاں اکبرؑ و اصغرؑ میں نہیں ہے

صغریٰؑ نے کہا نانی جو لینے نہیں آتے
اب الفتِ صغریٰؑ دلِ اکبرؑ میں نہیں ہے

ضیافت: مہمان داری

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب بیڑیاں پہنانے لگے بولے یہ عابدؑ
کیا حصہ مرا نیزہ و خنجر میں نہیں ہے؟

ہے ہائے حُسینؑا کی صدا سنگ زنی میں
اس غم سے شرر کون سے پتھر میں نہیں ہے

شہؑ بولے دمِ ذبح کہ میں پیاسا ہوں اور آہ
پانی کے عوض آب بھی خنجر میں نہیں ہے

ویرانہ دروازہ پہ کہتی تھی یہ صغریٰؑ
دربار ہو کس کا کہ پدر گھر میں نہیں ہے

زینبؑ نے سرِ شہؑ سے کہا بھائی خبر لو
اب قید کی طاقت تری خواہر میں نہیں ہے

صغریٰؑ نے کہا بانوؑ سے کیا ڈھونڈتی ہو تم
اصغرؑ مری جاں دامنِ مادر میں نہیں ہے

شہؑ کہتے تھے گودی میں لیے لاشۂ اصغرؑ
دلبر ہے مرے بر میں پہ دل بر میں نہیں ہے

میداں میں گیا حُر تو ندا آئی تواتر
کیوں کر یہ عزیزانِ پیمبرؐ میں نہیں ہے

سنگ زنی: پتھر تراشتے وقت کی آواز شرر: چنگاری عوض: بدلے بر: سینے تواتر: مسلسل طالع یاور: قسمت مددگار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم رتبۂ سلماں یہ مسلماں ہے ازل سے
مانندِ ابوذرؓ طمعِ زر میں نہیں ہے

قطعہ

دکھلا کے حشم اپنا کہا حُرؑ سے عمر نے
یہ چین تری طالعِ یاور میں نہیں ہے

دریا سے کنارا کیا کس چاہ پہ تو نے
اک قطرہ بھی تو شاہؑ کے لشکر میں نہیں ہے

نعرہ کیا حُرؑ نے کہ توکلت علی اللہ
دنیا میں ترا جاہ ہے محشر میں نہیں ہے

کیا شمر کے قبضہ پہ ہے نازاں یہ سمجھ لے
حصّہ ہے ابھی میں ترا کوثر میں نہیں ہے

ہاتف نے کہا مشک جو بھرنے لگے عباسؑ
یہ پانی سکینہؑ کے مقدر میں نہیں ہے

قطعہ

یہ ہند کی بیٹی نے سکینہؑ سے کہا آہ
کیا تیری محبت دلِ مادر میں نہیں ہے؟

جاہ: مقام شوکت، ہاتف: آوازِ غیب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بالفرض کہ ماں باپ ہیں نادار تمھارے
اُجلا سا کوئی کُرتا بھی کیا گھر میں نہیں ہے؟

جیسا کہو میں خلعت و زیور ابھی لا دوں
صرفہ مجھے نذر و زر و گوہر میں نہیں ہے

دکھلا کے رسن شانے کے اپنے وہ پکاری
جو اس میں ہے زینت کسی زیور میں نہیں ہے

پہنایا ہوا باپ کے ہاتھوں کا ہے کُرتا
بہنا یہ شرف خلعتِ پُر زر میں نہیں ہے

گر ہو سکے تم سے ہمیں بابا سے ملا دو
ہاتف نے ندا دی یہ مقدر میں نہیں ہے

مہماں ہے غمِ شاہؑ دبیر اہلِ عزا میں
کو کرب و بلا ہند کے کشور میں نہیں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سلامی شاہؑ کے غم میں جو اشک بار ہوئے
گُہر سے بھی گُہر اشکِ آبدار ہوئے

سلامی قتل جو ہیں شاہِؑ نامدار ہوئے
رسولؐ روضۂ رضواں میں اشک بار ہوئے

اِدھر تو مُجرئی شبیرؑ پہ نثار ہوئے
اُدھر بہشت میں حوروں سے ہم کنار ہوئے

سلامی خاک ہوئے خاک سے غبار ہوئے
ابوترابؑ کے مرقد پہ یوں نثار ہوئے

کہا یہ بیٹوں سے زینبؑ نے میں نہ بخشوں گی دودھ
جو میرے بھائی پہ رن میں نہ تم نثار ہوئے

علیؑ کی تیغ دوسر سے عدو جو چار ہوئے
یہ ایک وصف تھا اُس میں کہ دو کے چار ہوئے

خوشا وہ لوگ کہ جا کربلا کے صحرا میں
تن اُن کے خاک ہوئے خاک سے غبار ہوئے

آبدار: چمک دار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

عزیز و سنگ دلی شمر کی حسینؑ کا صبر
یہ دونوں واقعے دنیا میں یادگار ہوئے

جلو میں بے کسی و غم رکاب تھامے اجل
عجب شکوہ سے مرکب پہ شہؑ سوار ہوئے

حسینؑ امام کے تن پر لگے تھے جتنے تیر
وہ سارے تیر نبیؐ کے جگر کے پار ہوئے

کہاں گروہِ یزید اور کہاں رفیقِ امامؑ
وہ اہلِ نار ہوئے اور یہ رستگار ہوئے

قسم جوانیِ اکبرؑ کی تجھ کو پیرِ فلک
شہید بھی کہیں اصغرؑ سے شیرخوار ہوئے

ہزار و نہ صد و پنجاہ و یک جراحت تھے
خدا کی راہ میں شبیرؑ جب نثار ہوئے

یہی ہے لشکرِ شبیرؑ و فوجِ شام میں فرق
وہ اہلِ نار ہوئے اور یہ رُستگار ہوئے

کی ہتھکڑی نے تو عابدؑ کے ہاتھ میں بیعت
قدم قدم پہ قدم بوس آ کے خار ہوئے

جلو: سامنے، شکوہ: شان

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

لبِ فرات عجب بے کسی و غربت سے
شہیدِ مسلمِ بے کس کے گل عذار ہوئے

نہ ہوگا بھائی کا بھائی سے بعدِ مرگ یہ پیار
بچے جو نہر میں لاشے تو ہم کنار ہوئے

جہاں میں ہے کوئی دولھا سُنا بجز قاسمؑ
کہ جس بنّے کو جراحت گلے کے ہار ہوئے

نہ آتے خانۂ زنداں میں شاہِ جنّت سے
مگر سکینہؑ کی فرقت سے بے قرار ہوئے

خطاب جس کا ہے قرآں میں عروۃ الوثقا
اسیرِ طوق و رسن اُس کے رشتہ دار ہوئے

عجیب اُنس شہیدوں میں تھا کہ بعدِ فنا
رہے بھی پاس ہی اور ایک جا مزار ہوئے

ہوئے جو عون و محمدؑ شہید بولے عدو
تھے نامور کے پسر دونوں نامدار ہوئے

فرقت جدائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا یہ شہؑ نے الٰہی تو آج کیجو خیر
بہن کے بیٹے جو مشغولِ کارزار ہوئے

گیا جو خلد میں اصغرؑ قریب محسنؑ کے
وہ دیکھ حلق چھدا خوب اشکبار ہوئے

کہا امامؑ نے گر قتل ہم ہوئے تو کیا
ہزار شکر کہ ناجی گناہگار ہوئے

تصورِ شہِ دیں میں یہ کہتی تھی صغریٰؑ
کہ بعد آپ کے دُکھ مجھ پہ بے شمار ہوئے

یہ دفعتاً مجھے آ گھیرا لشکرِ غم نے
قرار و ہوش بھی جس سے مرے فرار ہوئے

کہا امامؑ نے عابدؑ سے صبر لازم ہے
کہ تم ہی وارثِ احمدؐ کے ورثدار ہوئے

قطعہ

ملے جو خلد میں زہراؑ سے شاہؑ وہاں جا کر
تو پہلوؤں میں دل ان کے بھی بے قرار ہوئے

بتولؑ دیکھ امامِ زمن کو رونے لگی
امامؑ دیکھ کے زہراؑ کو اشکبار ہوئے

ناجی ٹیک پاک

---

jabir.abbas@yahoo.com

کھلے جو زخم شہیدوں کے مثلِ باغِ جناں
خزاں کے بعد وہ گُل غیرتِ بہار ہوئے

زہے سخاوتِ عابدؑ برہنہ پائی میں
تمام آبلۂ پا لباسِ خار ہوئے

زیادہ رات سے دن تھا سیاہ پوشِ نگاہ
حرم پہ یہ ستم اہلِ روزگار ہوئے

وطن کو خود نہ پھرے سر پھرا دیار دیار
حسینؑ امام عجب وقت بے دیار ہوئے

کہیں سُنی ہے یہ جنگ اِس طرف سے نکلا ایک
اُدھر سے آ کے مقابل کئی ہزار ہوئے

گرا جو گھوڑے سے قاسمؑ تو شہ نے فرمایا
ہزار حیف کہ بھائی سے شرم سار ہوئے

عجب خوشی سے ہوئے قتل پیاسے شہ کے رفیق
نہ اشک بار ہوئے اور نہ بے قرار ہوئے

ہر ایک دانۂ تسبیحِ کربلا ہے گواہ
کہ بوترابؑ کے سب لال خاک سار ہوئے

باغِ جناں: جنت کا باغ / دیار: وطن، شہر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نگینے لعل و زمرد کے مہر پشت نے پائے
نواسے دوشِ پیمبرؐ پہ جب سوار ہوئے

قطعہ

وطن میں آئی جو زینبؑ تو بولے عبدؓاللہ
کہ ہم جنابِ پیمبرؐ سے شرمسار ہوئے

دیا جواب یہ زینبؑ نے تم نہ ہو محجوب
تمھارے بیٹے تو شبیرؑ پر نثار ہوئے

جبیں سجدے میں گردن پہ تیغ لب پر شکر
خدا کی راہ میں شبیرؑ یوں نثار ہوئے

قطعہ

نثارِ بزمِ شہیدانِ سیدالشہدا
ذبیحِ راہِ خدا کے یہ سوگوار ہوئے

بڑھایا نقطۂ اشکِ عزا نے رتبۂ چشم
کہ عین پر جو دیا نقطہ تو ہزار ہوئے

کہیں وہ دن ہو کہ مژدہ سُنے یہ سب سے دبیر
چلو کہ مہدیؑ دیں آج آشکار ہوئے

مہر پشت: علامتِ نبوت حضور/ محجوب: شرمندہ/ جبیں: پیشانی/ ذبیح: مژدہ: اچھی خبر/ مبارک پیام/ مقتول

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۵

سلام

سلامیِ ابرِ فلک کیوں نہ اشک بار رہے
غمِ حسینؑ میں جب برق بے قرار رہے

لکھا تھا یہ قلمِ موج نے میانِ فرات
کہ پیاسا نہر میں عباسؑ نامدار رہے

عزیزو چرخِ چہارم پہ ہے علیؑ کی شبیہ
کہ تا ملائکہ کو ہجر میں قرار رہے

اٹھا کے لے گئے لاشِ حسینؑ واں قدسی
کہ یہ بھی واقعہ تا حشر یادگار رہے

بہ زیرِ خاک نہ جب تک کہ وہ ہوا مدفون
حسینؑ لاشۂ اصغرؑ سے ہم کنار رہے

شگفتہ دیکھ کے زخموں کو کہتے تھے شہدا
یہ وہ چمن ہے کہ جس پر سدا بہار رہے

ہزار حیف کہ جو ہو ابوترابؑ کا لال
زمیں پہ وہی بے غسل و بے مزار رہے

مدفون: دفن ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

کہا حسینؑ سے یہ خواب میں سکینہؑ نے
کہ چھُٹ کے آپ سے ہم سخت بے قرار رہے

طمانچہ شمر نے مارا گہر بھی چھین لیا
مدد نہ آپ نے کی ہم بہت پکار رہے

مریض بھائی کی منزل میں کچھ دوا نہ ہوئی
کہ پا میں آبلے اور آبلہ میں خار رہے

تمھارے لال کا اب حال ہے یہ اے بابا
کہ جیسے قید میں کوئی گناہگار رہے

قطعہ

کہا یہ بانُو نے سجادؑ سے دمِ مدفن
یہ بات یاد میری اے جگرفگار رہے

اُدھر تو کیجیو اکبرؑ کو اور اِدھر شہؑ کو
پر ان کے بیچ میں اصغرؑ ہی کا مزار رہے

چلے اگرچہ رہِ خار چھوڑ کر عابدؑ
قدم کے چومنے سے پر نہ باز خار رہے

اور اُس کے ہاتھ پہ بیعت بھی ہتکڑی نے کی
اسیری میں بھی یہ سجادؑ کا وقار رہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

حساب گریۂ عابدؑ بیان سے ہے زیاد
کہ ایک جان پہ اندوہ بے شمار رہے

مِلا پدر کو جو چالیس دن نہ غسل و کفن
سو اس قلق میں چہل سال اشک بار رہے

سکینہؑ جب تلک آئی نہ قید خانہ سے
حسینؑ گلشنِ جنّت میں بے قرار رہے

ہوئے نہ دفن شہیدانِ کربلا جب تک
تمام مُردے تہِ خاک بے قرار رہے

قطعہ

کہا حسینؑ سے زینبؑ نے کیجیے انصاف
نہ ماں نہ باپ نہ جد بزرگ وار رہے

تم ایک بھائی ہو سو تم بھی مجھکو چھوڑتے ہو
بہن کے دل کو بھلا خاک اب قرار رہے

دبیرؔ ہے وہ عزا خانہ دل مرا جس میں
ہمیشہ تعزیۂ شاہِؑ نام دار رہے

÷

اندوہ: غم/ قلق: غم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرائی لہو کیوں نہ بہے دیدۂ تر سے
پانی کو پسر ساقیِ کوثر کا جو ترسے

صغریٰ کو دکھا داغِ رسن کہتی تھی بانو
سوغات یہ میں لائی ہوں کوفہ کے سفر سے

جس ظلم سے شبیرؑ کو ظالم نے کیا ذبح
پوچھے کوئی خاتونِ قیامت کے جگر سے

دریا سے یہ آتی ہے صدا روزِ شہادت
شرمندہ ہوں میں ساقیِ کوثر کے پسر سے

چلتے ہوئے شہ روئے تو کہنے لگی صغریٰ
اے بابا نکلتے نہیں روتے ہوئے گھر سے

زہراؑ نے کہا خاک پہ شبیرؑ پڑا ہے
اے حوریو مت خاک چھڑاؤ مرے سر سے

قطعہ

ہر سمت لیے پھرتے تھے ظالم سر مسلم
اعجاز سے کہتا تھا ہر اک راہ گزر سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئیں نہ یاں خون کے پیاسے ہیں یہ کوفی
کہنا جو ملاقات ہو زہراؑ کے پسر سے

سب سے درِ زنداں پہ کھڑی کہتی تھی فضہ
سیدانیاں یاں قید ہیں آؤ نہ ادھر سے

یاں خونِ گلوے شہِ دیں اُچھلا رگوں میں
خنجر کو وہاں شمر نے باندھا جو کمر سے

کی شمر سے کٹ کر یہ سرِ شہ نے سفارش
لینا نہ ردا تو میری ہمشیر کے سر سے

بستی میں مسلمانوں کی کہتا تھا سرِ شاہ
پانی دو مجھے پیاسا ہوں چوبیس پہر سے

کہتی تھی سکینہ سے کھڑی ہند کی بیٹی
اس سن میں اٹھے باپ نہ دشمن کے بھی سر سے

اُلفت اسے کہتے ہیں پس از مرگ بھی شبیرؑ
لپٹائے ہوئے لاشۂ اصغرؑ تھے جگر سے

صغریٰ سے حرم کہتے تھے بارش کو دکھا کر
شبیرؑ پہ بھی تیروں کے باراں یونہی برسے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

زینبؑ کے پسر کہتے تھے زینبؑ سے دمِ مرگ
پوچھیں وہ اگر ہم کو تو کہنا یہ پدر سے

ماموں کی بلا لے کے ہوئے دشت میں بے جان
شرمندہ کیا تم کو نہ زہراؑ کے پسر سے

سر کاٹ کے بیٹوں کا دیا اُس کے عوض میں
تھا عشق برہمن کو یہ شبیرؑ کے سر سے

جو شہؑ کو نہ روئے گا دبیرِ جگر افگار
جوں اشک وہ گر جائے گا حیدرؑ کی نظر سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۷

سلام

مُجرائی جہاں شہؑ کی تصویر نظر آئی
سر سجدے میں اور سر پہ شمشیر نظر آئی

کس دُکھ میں فلک تو نے شبیرؑ کو ڈالا تھا
جز مرگ نہ جو کوئی تدبیر نظر آئی

زہراؑ نے شہیدوں کو دیکھا جو مرقّع میں
اک حُر کی نئی اُس میں تصویر نظر آئی

بے نور تھیں یہ آنکھیں شہؑ کی غمِ اکبرؑ سے
جو خط کی نہ صغریٰؑ کے تحریر نظر آئی

بانوؑ نے کہا جب سے اکبرؑ گئے دنیا سے
کوئی نہ پیمبرؐ کی تصویر نظر آئی

وہ بیاہ تھا قاسمؑ کا یا موت کا ساماں تھا
جو بی بی نظر آئی دلگیر نظر آئی

سر ننگے کھلے گیسو زندانِ ستم مسکن
یہ ہند کو زینبؑ کی توقیر نظر آئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

کی عرض دمِ مُردن شبیرؑ سے یہ حُر نے
جنّت کی مجھے اس دم تعمیر نظر آئی

شہؑ بولے مری ماں ہے آئی ترے لینے کو
اے حُر تجھے کچھ اپنی توقیر نظر آئی؟

نیزے پہ سرِ شہؑ کی آنکھوں سے بہے آنسو
سر ننگے جو بلوے میں ہمشیر نظر آئی

عابدؑ کی اسیری کا آنکھوں میں کھنچا نقشہ
جب حضرتِ باقرؑ کو زنجیر نظر آئی

سر شمر کا جب بھیجا مختار نے عابدؑ کو
بولے نہیں اب یاور تقدیر نظر آئی

صد شکر کہ سر دیکھا شبیرؑ کے قاتل کا
یہ نالۂ زہراؑ کی تاثیر نظر آئی

کیا قہر ہے ظالم نے شکر اس پہ کیا ہے
سر ننگے جو سرورؑ کی ہمشیر نظر آئی

صغراؑ نے کہا جوں جوں شوق اپنا ہوا افزوں
وصلِ شہؑ بے کس میں تاخیر نظر آئی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

زینبؑ نے کہا شہؑ سے ہو خیر تری بھائی
شب خواب میں ہے زہراؑ دلگیر نظر آئی

چاہا شہؑ بے کس نے ہمشیر کو سمجھائیں
لیکن نہ کوئی ایسی تقریر نظر آئی

جب حلق لگا کٹنے اُس وقت یہ فرمایا
اس خواب کی اے زینبؑ تعبیر نظر آئی

بیٹھا ہے دبیرؔ آ کر شہؑ کے درِ دولت پر
بہتر نہ کوئی اس سے جاگیر نظر آئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۸

سلام

ہو مُجرئی نہ خواہشِ اکسیر و زر مجھے
لے جائے بخت گر درِ شبیرؑ پر مجھے

کہتی تھی بانوؑ خشک ہو ہاتھ اُس کا اے خدا
دستِ ستم سے جس نے کیا ننگے سر مجھے

پوچھا جو نام ہند کی بیٹی نے اُس کا ہائے
بولی سکینہؑ کہتے ہیں سب بے پدر مجھے

حلقِ حسینؑ شمر سے کرتا تھا یہ گلہ
ہنگامِ ذبح بھی نہ کیا تو نے تر مجھے

صغریٰؑ نے عرض کی کہ نہ ویراں کرو وطن
شہؑ بولے کربلا میں بنانا ہے گھر مجھے

کہتے تھے شہؑ لاشۂ عباسؑ پہ یہی
سونے نہ دے گا قبر میں دردِ کمر مجھے

طفلی میں بھی حسینؑ یہ نانا سے کہتے تھے
اُمت سے آپ کی نہیں پیارا ہے سر مجھے

شمرِ لعیں سے شہؑ نے کہا سینے سے اُتر
آئے گلے لگانے کو خیرالبشرؐ مجھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہچکی جو آئی بالی سکینہؑ کو مرتے دم
بولی کہ یاد کرتے ہیں شاید پدر مجھے

کرتا تھا ذبح شاہ کو اور کہتا تھا یہ شمر
زہراؑ کی آہ سے نہیں زنہار ڈر مجھے

بولے نبیؐ بہشت میں آئے حسینؑ جب
کیا تیری صابری نے کیا خوش پسر مجھے

قطعہ

زینبؑ یہ بولی شمر سے میری ردا نہ لے
کرتے ہیں پیار حضرت خیرالبشرؐ مجھے

فریاد روز حشر کروں گی نبیؐ سے میں
حضرت کے کلمہ گو نے کیا ننگے سر مجھے

صغریٰؑ یہ کہتی تھی کہ عجب کیا جو دوں جواب
بابا پکاریں قبر پہ آ کر اگر مجھے

بانوؑ یہ بولی کیوں نہ کلیجے میں درد ہو
اکبرؑ کی یاد رہتی ہے آٹھوں پہر مجھے

صغریٰؑ نسیم صبح سے بولی کہ ٹھہر جا
کیا خوب تجھ سے آتی ہے بوئے پدر مجھے

ترکِ وطن کا قصد مصمم ہے اے دبیرؔ
دیکھوں نصیب لے کے چلے ہے کدھر مجھے

زنہار: ہرگز۔ قصدِ مصمم: پکا ارادہ۔ نصیب: قسمت

jabir.abbas@yahoo.com

(۸۹)

سلام

غضب ہے مُجرئی مختار تھے جو کوثر کے
انھیں فلک نے اتارا ہے گھاٹ خنجر کے

سلامی اشک بہا غم میں ابنِ حیدرؑ کے
فرشتے حشر میں دیں گے تجھے گہر کر کے

کہا یہ بانوؑ نے دل پیچ و تاب کھاتا ہے
جھنڈولے بال جو آئے ہیں یاد اصغرؑ کے

گلوئے شاہؑ نے کٹ کر کہا نہ بھولیں گے
نبیؐ کے بوسے مجھے اور رگڑے خنجر کے

حرم رسولؐ فلک قدر کے تھے قید جہاں
جناب فاطمہؑ پھرتی تھیں گرد اُس گھر کے

کہا یہ شمر نے عابدؑ سے ہاتھ باندھ کے آہ
رسن سے باندھے ہیں بازو یہ میں نے حیدرؑ کے

پیچ وتاب: مضطرب

---

jabir.abbas@yahoo.com

سرِ حسینؑ یہ کہتا تھا دو کوئی چادر
کہ اہلِ بیتؑ ہیں سر ننگے سب پیمبرؐ کے

بتولؑ کہتی تھی یہ لگ گئی نظر کس کی
کہ قتل ہو گئے خُرد و کلاں مرے گھر کے

حسینؑ کہتے تھے کس کس کی میں کروں خاطر
کہ ہیں ہزاروں خریدار میرے اک سر کے

چڑھا جو نیزے پہ سرِ شاہؑ کا تو دی یہ صدا
میں سربلند ہوا حق کی راہ میں مر کے

وہ راہِ عشقِ خدا ہے کہ جس کی منزل پر
قسم خدا کی میں پہنچا خدا خدا کر کے

بیان کرتے تھے شہؑ رحم کر جوانی پہ
نہ رن کو جاؤ تم اکبرؑ ہمیں حزیں کر کے

جگر کو چین نہیں دل مرا تڑپتا ہے
تُو دیکھ لے مری چھاتی پہ ہاتھ کو دھر کے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۹۰

سلام

اے مُجرئی بتولؑ عزائے پسر میں ہے
رونے کا شور مرقدِ خیرالبشرؐ میں ہے

کہتے تھے شہؑ نہ ہو کسی دشمن کو بھی نصیب
اکبرؑ کا جیسا داغ ہمارے جگر میں ہے

عبّاسؑ کو یہ رنج تھا بعد از فنا کہ ہائے
مرنے سے میرے درد اخی کی کمر میں ہے

جھولے کو دیکھ دیکھ کے صغراؑ یہ کہتی تھی
یادش بخیر اصغرؑ ناداں سفر میں ہے

الفت یہ ہے کہ سنگ سرِ شاہؑ پر لگا
اور درد اُس کا زینبِ مضطر کے سر میں ہے

کہتی تھی بانوؑ جب سے کہ اکبرؑ ہوئے ہیں قتل
اک آگ سی دہک رہی میرے جگر میں ہے

کہتے تھے شہؑ سکینہؑ کے بھیّے کی لاش پر
تھامو تم اٹھ کے درد ہماری کمر میں ہے

قطعہ

بروزِ قتل شہنشاہِ دیں بوقتِ زوال
سر اپنا تکیہ پہ صغراؑ جو سو گئی دھر کے

اُٹھی جو خواب سے رو کر یہ بولی نانی سے
ابھی کھڑے ہوئے تھے شاہؑ آ گئے دُختر کے

دکھا کے خاک بھرے ہاتھ مجھ سے کہتے تھے
ہم آئے ہیں علی اصغرؑ کو قبر میں دھر کے

کتاب وصفِ علیؑ میں اگر لکھوں میں دبیر
بناؤں تار شعاعی سے تار مسطر کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دل اہلِ دیں کا سرد ہے آبِ حیات سے
لہرا رہا جو چشمۂ کوثر نظر میں ہے

صغریٰؑ یہ بولی غش مجھے آتے ہیں نانی جان
کس کے لہو کی بُو یہ نسیمِ سحر میں ہے

قطعہ

بولی سکینہؑ شمر سے کیوں کر نہ رووٴں میں
کس کس کا داغ میرے دلِ نوحہ گر میں ہے

دیتا ہے گر سزا مجھے رونے کی دے پہ دیکھ
طاقت طمانچے کھانے کی مجھ بے پدر میں ہے

گردش میں نوک نیزہ کی واں ہے سرِ حسینؑ
اور درد یاں مدینہ میں صغریٰؑ کے سر میں ہے

سجادؑ بولے نائبِ ختمِ رسلؐ ہوں میں
باندھے رسن یہ بازوئے خیر البشرؐ میں ہے

زینبؑ قریب شہر جو پہنچیں تو بولا شمر
مسلمؑ کا لاشہ دیکھ لو کوفے کے در میں ہے

کہتے تھے شاہ ایسا ہی گر قحطِ آب ہے
(۷۰) (۲)
مضطرؔ دو تن کا خاتمہ اک دو پہر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صغریٰ نے بی بیوں سے کہا شہؑ کا خوں ہوا
بے وجہ اشک سرخ نہیں چشمِ تر میں ہے

اصغرؑ کی خیر ہووے کہ دیکھا ہے خواب میں
ننھی سی ایک لاش کنارہ پدر میں ہے

روتا تھا سر حسینؑ کا عابدؑ کے حال پہ
کانٹا پڑا ہوا جو ہر اک رہ گزر میں ہے

جو منکرِ عزائے شہِؑ دیں ہے اے دبیرؔ
اُس کا مقام حشر کو بے شک سقر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

ہے شاہؑ کے صدقے سے یہ توقیر ہماری
فردوس ہے اے حُرّ کی جاگیر ہماری

حیدرؑ نے دمِ نزع گلے سے جو لگایا
حُر کہتا تھا کیا خوب ہے تقدیر ہماری

عابدؑ نے کہا قید میں گر نیند ہے آتی
کفار ہلا دیتے ہیں زنجیر ہماری

پانی جو طلب شہؑ نے کیا شمر یہ بولا
پیاسی ہے ترے خون کی شمشیر ہماری

نانا سے دمِ نزع کہا سبطِ نبیؐ نے
پوچھو تو ذرا شمر سے تقصیر ہماری

جنت میں کہا شاہؑ نے ہے درد جگر میں
روتی ہے مگر قید میں ہمشیر ہماری

سقائے حرم کہتا تھا کر سینے کو غربال
پر مشک نہ تو چھیدیو اے تیر ہماری

توقیر: عزت / سبطِ نبیؐ: نواسۂ رسولؐ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینبؑ سے کہا شہؑ نے سکینہؑ سے خبردار
ہم مصحفِ ناطق یہ ہے تفسیر ہماری

احمدؐ نے کہا لاشۂ اکبرؑ پہ کہ افسوس
اُمت نے مٹا ڈالی یہ تصویر ہماری

شہؑ نے کہا اے دل تو نہ کر یادِ وطن کی
اب قبر یہاں ہوتی ہے تعمیر ہماری

کہتے تھے حرم بلوہ ہے اور بال کھلے ہیں
یا شاہِ نجف دیکھیے توقیر ہماری

عابدؑ نے کہا شاد ہے دل اس کو پہن کر
گویا کہ یہ منت کی ہے زنجیر ہماری

قطعہ

شیریں سے کہا خواب میں فرزندِ علیؑ نے
سر ننگے یہاں آتی ہے ہمشیر ہماری

جا جلد اُڑھا زینبؑ دل خستہ کو چادر
دیوے گی دعا مادرِ دلگیر ہماری

ہر مشکل و آفت میں دبیرِ جگر افگار
امداد کیا کرتے ہیں شبیرؑ ہماری

÷

غربالی: چھٹی مصحفِ ناطق: بولتا قرآن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سلامی جب کہ مجکو قتلِ سروڑ یاد آتا ہے
وہ سوکھا حلق وہ بے آب خنجر یاد آتا ہے

کہا زہرؑا نے میری گود میں بے کل ہوئے اصغرؑ
بُلاؤں کیا تمھیں آغوشِ مادر یاد آتا ہے

نہ سونے کا سبب پوچھا جو بانوؑ نے سکینہؑ سے
وہ بولی سینۂ سبطِ پیمبرؐ یاد آتا ہے

زمیں پر بے کفن رن میں پڑے شبیرؑ کہتے تھے
کنارِ فاطمہؑ آغوشِ مادر یاد آتا ہے

کہا بانوؑ نے رونے سے مجھے فرصت ملے کیوں کر
جو اکبرؑ بھول جاتا ہے تو اصغرؑ یاد آتا ہے

کہا شیریں نے شوہر سے سر اپنا خاک دھانیوں میں
مجھے ہر آن زینبؑ کا کُھلا سر یاد آتا ہے

اذاں زین العباؑ جس وقت دیتے رو کے فرماتے
پدر کا نعرۂ اللہ اکبر یاد آتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

یہی فرماتی تھی زینبؑ کہ میں کیوں کر پیوں پانی
مجھے وہ خشک لب بھائی کا اکثر یاد آتا ہے

سکینہؑ سے جو کہتا شمر کیوں روتی ہے تو کہتی
مجھے تیرا طمانچہ اے ستم گر یاد آتا ہے

شہِ دیں کو ر کے مشتاق تھے صحرائے آفت میں
مسافر کو بہت پردیس میں گھر یاد آتا ہے

سکینہؑ ماں سے کہتی تھی نہ کیوں کر پیچ کھائے دل
جھنڈولے بال یاد آتے ہیں اصغرؑ یاد آتا ہے

ہوئے عابدؑ جو گریاں دیکھ کر حیواں کی قربانی
کہا قصاب نے کیا تم کو سرورؑ یاد آتا ہے

کلیجہ تھام کر سجادؑ نے رو رو یہ فرمایا
گلا شبیرؑ کا ظالم کا خنجر یاد آتا ہے

محرم میں جو طفلِ مومنیں کرتے ہیں سقائی
حرم کہتے ہیں عباسؑ دلاور یاد آتا ہے

کہا بانوؑ نے جب طوق وسلاسل پہنی عابدؑ نے
مجھے اُس دم تری طفلی کا زیور یاد آتا ہے

دبیرؔ اُس وقت کیا اعمال پر میں اپنے روتا ہوں
مجھے جس دم حسابِ روزِ محشر یاد آتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

اُس کو مُجرا کہ جو بے کس بھی ہے دلگیر بھی ہے
قیدیٔ ظلم بھی ہے بستۂ زنجیر بھی ہے

مُجرئی آہِ سحر نالۂ شب گیر بھی ہے
غمِ شبرؑ بھی ہے مجکو غمِ شبیرؑ بھی ہے

شمر زینبؑ سے یہ کہتا تھا پئے قتلِ حسینؑ
قہرِ جلاد بھی ہے خنجر و شمشیر بھی ہے

شہؑ نے اعدا سے کہا قتل نہ اکبرؑ کو کرو
نوجواں بھی ہے یہ اور لائقِ توقیر بھی ہے

سر کھلے کہتی تھی زینبؑ کہ ہمارے سر پر
دستِ زہراؑ بھی ہے اور چادرِ تطہیر بھی ہے

کہا عابدؑ نے گلے کوئی نہیں لپٹا تا
پاؤں پڑنے کو تو کانٹا بھی ہے زنجیر بھی ہے

شمر سے کہتی تھی زینبؑ نہ بہا خونِ حسینؑ
خونِ احمدؐ بھی ہے یہ فاطمہؑ کا شیر بھی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

حُرملہ سے کہا شہؑ نے نہ لگا تیرِ ستم
علی اصغرؑ مرا پیاسا بھی ہے بے شیر بھی ہے

رو کے حارث سے یہ کہتے تھے پسر مسلمؑ کے
تجھ کو گھر آنے کی کچھ عزّت و توقیر بھی ہے

زلفیں مت کھینچ طمانچے نہ لگا اے ظالم
ہم گرفتاروں کی ثابت کوئی تقصیر بھی ہے

دیکھ کر حُر کو کہا شہؑ نے کہ تیری خاطر
چادرِ فاطمہؑ ہے زانوے شبیرؑ بھی ہے

عارض و سبزۂ خط دیکھ علی اکبرؑ کا
سب یہ کہتے تھے کہ مُصحف بھی ہے تفسیر بھی ہے

پہنچا کوفہ میں سرِ شہؑ تو پکارا رو کر
یاں کہیں بھائی مرا مسلمؑ دلگیر بھی ہے

حالِ سجّادؑ پہ رونے کی جگہ ہے واللہ
حلق میں رسّی بھی ہے طوقِ گلوگیر بھی ہے

کہا زینبؑ نے سکینہؑ کو بلایا بھائی
یہ نہ دھیان آیا کہ عاشق مری ہمشیر بھی ہے

تقصیر: خطا،غلطی؛ طوقِ گلوگیر: گلے میں پھنسی طوق؛ عارض: رخسار

زانوے شاہؑ پہ سر دیکھ کے حُر نے یہ کہا
آج مجھ سے کسی انسان کی توقیر بھی ہے

چل کے آنکھوں سے اُٹھا خاکِ درِ شاہ دبیرؔ
ارے نادان وہ پارس بھی ہے اکسیر بھی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

اے مُجرئی جو اشک مری چشمِ تر میں ہے
ایسا گُہر کہاں کسی سلکِ گُہر میں ہے

ماہِ صفر بھی مثلِ محرم اثر میں ہے
چہلم امامِ پاک کا ماہِ صفر میں ہے

صغرٰی کو کیا شفا ہو کہ یادِ پدر میں ہے
بیمار گھر میں اور مسیحا سفر میں ہے

اصغرؑ کی سرگزشت جو میری نظر میں ہے
خشکیِ حلقِ مالکِ کوثر نظر میں ہے

زخمی ہوئی جو سنگ سے پیشانیِ حسینؑ
ثابت ہوا کہ داغ اِسی کے قمر میں ہے

آہستہ حُرملہ سے یہ کہتا تھا ابنِ سعد
تاک اُس کو وہ جو طفل کنارِ پدر میں ہے

چہلم حسینؑ کا ہے شہادت حسنؑ کی ہے
ماتم ہے جس کا نام وہ ماہِ صفر میں ہے

گُہر: موتی / سلکِ گُہر: موتیوں کی لڑی

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتے تھے حُر کو دیکھ کر اُس فوج میں حسینؑ:
اپنا کسی طرف ہو ہماری نظر میں ہے

یہ عابدؑ مریض کا تکیہ کلام تھا
میداں میں تندرست ہیں بیمار گھر میں ہے

چہرے سے غم ہے اکبرؑ و عباسؑ کا عیاں
آنکھوں میں شہؑ کی نور نہیں خم کمر میں ہے

کہتی تھی بانوؑ اکبرؑ و اصغرؑ کی یاد میں
برچھی کی نوک دل میں ہے پیکاں جگر میں ہے

سر شہؑ کا زیر تخت دھرا ہے یزید نے
اللہ کیا ہوائے غرور اُس کے سر میں ہے

قاسمؑ کی مہندی کوندھتے ہیں اشکوں سے حرم
کیا قحطِ آب ساقیِ کوثرؑ کے گھر میں ہے

صغریٰ سے نانی کہتی تھی وسواس آتا ہے
واری نہ روؤ باپ تمھارا سفر میں ہے

کیوں اپنے اشک کو نہ دُرِ نذر ہم کہیں
رونا ہمارا سبطِ نبیؐ کی نظر میں ہے

عیاں: ظاہر/ پیکاں: تیر/ وسواس: خیال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برچھی کا پھل جو کھایا تو اکبرؑ نے یہ کہا
خوشنودیِ خدا کا مزا اس ثمر میں ہے

روشن ہے اشتیاقِ شہادت سے رُوے شاہؑ
نورِ چراغِ شام چراغِ سحر میں ہے

پوچھا عمر نے مال تو زینبؑ نے یہ کہا
دولت یہی امامِؑ دوعالم کے گھر میں ہے

دینار جس کا نام ہے سینے کا داغ ہے
گوہر وہ ہے جو اشک مری چشمِ تر میں ہے

اللہ رے انقلاب کہ دَر دَر ہیں اہلِ بیتؑ
ناموسِ اہلِ شام کی عزّت سے گھر میں ہے

سمجھو نہ وقتِ صبح شفق گردِ آفتاب
خونِ حسینؑ طائرِ زرّیں کے پَر میں ہے

سینے میں نیزہ حلق پہ خنجر زباں پہ شکر
یہ حلم جز حسینؑ بھلا کس بشر میں ہے

طوفاں اُٹھا ہے آبِ دمِ ذوالفقار سے
ہستیِ اہلِ ظلم کی کشتی بھنور میں ہے

ذرسوتی رخوشنودی: راضی اور خوش کرنا / اشتیاق: شوق / ناموس: حرم / زر: سینہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

ہے گشت میں حسینؑ کا مرکب جو دشت میں
عمرِ رواں رکی ہوئی فوجِ عمر میں ہے

شمشیرِ شہؑ کی خوف سے سب کا اُڑا ہے رنگ
جوہر نہ تیغ میں ہے نہ روغن سپر میں ہے

لرزاں ہیں غرب وشرق نہ یوں برق بھی ہو غرق
یہ تیغ گاہ خود میں ہے اور گاہ سر میں ہے

چُھپتا ہے سر گلے میں گلا سب کا سینے میں
سینہ بھی دل بھی جان بھی خوف وخطر میں ہے

کیسی کمر کہ ڈھونڈتی ہے تیغ جس کا تن
تقدیر عرض کرتی ہے وہ تو سقر میں ہے

عباسؑ نامور کا علم کیوں محبّ نہ لیں
ہر ایک آرزو کا ثمر اس شجر میں ہے

قاتل سے شاہؑ کہتے تھے سر کاٹ لے مگر
اُٹھ سینے سے کہ درد ہمارے جگر میں ہے

بانوؑ گری زمیں پہ کلیجہ پکڑ کے آہ
اکبرؑ نے جب سُنایا کہ برچھی جگر میں ہے

ہستی: زندگی/سقر: دوزخ/محب: چاہنے والا/ثمر: میوہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

حُر شاہؑ کی طرف جو چلا بولا ابنِ سعد
پابوسِ شاہِؑ دیں کی ہوس تیرے سر میں ہے

حُر نے کہا کہ ہاں حق و باطل ہے آئینہ
میرا مقام خلد میں تیرا سقر میں ہے

میں حیدریؑ ہوں اور تُو یزیدی ہے او شقی
کب ربط نور و نار میں اور خیر و شر میں ہے

میں پیروِ امامؑ تُو محکومِ میرِ شام
تفریق صدق و کذب میں عیب و ہنر میں ہے

پوچھا عمر نے کیا ہوسِ گنج زر نہیں
حُر نے کہا کہ گنجِ شہیداں نظر میں ہے

آئی ندائے غیب ہوا خاتمہ بخیر
اے حُر تری جگہ دلِ خیرالبشرؐ میں ہے

حسرت چراغِ قبر کی ہم کو نہیں دبیر
داغِ غمِ حسینؑ کا جلوہ جگر میں ہے

سقر: دوزخ، محکوم: غلام، تفریق: فرق، کذب: جھوٹ، صدق: سچ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

برگشتہ سلامی کا مقدر تو نہیں ہے
پر بے درِ شہؑ دیکھے یہ باور تو نہیں ہے

جنت میں قدم رکھا سکینہؑ نے یہ کہہ کر
اے حوریو یاں شمرِ ستمگر تو نہیں ہے

شہؑ بولے دمِ ذبح کوئی روتا ہے اے شمر
مقتل میں کہیں زینبؑ مضطر تو نہیں ہے

آئی یہ ندا حلق ترا کٹتا ہے واری
بالیں پہ یہ ماں روتی ہے خواہر تو نہیں ہے

لشکر سے کہا عمر نے کاٹو سرِ اکبرؑ
ہم شکلِ پیمبرؐ ہے پیمبرؐ تو نہیں ہے

بانوؑ نے کہا سو رہو بے فرش سکینہؑ
واری گئی زندان ہے یہ گھر تو نہیں ہے

سر کھل گیا کبریٰ کا تو زینبؑ یہ پکاری
پاس آپ کے بی بی کوئی چادر تو نہیں ہے؟

بانوؑ نے کہا باپ کے تم عاشق ہو اکبرؑ
واری تمھیں کچھ الفتِ مادر تو نہیں ہے

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہتے ہو کہ بے شیر کو دیکھو مرے بدلے
اصغرؑ مرا تصویرِ پیمبرؐ تو نہیں ہے

زینبؑ نے کہا سینے پہ سیّد کے چڑھا ہے
کیوں شمر کلیجہ ترا پتھر تو نہیں ہے

کس طرح گوارا ہو ترا داغِ جوانی
آخر یہ جگر ماں کا ہے پتھر تو نہیں ہے

کہتے تھے شقی بالوں سے منہ ڈھانپ لیں اپنے
ناموسِ نبیؐ لائقِ چادر تو نہیں ہے

فضہ نے کہا جان فقط رکھتے ہیں لے لو
پاس اپنے لعینو زر و زیور تو نہیں ہے

گھر لوٹ کے شبیرؑ کا کہنے لگے ظالم
ایمان کی دولت ہے فقط زر تو نہیں ہے

سردار سے یہ کہہ کر کنارا کیا حُر نے
دریا ہے ترے قبضہ میں کوثر تو نہیں ہے

شمر نے کہا بے شیر کو دو پانی لعینو
تکلیف عبادت کی بھی اس پر تو نہیں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالفرض بقولِ عمر و شمرِ ستم گر
شبیرؑ گنہ گار ہے اصغرؑ تو نہیں ہے

بے ساختہ لشکر نے کہا آئے جو اکبرؑ
آ کر کوئی دیکھو تو پیمبرؐ تو نہیں ہے؟

زہراؑ نے دیا شیر نبیؐ نے لیے بوسے
ہے ہے یہ گلا قابلِ خنجر تو نہیں ہے

دہشت ہے دبیر اپنے گناہوں سے وگرنہ
دل کو مرے اندیشۂ محشر تو نہیں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

جگر چرخ سے جوں تیر گزر کرتا ہے
نالہ اے مجرئی پتھر میں اثر کرتا ہے

مہر سے ماہِ علی جب کہ نظر کرتا ہے
ذرّۂ خاک کو اے مجرئی زر کرتا ہے

مجرئی دل جو فغاں شام و سحر کرتا ہے
آمدِ ماہِ محرم کی خبر کرتا ہے

آہِ پُر سوز جو تو وقتِ سحر کرتا ہے
چرخ اے مجرئی گُل شمعِ قمر کرتا ہے

جُبہ سائی جو درِ شہ پہ قمر کرتا ہے
مجرئی اُس کو فلک افسرِ سر کرتا ہے

پا پیادہ جو گُلِ فاطمہؑ ہے اِس غم سے
آبلہ زیرِ قدم چشم کو تر کرتا ہے

گور زہرا کے پسر کو نہ ملی تا چہلم
اس لیے دشت ہر اک خاک بسر کرتا ہے

جُبہ سائی = پیشانی ملنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرگ کہتی ہے کہ غم دل میں کرے گا روزن
کوبہ کو بحرِ علی قصدِ سفر کرتا ہے

شاہؑ کہتے تھے اُچھلتا ہے مرا خونِ گلو
تیغ کو شمرِ لعیں تیز مگر کرتا ہے

بولے سجادؑ کہ غش کھا کے جو میں گرتا ہوں
پیار اکبرؑ مجھے زہراؑ کا پسر کرتا ہے

کہا زینبؑ نے کہ کر قتل مجھے تو پہلے
ذبح شبیرؑ کو اے شمر اگر کرتا ہے

شاہؑ کہتے تھے سکینہؑ سے لپٹ کر شبِ قتل
آخری پیار تمھیں اب یہ پدر کرتا ہے

ہو کے زخمی کہا شہؑ نے کہ جھکوں سجدے میں
چل جو لگتے ہیں تو خم سر کو شجر کرتا ہے

پوچھا حوروں نے کہ کیوں خلد میں گھبراتی ہو؟
کہا زہراؑ نے کہ شبیرؑ سفر کرتا ہے

روحِ حمزہؑ کی یہ کہتی تھی کہ سبحان اللہ
جنگ میں بیٹے کو عباسؑ سپر کرتا ہے

وہ گلا کاٹتا تھا شہؑ کو تاسف یہ تھا
کہ قلم ہائے مسلماں مرا سر کرتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا اصغرؑ نے اشارے سے رکھو ہاتھ اپنا
اب طپش پیاس سے بابا یہ جگر کرتا ہے

شہؑ کے مرقد سے یہ آتی تھی صدا اے عباسؑ
اب بھی بے چین ہمیں دردِ کمر کرتا ہے

قطعہ

پانی مسلمؑ نے جو طوعہ سے لیا آئی صدا
ہاں خبردار کہ ہاتف یہ خبر کرتا ہے

ذبح ہو گا پسرِ فاطمہؑ زہراؑ پیاسا
اپنے لب کس لیے پانی سے تو تر کرتا ہے

کہا زہراؑ نے پیمبرؐ سے کہ تربت سے اُٹھو
اب مدینے سے میرا لال سفر کرتا ہے

طالبِ دادِ مضامیں عقلا سے ہے دبیر
بے خرد سے نہیں جوائے ہنر کرتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

گر رقم جلوۂ نورِ رُخِ سرورؐ ہوئے
ورق اے مُجرئی خورشید منوّر ہوئے

مُجرئی قتل جو پیاسا علی اصغرؑ ہوئے
کیوں نہ محزون و حزیں ساقیٔ کوثرؐ ہوئے

خوں بہا شہؑ نے یہ مانگا تہِ خنجر حق سے
بخششِ اُمّتِ عاصی تہِ خنجر ہوئے

شہؑ جو خیمہ سے چلے رو کے یہ زینبؑ سے کہا
کیجیو صبر جو کچھ حادثہ مجھ پہ ہوئے

قطعہ

آیا میداں میں جو اکبرؑ تو پکارے اعدا
وہ لڑے اُس سے کہ جو دشمنِ داور ہوئے

شان میں مثلِ علیؑ شکل میں ہم شکلِ نبیؐ
وہ مسلماں نہیں جو دُشمنِ اکبرؑ ہوئے

پسرِ سعد پکارا کہ کرو قتل اِسے
تا کہ حاصل تمھیں اب خلعتِ پُر زر ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سب لگے کہنے ابھی قتل ہم اکبرؑ کو کریں
دوسرا گر کوئی ہم شکلِ پیمبرؐ ہوئے

شمر نے شہؑ سے کہا جب ہوئے عباسؑ شہید
بھیج دو رن میں کوئی اور برادر ہوئے

جب لعیں زینبؑ و کلثومؑ کی چادر چھینیں
کیوں نہ پھر فاطمہؑ جنت میں کھلے سر ہوئے

جب دوا پیتی تھی صغریٰؑ تو دعا کرتی تھی
باپ کا شربت دیدار میسّر ہوئے

کیوں نہ ٹوٹے کمرِ پشت پناہِ عالم
قتل جب نہر پہ عباسِؑ دلاور ہوئے

جب کہ عباسؑ چلے رن کو تو زینبؑ نے کہا
کیوں نہ قربان برادر پہ برادر ہوئے

بولے شہؑ کیجیے میزانِ شہادت میں جو وزن
قدر اصغرؑ کی بھی اکبرؑ کے برابر ہوئے

شمر جب گردنِ شبیرؑ پہ پھیرے خنجر
کیوں نہ فردوس میں بے چین پیمبرؐ ہوئے

خلعت پُر زر: سونے کے کناروں سے بنا لباس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پسرِ فاطمہؑ کرتا تھا دعا وقتِ زوال
یوں رہِ حق میں جدا تن سے مرا سر ہوئے

دل میں ہو یادِ خدا لب پہ ہو شکرِ معبود
شمر سینے پہ ہو اور حلق پہ خنجر ہوئے

شاہ کہتے تھے نہیں شوقِ شہادت سے بعید
گھٹیوں رن کو رواں گر علی اصغرؑ ہوئے

فاطمہؑ خلد میں کہتی تھی کہ بے تاب ہے دل
کہیں شبیرؑ نہ میرا تہِ خنجر ہوئے

اے فلک آہ کفن پائیں نہ مسلمؑ کے پسر
بس کفن آبِ رواں کی انھیں چادر ہوئے

کون شبیرؑ سا ہے صادق الاقرار ایسا
وعدہ اِک سر کا ہو صدقے سرِ لشکر ہوئے

جب کہ صدقے ہوئے اکبرؑ یہ دعا کی ماں نے
تم پہ اکبرؑ مددِ خالقِ اکبر ہوئے

اے دبیرؔ اس میں بھی واللہ! ہمارا ہے وقار
حشر میں سر پہ اگر دامنِ قنبر ہوئے

آبِ رواں: بہتا پانی / صادق الاقرار: سچا اقرار کرنے والا

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

رَن میں اے مُجرئی زینبؑ کے جو دلدار آئے
غُل ہوا جنسِ شہادت کے خریدار آئے

اُس گھڑی حال ہوا بنتِ علیؑ کا تغیّر
غارتِ خیمہ کو جس وقت ستم گار آئے

جس کی مادر کا اُٹھا شب کو جنازہ اے چرخ
ننگے سر بال کھلے وہ سرِ بازار آئے

لاش اصغرؑ کی جو شہؑ لائے کہا بانو نے
سُوئے میداں سے مرے طالعِ بیدار آئے

کیا دمِ رخصتِ شبیرؑ تھی زینبؑ بے تاب
شاہؑ سو بار گئے خیمہ میں سو بار آئے

بولا حُر شہؑ سے دمِ مرگ کہ مولاؑ دیکھو
میرے لینے کے لیے حیدرِؑ کرار آئے

لاشے جب عونؑ و محمدؑ کے اُٹھا لائے حسینؑ
بیبیاں بولیں کہ زینبؑ ترے دلدار آئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

لے کے لاشوں کی بلائیں یہ پکاری زینبؑ
شۂ پہ صدقے ہوئے اَب کیوں نہ مجھے پیار آئے

مومنو رونے کی جا ہے کہ ہنسا خوب یزید
طوق پہنے ہوئے جب عابدؑ بیمار آئے

کیوں نہ شبیرؑ کی گردن سے لپٹ جائے بتولؑ
شِمر کھینچے ہوئے جب خنجرِ خوں خوار آئے

آئے جب مجلسِ حاکم میں اسیرانِ حرم
شِمر کہتا تھا کہ حاکم کے گنہگار آئے

صلح جب شۂ سے نہ کی شِمر نے تو بولی قضا
فیصلے کے لیے اَب بیچ میں تلوار آئے

حُر کو کیا مرتبہ حاصل ہوا اللہ اللہ
پیشوا لینے کو اُس کے شۂِ ابرار آئے

ایک حُر ایک پسر ایک غلام ایک بھائی
عاشقِ پنجتنؑ اُس فوج سے یہ چار آئے

قطعہ

ایک لڑکی نے یہ دی فاطمہ صغریٰؑ کو خبر
لے مسافر ترے اے بیکس و ناچار آئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر وہ آئے بھی تو کیا آئے کہ لٹ کر آئے
نہ تو شبیرؑ نہ عباسؑ علمدارؑ آئے

کہا صغریٰؑ نے پھرا کوئی بھی جیتا آخر
رو کے وہ بولی فقط عابدؑ بیمار آئے

نذرِ زہراؑ کے لیے مجلسِ ماتم میں دبیر
صدفِ چشم سے کیا کیا دُرِ شہوار آئے

٩٩

سلام

پاؤں سجادؑ کا اے مُجرئی زنجیر میں ہے
دم گلے میں ہے گلا طوقِ گلوگیر میں ہے

پوچھا اکبرؑ نے کہ لشکر کا ہراول ہے کون
شہؑ نے فرمایا ابھی لشکرِ بےپیر میں ہے

شاہؑ کہتے تھے جوانو نہ کرو تیغ زنی
حُر مرا پیارا یہاں آنے کی تدبیر میں ہے

خطِ پیشانیِ حُر دیکھ کے بولے شبیرؑ
سیرِ فردوس کی لکھی تری تقدیر میں ہے

دی جو زینبؑ نے رضا بیٹوں کو کہتے تھے حسینؑ
واہ کس درجہ سخاوت مری ہمشیر میں ہے

شہؑ نے فرمایا کہ سر ننگے پھرے گی در در
یہی لکھا ہوا زینبؑ تری تقدیر میں ہے

ہراول وہ سپاہی جو لشکر کے آگے ہوتا ہے۔ کوکھ: دامن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دفن کر لاشۂ اکبرؑ کو یہ کہتے تھے حسینؑ
ابھی کیا جانیے کیا کیا مری تقدیر میں ہے

جٹی جٹی وہ بھویں اور وہ بھولا مکھڑا
سارا جی میرا لگا اصغرؑ بے شیر میں ہے

کوکھ پکڑے ہوئے فردوس میں پھرتی ہے بتولؑ
شمر جو قتلِ شہِ تشنہ کی تدبیر میں ہے

کہتی تھی فاطمہؑ خنجر نہ نکال اے ظالم
ابھی فرزند نمازی مرا تکبیر میں ہے

شاہ نے ساقیِ کوثر سے کہا وقتِ ذبح
آبِ کوثر کا مزا خنجر بے پیر میں ہے

ذبح کے وقت یہ قاتل سے کہا سرورؑ نے
صدمے اب سہنے کی طاقت نہیں شبیرؑ میں ہے

سوکھے حلقوم پہ چل چل کے اٹک جاتی ہے
آب ظالم نہیں شاید تیری شمشیر میں ہے

کوچ کرتے ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ دنیا سے
کوسِ رحلت کی صدا نعرۂ تکبیر میں ہے

زیرِ خنجر بھی نہ تڑپا پسرِ شیرِؑ خدا
یہ تکلف تو فقط فاطمہؑ کے شیر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے مُردے کی نماز آپ ہے پڑھتا گویا
بعد مرنے کے سرِ شاہؑ جو تکبیر میں ہے

روئیں سیدانیاں بے گور پڑے ہیں شبیرؑ
کیا لاشے نے کفن ہی نہیں تقدیر میں ہے

کہا عابدؑ نے کہ یا شبیرؑ الٰہی مدوے
آج عابدؑ کا گلا طوقِ گلوگیر میں ہے

خطبہ عابدؑ نے پڑھا جب تو یہ بولے فصحا
کیا فصاحت پسرِ شاہؑ کی تقریر میں ہے

اپنی ہم جولیوں سے کہتی تھی رو رو صغریٰؑ
یاد کنبے کی ہر اک دم دلِ دلگیر میں ہے

حیف صغریٰؑ نے نہ دیکھی سحرِ وصلِ حسینؑ
اُلٹی تاثیر مرے نالۂ شب گیر میں ہے

ہند نے پوچھا جو عابدؑ کو تو بولی زینبؑ
دیکھ اے بی بی وہ جکڑا ہوا زنجیر میں ہے

شاد ہو شاد کہ شبیرؑ کے صدقے سے دبیرؔ
باغِ فردوسِ بریں کا تری جاگیر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سلامی سیر عجب دشتِ کار زار میں ہے
کہ باغِ فاطمہؑ سب قتل کی بہار میں ہے

سلامی اشک سدا چشمِ اشک بار میں ہے
گہر صدف میں صدف دُرِشہوار میں ہے

اثر جو مجرئی کی آہ بے قرار میں ہے
نہ برق میں ہے نہ شعلے میں نے شرار میں ہے

جو دیکھا حضرتِ عباسؑ کو یہ بولے عدو
علیؑ کی شان بہت شہؑ کے جاں نثار میں ہے

بہار سینۂ قاسمؑ ہیں زخم دکھلاتے
کہ ہار سینے میں ہے اور سینہ ہار میں ہے

جو دیکھا لاشۂ عباسؑ بولے شاہِ زمن
کہ شیر سو رہا دریا کے یہ کنار میں ہے

یہ بولی دیکھ کے نرگس کو باغ میں صغریٰ
کہ تو بھی کیا گلِ زہراؑ کے انتظار میں ہے

دشتِ کارزار: جنگ کا میدان / صدف: سیپ / دُرِ شہوار: بڑا موتی / شرار: چنگاری / عدو: دشمن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا امامؑ نے کس سوچ میں ہو اے اکبرؑ ؟
کہا کہ جی مرا صغریٰؑ جگر فگار میں ہے

ہوئے ہیں ہاتھ بھی شبیرؑ کے قلم ہیہات
یہ لاش اصغرؑ معصوم کی کنار میں ہے

خدا سے شہؑ نے کہا دیکھ شکل اکبرؑ کی
کہ باقی اب یہی میرے رفیق و یار میں ہے

دھرا جو لاشہ اصغرؑ تو شاہؑ نے دیکھا
بتولؑ گود کو کھولے ہوئے مزار میں ہے

کہا یہ بانوؑ نے اصغرؑ کو دوں کہاں سے آب
عطش کی تاب نہیں مرے گل عذار میں ہے

جمال دیکھ کے اکبرؑ کا شاہؑ کہتے تھے
تمام شانِ نبیؐ میرے گل عذار میں ہے

حسینؑ کہتے تھے زینبؑ سے بددعا نہ کرو
کہ حُر ہمارا ابھی فوجِ بدشعار میں ہے

کہا لعینوں نے کرتی ہے ایک ہاتھ میں دو
یہ وصف شاہؑ کی شمشیر آب دار میں ہے

مزار: قبر / گل عذار: پھول جیسے رخسار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

نہیں ٹھہرتی ہے اک جا پہ مثلِ برق کہیں
کبھی یمین میں ہے اور کبھی یسار میں ہے

گئے جو نہر پہ عبّاسؑ شاہؑ کہتے تھے
خیال اب مرا عبّاسؑ نامدار میں ہے

قطعہ

جو دیکھا بانوؑ نے اس طرح شہؑ کو آتے ہوئے
کہ لاشِ اصغرؑ بے شیر کی کنار میں ہے

کہا یہ شاہؑ سے جلدی بتاؤ اے صاحب
کہ باقی جان مرے طفلِ گل عذار میں ہے؟

بہن نے عرض کی حُرمت بچے گی یاں کیوں کر؟
کہا یہ شاہؑ نے خالق کے اختیار میں ہے

جو پوچھا مادرِ قاسمؑ نے شہؑ سے قاسمؑ کو
کہا وہ سو رہا میدانِ کارزار میں ہے

لے زہے امام کہ سازند سبحہ از خاکش
ہنوز طینتِ خوش ذکرِ کردگار میں ہے

یمین ویسار: فوج کا دائیں بائیں

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکینہؑ پوچھتی تھی بستیوں میں کوفے کی
حسینؑ سبطِ پیمبرؐ بھی اس دیار میں ہے

اُسے تو نار ملی اور اِسے بہشت ملا
یہ شمر و حُر کی تفاوت مآلِ کار میں ہے

دبیرؔ آگے نہ لکھ اب تو تر ہوا کاغذ
کہ موجِ بحر بھری گویا چشمِ زار میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

ٹکڑے ٹکڑے ہوئیں نہ کیوں شہؑ کے جگر کے ٹکڑے
روبرو ہوئیں جو اکبرؑ سے پسر کے ٹکڑے

جب ہوئے رن میں شہِؑ جن و بشر کے ٹکڑے
ٹکڑے ہو گئے زہراؑ کے جگر کے ٹکڑے

مجھ کو حیرت ہے کہ خورشید نہ تابندہ ہو
اور ہوں فاطمہؑ کے رشکِ قمر کے ٹکڑے

شہؑ نے اعدا سے کہا عونؑ و محمدؑ کو دکھا
بخدا میرے دونوں ہیں جگر کے ٹکڑے

اے فلک مجھ کو بتا دے جو کہیں دیکھا ہو
آگے کس باپ کے ہوتے ہیں پسر کے ٹکڑے

پوچھا صغریٰؑ نے جو سرورؑ کو تو بولی زینبؑ
سامنے میرے ہوئے تیرے پدر کے ٹکڑے

چلتے دم ماں سے کہا عونؑ و محمدؑ نے یہی
لشکرِ شام کے ہم آئیں گے کر کے ٹکڑے

تابندہ: روشن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا زینبؑ نے کہ شبیرؑ کے ٹکڑے ہوں گے
ہوئے جس وقت گریبانِ سحر کے ٹکڑے

کیوں نہ ہو چاک جگر شاہ زمن کا افسوس
دیکھیں آنسو سے جو وہ لختِ جگر کے ٹکڑے

کہا زینبؑ نے کہ فرزند مرے ٹکڑے ہوں
پر نہ ہوویں کہیں زہراؑ کے پسر کے ٹکڑے

نیزہ و تیغ سے اس فوجِ ستم گر نے دلیر
کیے بستانِ پیمبرؐ کے شجر کے ٹکڑے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

(۱۰۲)

سلام

مُجرئی شہؑ نے کہا یوں حیدرِؑ کرار سے
ہم ہوئے سیراب آبِ خنجرِ خوں خوار سے

حلق کٹتا شاہِؑ دیں کا خنجرِ خوں خوار سے
مُجرئی پوچھے کوئی زہراؑ جگر افگار سے

بولے شہؑ اعدا سے تم پانی نہیں دیتے مجھے
کیا کہو گے روزِ محشر حیدرِؑ کرّار سے

یہ محبت شہؑ کو تھی خواہر سے جو سرورؑ کا سر
سوئے زینبؑ دیکھتا تھا نیزے پر کس پیار سے

جا کے جنّت میں حسنؑ سے اس طرح بولے امامؑ
بھائی صاحب خوش ہوا میں آپ کے دلدار سے

لاشِ عباسؑ پر بولے علیؑ صد آفرین
سرخ رو مجھ کو کیا زہراؑ جگر افگار سے

تیر جو لگتا تھا تن پر کہتے تھے شکرِ خدا
اُس کی لذّت پوچھے کوئی سیّدِؑ ابرار سے

روزِ قتلِ شاہِؑ دیں کہتے ہیں آتی تھی صدا
پیٹئے رونے کی قبرِ احمدِؐ مختار سے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

مَل کے آنکھیں پائے شہؑ پر مرتے دم عباسؑ نے
عرض کی کچھ خوش ہوئے اپنے علَم بردار سے

بولے شہؑ میں خوش خدا خوش اور نبیؐ و مرتضیٰ
تیرا رتبہ کم نہیں ہے جعفرِؑ طیار سے

چرخ سے آئی صدائے آفریں اُس دم اُسے
سوئے سرورؑ حُر چلا جب لشکرِ کفار سے

شمر سے کہتی تھی زینبؑ چادریں بھی لے لیں آہ
کیا عداوت ہے یہ آلِ احمدِؐ مختار سے

قطعہ

کیجیو خاطر داری اے بھینا سکینہؑ کی مری
چلتے دم شہؑ نے کہا یہ زینبؑ ناچار سے

یہ اگر روئی تو تڑپے گی مری روح اے بہن
یہ مری پیاری ہے اس سے بولیو تم پیار سے

باپ کی فرقت سے یہ صحرا میں روتی جاتی تھی
تھی زمیں گُل اشکِ چشمِ عابدِؑ بیمار سے

قاسمؑ نوشاہ نے میدانِ شہادت میں کہا
برچھیاں زخموں کی مجھ کو کم نہیں ہے ہار سے

jabir.abbas@yahoo.com

حوضِ کوثر پہ علیؑ بھی روئے جب عباسؑ نے
تشنگی شہؑ کی بیاں کی حیدرِ کرار سے

خلد میں نانا سے شہؑ بولے کٹا کو مرا سر
آپ کی امت مگر میں نے بچائی نار سے

کہتی تھی زینبؑ لعینوں سے کرو خوفِ خدا
اونٹ بھی کھنچواتا ہے کوئی کسی بیمار سے

بیٹوں کی مسلمؑ کے لاشیں نہر میں بہتی تھیں یوں
دونوں بھائی تھے گلے لپٹے ہوئے کس پیار سے

منع جب کرتا تھا کوئی رو رو عابدؑ کہتے تھے
میں کبھی فارغ نہ ہوں گا رونے کے آزار سے

بولی اصغرؑ سے یہ بانوؑ کہیو تب مجھ کو یاد
جامِ کوثر جب لو بدست حیدرِ کرار سے

لاشِ سرورؑ نے کہا جبریلؑ سے مت کہیو تم
میرے مرنے کی خبر زہراؑ جگر افگار سے

اب تلک آئے نہ تم بھی لاش پہ کیوں نانا جان
ہاں مگر کچھو گلہ یہ احمدؐ مختار سے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلوے سرورؑ میں تھا اصغرؑ کا جو لاشا دھرا
لاشِ شہؑ ہاتھ اُس پہ اپنا رکھے ہے کس پیار سے

یا الٰہی بخششِ اُمت تو کیجو روزِ حشر
زیرِ خنجر تھی دعا شہؑ کی یہی غفار سے

حوضِ کوثر پہ جو ہم جائیں گے محشر کو دبیرؔ
جامِ کوثر لیں گے دستِ حیدرِؑ کرار سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرئی کہتے تھے سروزِ زینبؑ دلگیر سے
کیا کروں کچھ بس نہیں چلتا مرا تقدیر سے

قطعہ

سارباں نے کاٹے جس دم سیدِ بے کس کے ہاتھ
یہ صدا آتی تھی اُس دم لاشۂ شبیرؑ سے

ہاتھ میرے کر دیے تن سے جدا جو اے لعیں
کیا قصور ایسا ہوا تھا مجھ شہِ دلگیر سے

بولا کوثر پہ اشارے سے یہ اصغرؑ یا علیؑ
تشنگی میری بُجھائی حرملہ نے تیر سے

بوسہ دے کر حلقِ سروزؑ پہ یہ کہتے تھے نبیؐ
ہوگا اک دن وہ کہ کٹ جائے گا یہ شمشیر سے

شہؑ نے اعدا سے کہا یارو نہ ایذا دو مجھے
خوف کھاؤ فاطمہؑ کی آہِ پُرتاثیر سے

ذاکر: غم زدہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یوں حسنؑ سے قاسمِ مضطر نے جنت میں کہا
زخمی ہوتے ہیں چچا واں نیزہ و شمشیر سے

رہتا تھا ہر عضو عابدؑ کا غمِ شبیرؑ میں
بلکہ پیدا تھی صدا فریاد کی زنجیر سے

ہے شجاعت ختم آلِ مرتضیٰ پر دوستو
ہنس دیا اصغرؑ نے حلق اُس کا چھدا جب تیر سے

دیکھ جرات عونؑ و جعفرؑ کی یہ کہتے تھے عدو
کچھ انھیں رشتہ ہے شاید شاہِ خیبر گیر سے

قطعہ

پانی دو اے ظالمو ہے سبطِ پیغمبرؐ حسینؑ
بولے عباسؑ علی یہ لشکرِ بے پیر سے

سُن کے یہ شمر نے کہا پانی نہیں دیتے نہ دیں
بھائی آؤ کچھ بھلا مطلب ہے اس تقریر سے

وقتِ رخصت قاسمؑ و اکبرؑ کا یہ عالم رہا
سامنا تصویر کا ہو جس طرح تصویر سے

خُلد میں کہتے تھے شہؑ زہراؑ سے رو رو کر یہی
ٹکڑے دل ہوتا ہے اے اماں غمِ ہمشیر سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

مُہر کر محضر کے اوپر کہتے تھے سب سے حسینؑ
کوئی اُس دم کی خوشی پوچھے دلِ شبیرؑ سے

بولے شہؑ قاصد سے کہہ دیجیو کہ کنبہ مر گیا
کیا ہے حاصل تو ہی بتلا نامہ و تحریر سے

ذبح جب خنجر سے شہؑ ہوتے تھے زینبؑ کہتی تھی
اُس گھڑی کا صدمہ پوچھو فاطمہؑ دلگیر سے

کیا غضب ہے رَن میں وہ پیاسا رہے دو دن تلک
پرورش ہو جس کی بنتِ فاطمہؑ کے شیر سے

سُن سلام اب تو مَلک کہتے ہیں گردوں پہ دبیر
درد پیدا ہوتا ہے بس اک تری تقریر سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰۴)

سلام

مُجرئی ہے سوگوارِ ماہِ حیدرؑ چاندنی
اشک ہیں شبنم بُکا کرتی ہے شب بھر چاندنی

مُجرئی فرشِ نجف سے کب ہو ہمسر چاندنی
چاندنی جھاڑو تو جھڑتی ہے زمیں پر چاندنی

اے فلک اندھیر ہے عابدؑ کا زنداں بے چراغ
اے زمیں کیا قہر ہے دنیا میں گھر گھر چاندنی

تا کمالِ چاردہ معصومؑ روشن سب پہ ہو
چودھویں شب کو رہا کرتی ہے شب بھر چاندنی

حلقۂ نورانیِ قُرصوں کے مشتاق تھے
دیکھ کر عاشور کی شب کو بہتّر چاندنی

شمر نے چاہا کہ حضرت سے جدا عباسؑ ہوں
یہ نہ سمجھا چاند سے چھوٹے گی کیوں کر چاندنی

جب سفیدی روضۂ شبیرؑ میں ہونے لگی
گرد روضہ کے پھری چونے میں مل کر چاندنی

بُکا: رونا / ہمسر: برابر / قہر: غضب / سفیدی ہونا: چونا ڈالنا

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اتحادِ پنجتنؑ پر مِل کے چاروں ہیں گواہ
دھوپ خورشیدِ درخشاں ماہِ انور چاندنی

مال و زر کا کیا بھروسا چاہیے فکرِ مآل
فی المثل ہے چار دن کی اے تونگر چاندنی

اَبروے ماہِ بنی ہاشم سے روشن تھا جہاں
بدر سے اس ماہِ نو میں تھی فزوں تر چاندنی

صاف باطن لوثِ دنیا سے بَری دنیا میں ہیں
گرد آلودہ نہیں ہوتی زمیں پر چاندنی

بارہا لکھا ہے شب کو حُسنِ رخسارِ حسینؑ
روشنائی میں مرکب کی ہے اکثر چاندنی

سینۂ پُر داغِ زہراؑ دیکھ لے گر اک نظر
چاند کے مانند داغی ہو سراسر چاندنی

خاکساروں کا ہر اک دھبے سے دامن پاک ہے
گرد آلودہ نہیں ہوتی زمیں پر چاندنی

فی المثل: مثال کے طور پر/ تونگر: مالدار/ ماہِ بنی ہاشم: لقب حضرت عباسؑ/ بدر: ماہِ کامل/ فزوں: زیادہ/ باطن: اندر
بَری: آزاد/ مرکب: ملاتی/ خاکسار: عجز و انکساری/ کشور: مملکت/ تیرہ بخت: بد بخت/ نہاں: پوشیدہ/ عیاں: ظاہر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کشورِ بغضِ علی میں کیوں بسے ہیں تیرہ بخت
یاں نہ اوّل چاندنی ہے اور نہ آخر چاندنی

مہدیِؑ دیں ہیں نہاں فیضِ ہدایت ہے عیاں
چاند جیسے ابر میں اور جلوہ گستر چاندنی

جب کہ زنداں کے اندھیرے سے بہت گھٹتا تھا دم
کہتے تھے بچے دکھا دو ہم کو دم بھر چاندنی

ہوتے ہی طالع کیا ماہِ جوانی نے غروب
وائے قسمت دیکھنے پائے نہ اکبرؑ چاندنی

جب چھٹی کو تارے دیکھے بانو سے بولی قضا
وادیِ غربت کی اب دیکھیں گے اصغرؑ چاندنی

بے سوادوں کو نہیں تمیزِ حُسن و قبحِ نظم
جانتا ہے کور سائے کے برابر چاندنی

خاکساروں کا ہر اک دھبے سے دامن پاک ہے
گرد آلودہ نہیں ہوتی زمیں پر چاندنی

طالع: طلوع / بے سواد: جاہل / تمیز: فرق / قبح: بد / کور: اندھا / پا انداز: پیروں کے درمیان / چرخ: فلک / شہپر: اصلی پھوڑے کے پر / خوشا طالع: خوش نصیب / اشتیاق: شوق / نہرِ لبن: دودھ کی نہر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عرشِ اعظم جن کے گھر کا فرش پا انداز ہے
فرش کی خاطر نہ تھی ان کو میسّر چاندنی

ہر مہینے دشمنانِ دیں سے ہے سرگرمِ جنگ
چرخ پر رکھتی ہے ماہِ نو کا خنجر چاندنی

کھینچتا ہے عاشقوں کے دل کو نورِ کربلا
مرغِ شب آہنگ کی خاطر ہے جو شہپر چاندنی

اے خوشا طالع کہ ہے نامِ حسنؑ سے ہم عدو
کیوں نہ ہو روشن دلوں میں نام آور چاندنی

اشتیاقِ سیرِ جنت دیتی ہے بے شیر کو
قاصدِ شیرِ لبن تھی بہرِ اصغرؑ چاندنی

اصغرِؑ بے شیر کی تربت پہ رکھنا چاہیے
چاند کا ہے دودھ سے لبریز ساغر چاندنی

احمدِؐ مختار ہیں نورِ خدا کے آسماں
حیدرؑ و زہراؑ قمر شبیرؑ و شبرؑ چاندنی

شام سے سامانِ صبحِ قتل کرتے تھے شہید
نور کا تڑکا تھی بہرِ فوجِ سرورؑ چاندنی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیشِ فرشِ روضۂ شبیرؑ طلعت پر ترے
خندۂ دندان نما کرتے ہیں اختر چاندنی

روضۂ حضرت کی گلشن میں اگر گلچیں بنے
بھر لے دامن میں گلِ خورشید انور چاندنی

ظلمتِ زندانِ عابدؑ سے ہے زخمی ان کا دل
ہے نمک پاشِ دلِ احبابِ حیدرؑ چاندنی

ہو گیا تھا خون غم سے خشک رنگت تھی سفید
فرش پر سجادؑ کا تھا جسمِ لاغر چاندنی

روضۂ پُر نورِ مولاؑ میں بچھائی ہے اگر
مُہر کے چشمہ میں دھو اے ماہ انور چاندنی

گرد خیمے کے طلایہ کو چلے عباسؑ جب
روشنی لے کر چلے پیشِ دلاورؑ چاندنی

عکسِ خورشید جبیں و ماہِ عارض جو پڑا
آسماں پر دھوپ نکلے اور زمیں پر چاندنی

نورِ تن چھن چھن کے کڑیوں سے زرہ کے تھا عیاں
چار سو چار آئینے سے تھی برابر چاندنی

زیرِ راں شبدیز وہ تھا بال جس کے سنبلہ
زینِ ماہِ نو عناں جوزا تھی پاکھر چاندنی

اک مہِ داغِ عزا میں کتنے جلوے ہیں دبیر
قبر پر باہر چراغاں اور اندر چاندنی

jabir.abbas@yahoo.com

(۱۰۵)

سلام

مُجرائی بچّے ساقیِؑ کوثر کے لال کے
کہتے تھے پانی پانی زبانیں نکال کے

سیراب ہو کے تیغ سے کہنے لگے حسینؑ
مشتاق اپنے لب نہیں آب زلال کے

ایذا کا رہروؤں کے جو عابدؑ کو تھا خیال
پھینکا نہ پاؤں سے کوئی کانٹا نکال کے

صغریٰؑ نے پوچھا کیا علیؑ اکبر ہوئے شہید
بانوؑ یہ بولیں ہاں جگر اپنا سنبھال کے

اکبرؑ کے غم سے ورد جو تھا شہؑ نے وقتِ ذبح
تکبیر بھی کہی تو کلیجہ سنبھال کے

زینبؑ نے پوچھا کیا میں پھروں گی برہنہ سر
شہؑ بولے ہاں پہ بعد مرے انتقال کے

ایذا: تکلیف، رہروؤں: راستہ چلنے والے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

سجادؑ نے مدینہ میں زینبؑ سے یہ کہا
بہلاؤ دل کو غم میں شہِؑ خوش خصال کے

باقرؑ کو پرورش کرو بولی وہ نامراد
اب تک میں ہاتھ ملتی ہوں اکبرؑ کو پال کے

یارو دلِ نبیؐ کے کلیجے کو دیکھنا
اکبرؑ کو بھیجا برچھیوں میں دیکھ بھال کے

روتے تھے دے کے پانی پہ اکبرؑ کا فاتحہ
تھے جو جواں مدینہ میں اٹھارہ سال کے

عباسؑ بولے سینے پہ روکیں گے تیغ و تیر
احسان مند ہم نہیں ہوئیں گے ڈھال کے

سجادؑ سے یہ لاشۂ عباسؑ نے کہا
گاڑو مجھے بھی پاس پیمبرؐ کے لالؑ کے

اصغرؑ کے حلق پر جو لگا ناوکِ ستم
بس مر گیا وہ چھوٹے سے بازو اُچھال کے

اکبرؑ کا تھا یہ حُسن کہ کہتی تھی ساری خلق
اس قد پہ ہم نثار ہوں یا اس جمال کے

خوش خصال: اچھی صفات

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تھی یہ دعا حسینؑ کی یا رب بہ زیرِ تیغ
تڑپوں نہ ہاتھ پاؤں میں اپنے اُچھال کے

ظالم سے روزِ حشر یہ پوچھیں گے مجتبیٰؑ
کیوں ہاتھ تو نے کاٹے مرے خورد سال کے؟

قاتل سے شاہؑ کہتے تھے مجھ کو نہ ذبح کر
کچھ بھی نہ پائے گا تو سوا انفعال کے

چلّاتی تھی سکینہؑ مرا نیگ دیجیے
آنچل کو اپنے لاشۂ قاسمؑ پہ ڈال کے

اصغرؑ کو بولنا جو نہ آتا تھا مومنو
پانی وہ مانگتا تھا زباں کو نکال کے

از بہرِ قربِ روضۂ شبیرؑ اے دبیرؔ
سائل ہوں آستاں پہ میں ذوالجلال کے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

رمضاں کیوں نہ سلامی کو محرم ہو جائے
جب کہ درپیش یدُاللہ کا ماتم ہو جائے

ماتم مصحفِ ناطق میں عجب کیا ہے اگر
دفترِ کون و مکاں درہم و برہم ہو جائے

ورد ہے ہائے علیؑ ہائے علیؑ ہائے علیؑ
شربتِ زیست نہ کس طرح بھلا سم ہو جائے

کوچ ہے ساقیِ کوثر کا بسوئے کوثر
کوثرِ خلد نہ کیوں دیدۂ پُر نم ہو جائے

ہاشمی و قریشی و مدنی کا غم ہے
کیوں بپا یثرب و بطحا میں نہ ماتم ہو جائے

عین سجدے میں ہوا قبلۂ ایماں زخمی
پشتِ محراب نہ اس رنج سے کیوں خم ہو جائے

مصحفِ ناطق: بولتا قرآن / دفترِ کون و مکاں: کاروبارِ دو جہاں / شربتِ زیست: زندگی کا شربت / کوچ: سفر / دیدہ: آنکھ / پشت: کمر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آشکارا غمِ حیدرؑ میں جو روئے جبریلؑ
پھر دو عالم کا ابھی اور ہی عالم ہو جائے

بال زہراؑ کے نہ کس طرح کُھلیں جنّت میں
کیوں نہ عریاں سرِ پیمبرؐ عالم ہو جائے

بے پدر ہو گئی زینبؑ ہوئے بے کس حسنینؑ
کوئی اس طرح نہ بے مونس و ہمدم ہو جائے

ہو کے مجروح کہا فزتُ بربِّ الکعبہ
صبرِ حیدرؑ پہ فدا جانِ دو عالم ہو جائے

اللہ اللہ یہ تھا شوقِ ملاقاتِ رسولؐ
کہتے تھے عمر جو باقی ہو وہ اب کم ہو جائے

سرِ زخمی پہ مرے ہاتھ پھرا دیں احمدؐ
زخم اچھا مرا بے بخیہ و مرہم ہو جائے

شیعانِ اسدُ اللہ ہوئے بے آقا
بے قرار آہ نہ کیوں عرشِ معظّم ہو جائے

کُل مخلوق سے تھی ذاتِ علیؑ پہلے دبیرؔ
لکھوں آدمؑ سے موخر تو مقدم ہو جائے

آشکارا: ظاہر/جو کس و ہمدم: دوست اور ساتھی/مجروح: زخمی/فزت برب الکعبہ: قسم خدا کے کعبہ میں کامیاب/موخر: آخر/
مقدم: اوّل

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

تعریف کی ہے نظمِ رواقِ امامؑ کی
بیت الحرم ہے بیت ہمارے سلام کی

فضہ نے فوج سے کہا گھر تو جلا چکے
مسند تو اب جلاؤ نہ خیرالانامؐ کی

قطعہ

زینبؑ سے ہند بولی کہ صورت سے آپ کی
ملتی ہے شکل زینبؑ عالی مقام کی

زینبؑ پکاری اُن سے نہ تشبیہ دے مجھے
خواہر ہے وہ حسین علیہ السلام کی

اور میں تو بیٹھی خانۂ زنداں میں روتی ہوں
لائی ہے قید کر کے مجھے فوج شام کی

دعوت میں حُر کو کوثرِ جنت عطا کیا
شبیرؑ پہ خدا نے سخاوت تمام کی

رواق=روضہ کا بیرونی حصہ/مسافت=سفر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تن میں بخار پاؤں میں بیڑی گلے میں طوق
عابدؑ نے یوں مسافتِ منزل تمام کی

کی تیغ تیز شمرِ لعیں نے تمام شب
اور شہؑ نے رات طاعتِ حق میں تمام کی

بانو یہ قبر پر علی اصغرؑ کے کہتی تھی
بیٹا خبر لو مادرِ ناشاد کام کی

پہلو میں نیزہ سجدے میں سر اور گلے پہ تیغ
اس طرح شہؑ نے طاعتِ خالق تمام کی

افسوس شمر سینے پہ اُس کے ہوا سوار
چڑھتا تھا جو کہ پشت پہ خیر الانامؐ کی

جوں صبح رنگ ہو گیا فق اہلِ بیتؑ کا
در آئی خیمہ گاہ میں جب فوج شام کی

کیوں چرخ کشتے اہلِ ستم کے تو ہوئیں دفن
اور لاش بے کفن رہے رن میں امامؑ کی

مسافت: سفر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

قطعہ

حُر کو گلے لگا کے یہ کہتے تھے شاہِ دیں
چار آنکھ تجھ سے ہو نہیں سکتی امام کی

پانی بھی ابنِ ساقیِ کوثر پہ بند ہے
دعوت نہ مجھ سے ہو سکی تجھ تشنہ کام کی

آئی ندائے حق کہ نہ شرماؤ اے حسینؑ
جاگیر ہم نے دی اُسے دارالسّلام کی

حضرت سے حُر نے عرض کی مولاؑ بتائیے
اک بی بی لے رہی ہے بلائیں غلام کی

فرمایا شہؑ نے شاد ہو اے حُر خوشا نصیب
یہ فاطمہؑ ہے بیٹی رسولؐ انام کی

حضرت سے حُر نے عرض کی ہاتھوں کو جوڑ کر
تقصیر بخش دیجیے آقا غلام کی

فرمایا شہؑ نے کیسی خطا؟ اور گناہ کیا؟
راضی ہے روح تجھ سے رسولؐ انام کی

تقصیر: غلطی

زینبؑ کو دیکھ دیکھ کے کہتے تھے اہلِ شام
سر ننگے ہے نواسی رسولؐ انام کی

مقبول کی یہ نظم شہِ دیں نے اے دبیرؔ
شہرت ہوئی اسی سے ہمارے کلام کی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰۸

سلام

پیرو شہِ بے سر کا ازل سے جو قلم ہے
اس واسطے مُجرائی سرِ خامہ قلم ہے

ہر بیت میں مضمون نیا زیب رقم ہے
مُجرائی کلیدِ درِ غیب اپنا قلم ہے

در پیش خزاں جوں گُلِ زہراؑ کی رقم ہے
بلبل کی طرح نوحے میں مُجرائی قلم ہے

وصفِ قدِ شبیرؑ کا کیا فیض رقم ہے
مانندِ الف راست سلامی کا قلم ہے

مدحِ شہِ دیں لکھنے کب سیر قلم ہے
خالی صفت گرسنہ خامے کا شکم ہے

مُجرائی دریدہ جو گریبانِ قلم ہے
درپیش مگر مرثیۂ شہ کی رقم ہے

ازل: ابتدا / بیت: شعر / زیب: شان / کلید: کنجی / وصف: تعریف / گرسنہ: بھوکا / دریدہ: پھٹا ہوا / درپیش: سامنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کیا پاسِ بزرگی درِ شاہِ اُمم ہے
مُجرائی فلک دُور سے تسلیم کو خم ہے

وہ قبلۂ نور ابروے سلطانِ اُمم ہے
مُجرائی فلک پہ مہِ نو سجدے کو خم ہے

یہ فیض ثنائے قدِ سلطانِ اُمم ہے
ہر مصرعِ سرسبز ہرا سروِ ارم ہے

مُجرائی یہی موج کی سطروں میں رقم ہے
سقاؤں میں یکتا ہے تو سقائے حرم ہے

مُجرائی سرِ فتح و ظفر سجدے میں خم ہے
تیغِ دو زباں شاہ کی محراب حرم ہے

موزوں جو ثنائے شرفِ اہلِ حرم ہے
مُجرائی ہر اک بیت مری بیت حرم ہے

موسیٰ کو ندا آئی کہ نعلین اُتارو
صحرا یہ نہیں مقتلِ سلطانِ اُمم ہے

جس طرح سے یہ پانچ نمازیں ہوئیں ہم پہ
واجب یہ خدا پنجتنِ پاک کا غم ہے

مہِ نو: نیا ہلال

---

jabir.abbas@yahoo.com

شبیرؑ کے ہے روے کتابی سے مشابہ
دنیا میں جواز اس لیے قرآں کی قسم ہے

قطعہ

یوں حُر سے مخاطب ہوئے کفار دمِ جنگ
شادی ہے تجھے آج ولیکن ہمیں غم ہے

واں فاقہ ہے اور پیاس یہاں میوے ہیں اور نہر
واں ذلّت و خواری ہے یہاں جاہ و حشم ہے

مانا کہ ہیں شبیرؑ پیمبرؐ کے نواسے
پر شام کا حاکم بھی نہیں رتبہ میں کم ہے

کی تیغ زباں حُر نے علم اور یہ پکارا
خاموش وگرنہ ابھی سر سب کا قلم ہے

سودا ہے رضا اپنا ہے بازارِ قضا میں
حُبِ شۂ دیں سکۂ دلِ حُر کا درم ہے

تم کو مرے آقا کے شرف کیا نہیں معلوم؟
کعبے کی قسم قبلۂ ارباب ہمم ہے

خورشید زمیں بدرِ فلک شمعِ مدینہ
سردارِ عرب ہے وہی سلطانِ عجم ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا حاکمِ شامی کو ہے شبیرؑ سے نسبت
وہ کفر یہ اسلام وہ دَیر اَور یہ حرم ہے

وہ ظلم ہے یہ عدل؛ وہ عصیاں یہ عبادت
وہ رنج یہ راحت؛ وہ ستم ہے یہ کرم ہے

تم کور ہو کیا؟ دیکھو میرے واسطے واللہ
یہ حُور یہ حُلّہ یہ کوثر یہ اِرم ہے

ہاتف نے ندا دی نہ پھرا ہے نہ پھرے گا
اے ناریو حُر عاشقِ سلطانِ اُمم ہے

قاسمؑ سے کہا خطِ حسنؑ شاہؑ نے پڑھ کر
وہ اس میں رقم ہے جو مقدر میں رقم ہے

کس وقت حسینؑ آئے ہیں اکبرؑ کے سرھانے
سینے میں تو پھل برچھی کا اور ہونٹوں پہ دم ہے

خواہر سے کہا خواب میں آ کر شہِ دیں نے
زینبؑ ترے سر کھلنے کا کتنا مجھے غم ہے

قطعہ

عباسؑ کے بازو جو کٹے کہنے لگا شمر
اب قید کرو ان کو کہ ہر شانہ قلم ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباسؑ پکارے نہ سمجھنا مجھے بے دست
اِک ہاتھ مرا تیغ ہے اِک ہاتھ علَم ہے

زہراؑ نے کہا شیر ترائی میں ہے کس کا؟
دریا سے ندا آئی کہ سقائے حرم ہے

گھبرا کے سکینہؑ نے کہا پیاس بجھاؤ
عباسؑ تمھیں مالکِ کوثر کی قسم ہے

رو رو کے حرم پیٹ رہے تھے سر و سینہ
محرابِ خمِ تیغ میں سر شاہؑ کا خم ہے

کیا حُسن شہادت کا ہے کیا شانِ عبادت
صف بستہ جماعت کے عوض لشکرِ غم ہے

جز قطرۂ خوں دانۂ تسبیح ہے نایاب
ہم دم دمِ تکبیر فقط تیغ کا دم ہے

پہلو میں ہے سوفار کلیجے میں ہے پیکاں
سینے میں سناں حلق پہ شمشیرِ ستم ہے

لب شکر میں سر سجدے میں دل یادِ خدا میں
رُو جانبِ قبلہ ہے نگہ سوے حرم ہے

نایاب: جو نہیں ملتا / سوفار: تیر کی نوک / پیکاں: تیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

سجادؑ ہیں یوں تیز روِ راہِ رضا واہ
گویا کہ نہ زنجیر ہے پا میں نہ ورم ہے

سجادؑ کے ہمراہیوں کی پوچھو نہ تفصیل
بس بیڑیاں ہیں خار ہیں پاؤں کا ورم ہے

عابدؑ نے کہا کیوں مجھے پہناتے ہو زنجیر؟
بیمار کی زنجیر تو پاؤں کا ورم ہے

اِک جا ہیں پس از مرگ بھی سردارؑ و علم دارؑ
ہر تعزیے کے پاس کواہی کو علم ہے

کہتی تھی مسلمانوں کی بستی میں سکینہؑ
پانی دو ذرا سا کہ مرا ہونٹوں پہ دم ہے

بانو نے کہا باپ کے پہلو کو بسایا
واری گئی اصغرؑ مری الفت تمھیں کم ہے

بیٹے جو چلے رن کو تو زینبؑ یہ پکاری
سر شہؑ پہ فدا کرنا مرے سر کی قسم ہے

غل کر کے قیامت ابھی برپا کرے زنجیر
پر ہے یہ ادب بیچ میں عابدؑ کا قدم ہے

jabir.abbas@yahoo.com

سیلی کبھی لگتی ہے کبھی چھنتا ہے گوہر
منھ سُرخ طمانچوں سے ہے کانوں پہ ورم ہے

جلّاد بھی رویا جو کہا شہؑ نے دمِ ذبح
اے شمرِ لعیں پانی کہ اب ہونٹوں پہ دم ہے

سقّہ بھی موا ہے کوئی پیاسا؟ یہ بتا دے
دریا تجھے سقّائے سکینہؑ کی قسم ہے

عبّاسؑ چلے رن کو تو چلّائی سکینہؑ
جلد آنا چچا تم کو مرے سر کی قسم ہے

فرصت نہیں لکھنے کی دبیرؔ آج وگرنہ
مضموں تو کتنے ہی سلاموں کا بہم ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرائی غلامی میں شہنشاہِ اُمم کی
مُحر دیکھتا تھا سیر گلستانِ اِرم کی

اک بیت سلامِ شہِؑ والا جو رقم کی
ہر نقطہ پہ گردن جھکی بوسے کو قلم کی

تاحشر کروں شرح تو ہوئے نہ تمامی
صبرِ شہِؑ بے کس کی اور اعدا کے ستم کی

زینبؑ نے کہا شمر سے کر ذبح نہ شہؑ کو
واللہ کہ ہے فاطمہؑ عاشق اِسی دَم کی

بانو نے کہا کہتے تھے اصغرؑ جو اُسے سب
تقدیر نے اصغرؑ کی مرے عمر بھی کم کی

مرقد میں اُڑی فاطمہؑ کی نیند جو کہیے
پُر درد کہانی ہے عجب شاہؑ کے غم کی

زینبؑ کو برادر سے یہ اُلفت تھی کہ گاہے
سچ بھی نہ قسم کھائی سرِ شاہِؑ اُمم کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صغریٰ نے کہا خط بھی نہ لکھا شہِ دیں نے
پردیس میں کیا جا کے محبت مری کم کی

کچھ پیاس میں بھی شمر نے کھایا نہ ترس ہائے
گردن کئی رگڑوں میں شہِ دیں کی قلم کی

حاکم سے کہا شمر نے مل آنکھوں سے ان کو
ان ہاتھوں سے چھینی ہے ردا اہلِ حرم کی

عباس کا غم ہے غمِ سرور کے برابر
ہو کیوں نہ جگہ تعزیے کے پاس علم کی

قطعہ

دیکھا درِ کوفہ میں جوں ہی لاشۂ مسلم
تقریر یہ زینب نے بصد رنج و الم کی

گو قبر کو محتاج ہوں پر رنج نہ کھاتا
بے گور ابھی لاش ہے سلطانِ امم کی

سینے پہ دبیرؔ اس کو پس از مرگ دھروں میں
ہاتھ آئے اگر خاک شہِ دیں کے قدم کی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مدحِ علیؑ میں ہے یہ بلندی کلام کی
عرشِ بریں زمیں ہے ہمارے سلام کی

لکھے جو بیت شاہِ نجف کے سلام کی
رضواں نے دی صدا مجھے دارالسّلام کی

مُجرائی شان دیکھ مزارِ امامؑ کی
دارالسّلام کو ہے تمنا سلام کی

کس کو ہوس ہے گلشنِ دارالسّلام کی
حیدرؑ کے در پہ بار میں پاؤں سلام کی

بھیجو درود یاد کرو جب امامؑ کی
ہے شرط ہر نماز کی خاطر سلام کی

اللہ رے بوتراب کہ جس کا غبارِ راہ
بہرِ زمیں کمند ہے گردوں کے بام کی

بے شک یہی تھی مہرِ نبوت کی سرنوشت
معراج ہو گی دوشِ نبیؐ پہ امامؑ کی

دارالسّلام: جنّت / بار: پھل / کمند: پھندا / سرنوشت: قسمت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیرِ نگین شمس و قمر کیوں نہ ہوں جہاں
مہریں ہیں اُن پہ حیدرِ صفدر کے نام کی

قطعہ

انگشتِ اعتقاد سے گر لے کے کوئی کور
اک ذرّہ خاکِ پائے جناب امامؑ کی

مانندِ سُرمہ دیدۂ بے نور میں لگائے
قدرت وہیں نظر پڑے ربِّ انام کی

روشن ہوں ہفت پردۂ چشم اُس کے اِس قدر
سب لوگ پوچھ جائیں خبر ہر مقام کی

مثلِ دو طفل شمس و قمر آئیں درس کو
زیرِ بغل کتاب لیے صبح و شام کی

بے عینک و چراغ اندھیرے میں رات کو
فر فر وہ سرنوشت پڑھیں خاص و عام کی

تسبیحِ حق میں صرف کیا رشتۂ حیات
دیکھو خدا کے واسطے طاعت امامؑ کی

دیدہ: آنکھ ہفت پردۂ چشم: آنکھ کے سات پردے سرنوشت: قسمت کا لکھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خیبر میں تین روز جو لشکر ہوا فرار
خاطر شکستہ ہو گئی خیر الانام کی

مشکل کشاؑ رواں ہوئے خیبر کشائی کو
لے کر سپاہ دبدبہ و احتشام کی

بڑھ کر نقیب فتح نے دی بانگ دور باش
خدمت جلال و قہر نے لی اہتمام کی

عیسیٰ نے رکھ لی بیرقِ خورشید دوش پہ
موسیٰ نے ترقوا کی ندا ہر مقام کی

مثلِ شرارہ اختر سیارہ چھپ گئے
طاقت رہی نہ پیرِ فلک میں قیام کی

آفاق دنگ ابلقِ ایام لنگ تھا
آواز سن کے دلدلِ محشر خرام کی

مرحب بڑھا اُدھر سے اِدھر سے خدا کا شیر
آتے ہی اُس نے ضرب لگائی حسام کی

کھینچی اُدھر سے دستِ خدا نے جو ذوالفقار
فتنے نے اپنی تیغ میانِ نیام کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مرحب کے سر پہ تیغ وہ پیکر ہوئی یہ گرم
جو سقف ہل گئی فلکِ ہفت بام کی

اک دم میں قصرِ چار عناصر بہا دیا
اللہ رے آبِ تیغ جنابِ امامؑ کی

سکانِ شرق و غرب پکارے اماں اماں
دیکھی تھی حرب و ضرب نہ اس دھوم دھام کی

جبریلؑ بولے دستِ یداللہ چوم کر
قدرت تو ہی ہے خالقِ ذوالاحترام کی

انصاف و حلم و علم و دلیری و جود و زہد
تجھ پر خدا نے ساری فضیلت تمام کی

پردہ کھلا بلندیٔ کرسی و عرش کا
مسند ہے وہ علیؑ کی یہ خیر الانامؐ کی

کہہ تو اسی زمیں میں دبیرؔ اور اک سلام
پُر اس میں نظم کر تو شہادت امامؑ کی

سقف: چھت / ہفت بام: سات آسمان / قصرِ چار عناصر: بدن / سکان: مقیم / حرب: لڑائی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سلامی یہ امّت کا کیسا ستم ہے
کہ نیزے پہ شبیرؑ کا سر الم ہے

غمِ شہؑ میں جی بھر کے رو لو محبو
کہ جو دم ہے اس بزم میں مغتنم ہے

قطعہ

شبِ قتل زینبؑ سے کہتے تھے حضرت
کہ کل مجھکو درپیش راہِ عدم ہے

ہمیں دیکھ لو آج جی بھر کے زینبؑ
بہت دل میں حسرت ہے اور رات کم ہے

دمِ ذبح خالق سے کہتے تھے حضرت
دیا صبر مجھکو یہ تیرا کرم ہے

تری راہ میں ہے وہ مرنے کی شادی
نہ یادِ سکینہؑ نہ فکرِ حرم ہے

قطعہ

علمدار آئے تو چلائے اعدا
عجب ابنِ حیدرؑ کا جاہ و حشم ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

نشاں فتح کا ہے نشاں سے ہویدا
پھریرے پہ اِنّا فتحنا رقم ہے

بیاں کرتے تھے ساکنانِ مدینہ
بہار اس چمن کی امامِ اُمم ہے

گئے ہیں وہ جس روز سے سوے کوفہ
رگِ جاں میں پیوستہ خارِ اَلم ہے

تزلزل میں کیوں ہے مزارِ پیمبرؐ
بلاشک شۂ دیں کو کچھ فکر و غم ہے

نہ یہ حال معلوم تھا اُن کو ہے ہے
حرم ننگے سر ہیں سرِ شۂ علَم ہے

دبیر اسمِ اعظم کی خواہش نہیں ہے
کہ نامِ علیؑ لوحِ دل پر رقم ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سروار و علم دار کا مُجرائی کو غم ہے
دل تعزیہ خانہ ہے تو ہر آہ علم ہے

وصفِ غمِ شبیرؑ میں روشن یہ رقم ہے
مُجرائی ورق بدر ہے خورشید قلم ہے

مُجرائی یہی ہر ورقِ گُل پہ رقم ہے
فردوسِ نہم روضۂ سلطانِ اُمم ہے

یاں لب خشک سرِ عریان حرم ہے
دل پانی ہے زمزم کا سیہ پوش قلم ہے

دریا ہے ورقِ مجرائی اور موج قلم ہے
پانی پہ مگر گریۂ سجادؑ رقم ہے

قطعہ

یاں صرف تبسم ہیں جوانانِ حسینیؑ
واں رن میں تکلّم عمرو حُر میں بہم ہے

وہ کہتا ہے قبضے میں مرے آب رواں ہے
یہ کہتا ہے آقا مرا دریائے کرم ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ کہتا ہے میں کشورِ رے لوں گا پس از فتح
یہ کہتا ہے یاں خلد ابھی زیرِ قدم ہے

وہ ہوتا ہے خاموش نہ یہ ہوتے ہیں ساکت
اب روحِ امیںؑ بیچ میں دونوں کے حکم ہے

کہتے ہیں مفضل کہ وہ کاذب ہے یہ صادق
وہ لائقِ دوزخ یہ سزاوارِ ارم ہے

ہاتف کی ندا آئی کہ کیوں حُرِ دلاور
یہ فیضِ غلامیِ شہنشاہِ اُمم ہے

قطعہ

رن میں ہے عجب دبدبہ سے آمدِ اکبرؑ
نے کافروں میں جان نہ تلوار میں دم ہے

مدّاح سراپا اب انصاف سے سب ہیں
غُل ہے یہ جواں جانِ عرب جسمِ عجم ہے

بابا مدنی ماں عجمی جد اسد اللہ
خود شکل میں محبوبِ خدا میرا اَمم ہے

ساکت: خاموش / روحِ امیں: جبرائیل / حکم: بیچ / ہاتف: آسمانی آواز / دبدبہ: شوکت

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

یہ بختِ جواں ہے خضرِ پیر کا بر حق
یہ حسن میں یوسف سے سوا عمر میں کم ہے

وصفِ دہنِ تنگ میں عیسیٰؑ کی زباں لال
گویا یہ دلیلِ رہِ باریکِ عدم ہے

قامت ہے وہ قامت کہ حضورؐ اس کے شرف سے
انگشت سے کم سروِ گلستانِ اِرم ہے

دیکھو سر و پیشانی و ابرو کا قرینہ
یہ عرش ہے یہ لوح یہ قدرت کا قلم ہے

حق اس کا ہے نقاش خلیلؑ اس کا ہے معمار
ابرو کے مقابل کہاں محرابِ حرم ہے

کیا رتبۂ یاقوت و شکر پیش لبِ سُرخ
یہ لعل ہے وہ سنگ ہے یہ شہد وہ سم ہے

خود و زرہ و تن کی ثنا سب پہ کرو غور
وہ ابرِ کرم ہے تو یہ دریائے کرم ہے

جوہر نہیں چار آئینے میں ہے خطِ باریک
بس چار کتابوں کا خلاصہ یہ بہم ہے

بختِ جوان: خوش قسمت، زباں لال: گنگ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسرت ہے کہ یہ شیر قوی ہاتھ سے کھینچے
ہر وقت کمانِ فلک اِس واسطے خم ہے

تیغ دو زبانِ شۂ مرداں ہے کمر میں
قبضے میں اِسی کے ملک الموت کا دم ہے

عنقا ہے یہ مرکب کہ عقاب علی اکبرؑ
قدرت کا کرشمہ رگ و ریشے میں بہم ہے

چھل بل ہے چھلاوہ ہے توہّم ہے تصوّر
اژدر نفس و برق تگ و صاعقہ دم ہے

دریا اثر و شعلہ خواص و شرر آگیں
آہو رم و طاؤس دم و شیر شیم ہے

اس رخش کا سایہ ہے ہُما جست ہے بجلی
سیماب پسینہ ہے ہوا گردِ قدم ہے

خاقانِ سخن ہوں میں دبیرِ جگر افگار
سکّہ ہے تخلّص مرا اور نظم درم ہے

÷

عنقا: ناپید/رگ و ریشہ: بدن/توہم: شک/اژدر: ایک قسم کا عظیم الجثہ سانپ/شرر: چنگاری/آہو: ہرن/شیم: طبیعتوں/رخش: گھوڑا/جست: چھلانگ/معمار: تعمیر کرنے والا/نقاش: نقشہ یا نقش بنانے والا/سم: زہر/تناسب: سائز/چار آسمانی: کتابوں سے مراد چار صحیفہ آسمانی ہیں: قوی: طاقت ور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

صدمے ہجرائی عجب شاہِ اُمم دیکھیں گے
باغِ احمدؐ کو جو آنکھوں سے قلم دیکھیں گے

کہا اکبرؑ نے: جو ہم آئیں گے رن میں لڑنے
کس طرح لڑتے ہیں تب اہلِ ستم دیکھیں گے

کہا عابدؑ نے کہ ہے پیاس شہِؑ تشنہ کی یاد
ہم نہ تا زیست کبھی جانبِ یم دیکھیں گے

حُرؑ جو مارا گیا تب عونؑ و محمدؑ بولے
جا کے اب جنگ کے میدان کو ہم دیکھیں گے

شہؑ نے اعدا سے کہا جتنے ہیں میرے انصار
سر جھکا لیویں گے جب تیغ علم دیکھیں گے

شاہؑ کہتے تھے وہ دہشت ہی سے مر جائیں گے
فوجِ اعدا کو جونہی اہلِ حرم دیکھیں گے

جو غلامانِ علیؑ ابنِ ابی طالب ہیں
اے دبیرؔ اُن کو بہ گلزارِ ارم دیکھیں گے

زیست: زندگی / یم: دریا / علم: کھڑا ہوا / اعدا: دشمنان / ارم: جنت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

گر مرقّع میں شبیہِ شہِؑ ذی شان نکلے
اے سلامیؔ اب تصویر سے افغاں نکلے

مُجرئی صبح نہ کیوں چاک گریباں نکلے
چاند زہراؑ کا چھپے مہرِ درخشاں نکلے

کربلا میں یہ لٹے دولتِ زہراؑ و علیؑ
جس جگہ کھودیے واں گنجِ شہیداں نکلے

لائے لاش ایک کی اور ایک کی رخصت کو گئے
آئے جو خیمہ میں حیراں تو پریشاں نکلے

ایک حُر ایک پسر ایک غلام اک بھائی
فوجِ کفار میں یہ چار مسلماں نکلے

حشر میں بخشش کے امّت کو دے گا یہ خدا
کیوں حسینؑ اب تو ترے دل کے سب ارماں نکلے

مرقّع: نقشہ/شبیہ: تصویر/افغاں: نالے/مہر: سورج/حرماں: غم/میزان: ترازو/سی: تیس (۳۰)/پارہاۓ تن: بدن کے ٹکڑے/فراواں: زیادہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نا اُمیدی بہ جلو حسرت و حرماں بہ رکاب
کیا وطن سے شہِ دیں بے سروساماں نکلے

قطعہ

رتبہ ہائے شہِ مظلوم کو اور قرآں کو
تولا میزانِ عدالت میں تو یک ساں نکلے

پہ یہ ہے فرق کہ قرآن کے سی پاروں سے
پارہائے تنِ شبیرؑ فراواں نکلے

قطعہ

سحرِ عقد یہ کرتی تھی شکایت کبریٰؑ
اے فلک خوب مرے دل کے سب ارماں نکلے

شب کو پوشاکِ عروسی تھی اور اب رنڈ سالا
میں رہی خیمہ میں قاسمؑ سرِ میداں نکلے

رات جو بیاہ کے ساماں نظر آئے تھے
صبح دیکھا تو وہ سب خوابِ پریشاں نکلے

ہند زینبؑ سے یہ بولی کہ تمھارے ہوتے
لاشۂ شاہؑ کے سینے سے نہ پیکاں نکلے

رفقائے شہِ دیں کو نہ ملا غسل و کفن
دل سے اس غم سے نہ کیوں نالہ و افغاں نکلے

عقد: نکاح/ پوشاک: لباس/ پیکاں: تیر/ بے سروساماں: بغیر انتظام اور اضطراب کے ساتھ

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا زینبؑ نے: نہیں کہنے کے قابل یہ حال
تھے مدینہ ہی سے ہم بے سر و ساماں نکلے

کربلا آئے تو پیاسے رہے پیاروں سے چھٹے
گھر لٹا خیمہ جلا با سرِ عریاں نکلے

کیا شہیدوں کو کفن دے وہ غریب و محتاج
چاک کرنے کو نہ جس پاس گریباں نکلے

شاہؑ کہتے تھے پُر ارمان تھے اور پیاسے تھے
کیوں تڑپ کر علی اکبرؑ نہ تری جاں نکلے

شاہؑ کو شوق شہادت کے جو تھے طفلی سے
سب وہ ارمان تہ خنجرِ بُرّاں نکلے

شاہؑ کے سینے سے زینبؑ نے کیے تیر جدا
پُر جگر میں جو لگے تھے نہ وہ پیکاں نکلے

رعشہ ہے شاہؑ کے ہاتھوں کو تڑپتا ہے صغیر
کس طرح گردنِ معصومؑ سے پیکاں نکلے

خنجرِ بُرّاں: تیز خنجر / پیکاں: تیر / رعشہ: تھرتھراہٹ / صغیر: کمسن

پہلے ملنے کے لیے قبرِ سکینہؑ پہ گئے
جب کہ اندوہ سے وہ قیدیِ زنداں نکلے

شافعِ حشر نے کھینچا قلمِ عفو دبیرؔ
حشر میں جب کہ مرے دفترِ عصیاں نکلے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

دل میں بہار داغِ امامِ زمن رہی
مُجرائیوں کو قبر میں سیرِ چمن رہی

سب منزلوں میں شہؑ کو مدینہ کی یاد تھی
پہنچے جو کربلا میں نہ حُبِ وطن رہی

کافی ہوئی نہ چار بزرگوں کی موت آہ
اُمت کو فکرِ خاتمۂ پنجتنؑ رہی

اللہ رے بھائیوں کی محبت کہ حشر تک
ماتم میں بھی صدائے حسینؑ و حسنؑ رہی

لبریز پیاس سے جو ہوا شاہؑ کا دہن
منکر کے واسطے بھی نہ جائے سخن رہی

عابدؑ پکارے حیف بہتّر گلے کٹے
گردن مری فقط لیے طوق و رسن رہی

صغریٰؑ کہے گی حشر میں اکبرؑ کو دیکھ کر
بھیا تمھاری منتظر اب تک بہن رہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہوتے ہی صبح عقد رنڈاپا گلے پڑا
کل ایک رات نام کو کبریٰ دلھن رہی

قالب میں شہؑ کے تیر تھے بعد از وداعِ روح
سورج غروب ہو گیا باقی کرن رہی

اب تک فغاں ہے مرقدِ عباسؑ سے بلند
افسوس اے سکینہؑ تو تشنہ دہن رہی

قطعہ

صغریٰ نے رو کے پوچھا یہ تحقیق ہے پھوپھی
عریاں زمیں پہ لاشِ امامؑ زمن رہی؟

زینبؑ نے سر جھکا کے کہا سچ ہے میری جان
بے گور بھائی اور مقید بہن رہی

شبیرؑ بے جنازہ و بے غسل و بے حنوط
زینبؑ برہنہ سر رہی عریاں بدن رہی

برقع کے بدلے منہ پہ رہے گیسوؤں کے بال
واری گلے میں جائے گریباں رسن رہی

ہوتا ہے شامیانہ کا دستور قبر پہ
سو دھوپ شہؑ کی لاش پہ سایہ فگن رہی

فغاں: نالے / عریاں: ننگے / گور: قبر / مقید: قید رہنا / حنوط: مردے پر ملنے کا خوشبودار مرکب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے ہے نہ پوچھو کیا مرے بھائی کا تھا کفن
دل کو مرے نہ اب ہوسِ پیرہن رہی

جس خاک پر ہوا تھا شہید ابنِ بوترابؑ
چالیس روز تک وہی مٹی کفن رہی

جب تک دیا نہ فاتحہ پانی پہ بھائی کا
زینبؑ بھی قید خانہ میں تشنہ دہن رہی

اصغرؑ کو ماں کے واسطے حوروں کی گود میں
کیا کیا نہ بے کلی اب نہرِ لبن رہی

دُلہا کا گھر نہ باپ کا گھر تھا برائے فلک
آخر کہاں یتیم حسنؑ کی دُلہن رہی

باقی ہے نیل گردنِ زینبؑ پہ قبر میں
دنیا میں قید خانہ رہا نے رسن رہی

بہرِ ثواب نظم میں کرتا ہوں اے دبیرؔ
افسوس اب جہاں میں نہ قدرِ سخن رہی

نہرِ لبن: جنت میں دودھ کی نہر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۱۶)

سلام

مُجرائی شہؑ کی مصیبت جو بیاں ہوتی ہے
فاطمہؑ سنتی ہے اور اشک فشاں ہوتی ہے

جب عیاں تیغِ ہلالِ رمضان ہوتی ہے
غمِ حیدرؑ کی چھری دل پہ رواں ہوتی ہے

ذبح ہوتے تھے حسینؑ اور یہ کہتے تھے ملک
ہائے اب فاطمہؑ بے نام ونشاں ہوتی ہے

دونوں بیٹے کیے زینبؑ نے برادر پہ نثار
ایسی ہمشیر زمانے میں کہاں ہوتی ہے

حوریں اِک سمت بتولؑ آتی ہے رونے کے لیے
مجلسِ ماتمِ شبیرؑ جہاں ہوتی ہے

اشک بے ساختہ مومن کے نکل پڑتے ہیں
جب کہ روداد شہِ دیں کی بیاں ہوتی ہے

فشاں : بکھرنا/عیاں : ظاہر

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا زینبؑ نے تو کیوں گر نہیں پڑتا اے چرخ
حلقِ شبیرؑ پہ شمشیر رواں ہوتی ہے

شہؑ کا سر دیکھ کے نیزے پہ یہ کہتے تھے حرم
کیوں قیامت نہیں دنیا میں عیاں ہوتی ہے

بانوؑ کہتی تھی تڑپ کر میں کروں کیا ہے ہے
صاحبو رخصتِ فرزندِ جواں ہوتی ہے

تا نہ بھولے شرفِ پنجتنؑ پاک کوئی
پانچ وقت اس لیے دنیا میں اذاں ہوتی ہے

قطعہ

رن میں وارد ہوئے اکبرؑ تو پکارا لشکر
عقل انسان کی خود رفتہ یہاں ہوتی ہے

واہ کیا نور ہے کیا حسن ہے کیا جاہ و جلال
مدح اک شمہ نہیں ہم سے بیاں ہوتی ہے

رخ ہے وہ رخ کہ ابھی عکس جو اس کا پڑ جائے
ٹکڑے پوشاکِ قمر مثلِ کتاں ہوتی ہے

شرف: فضیلت / خود رفتہ: بے خود / شمہ: ذرہ / کتاں: سوت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لب ہے وہ لعل کہ پیمانہ بدخشاں جس کا
لال اُس لعل کی مدحت میں زباں ہوتی ہے

شمعِ ناوک پہ ہے پروانہ سدا تیر شہاب
کہکشاں چرخ پہ قربانِ کماں ہوتی ہے

تیغ ہے برق غضب شعلہ فشاں آتش قہر
مرگ رہ جاتی ہے جس جا یہ رواں ہوتی ہے

بانوؑ کہتی تھی کہ یاد آتے ہیں جس دم اکبرؑ
پار سینے کے مرے غم کی سناں ہوتی ہے

شہؑ کا سر کٹتا تھا اور کہتی تھی روحِ زہراؑ
تیغ یہ میرے کلیجے پہ رواں ہوتی ہے

ہم کو انجم سے ہے ثابت کہ غمِ مولاؑ میں
آہِ سکانِ فلک شعلہ فشاں ہوتی ہے

تشنگیِ شہؑ دیں جب میں رقم کرتا ہوں
خشک ہر حرف یہ خامے کی زباں ہوتی ہے

شور تھا خیمہ میں ہنگامِ وداعِ اکبرؑ
لو جدا قالبِ شبیرؑ سے جاں ہوتی ہے

لعل: گوہر، ناوک: تیر، سکان: مقیم، قالب: جسم

رتبۂ صبر دکھاتے ہیں جنابِ عابدؑ
چشمِ حیرت سے خلائق نگراں ہوتی ہے

جو مصیبت شہؑ بے کس پہ ہوئی رَن میں دبیرؔ
کون لکھ سکتا ہے اور کس سے بیاں ہوتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

پڑھوں سلام محبانِ پنجتنؑ کے لیے
کہ ایک تحفہ یہ کافی ہے پنج تن کے لیے

دہن ہے ذکرِ سلام شہِؑ زمن کے لیے
زباں دہن میں ہے گویا اسی سخن کے لیے

حواس خمسہ ہیں مُجرائی اس سخن کے لیے
کہ شش جہت کی ہے بنیاد پنجتنؑ کے لیے

زمیں ہے خاک بسر مُجرائی حسنؑ کے لیے
ہے نیل پوش فلک شاہِ بے وطن کے لیے

وہ پائے گا سندِ غمِ بُکا سے باغِ جناں
خوشا نصیب جو روئے شہِ زمن کے لیے

قطعہ

پکارے طوق و سلاسل کو دیکھ کر عابدؑ
یہی ہے حصے میں بیمارِ خستہ تن کے لیے

نیل پوش: نیلا لباس پہنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

نہ تیر حُرملہ نے تیغِ شمر واویلا
رسن گلے کے لیے اور گلا رسن کے لیے

ہزار حیف کفن اُس کا خاکِ صحرا ہو
کہ جس کی خاک تبرک ہے اب کفن کے لیے

ہوا تھا نشونما جس کا شیرِ زہراؑ سے
سوزن میں تیروں کا باراں تھا اُس چمن کے لیے

ملیں گے جس کے غلاموں کو حلۂ جنت
خدا کی شان وہ محتاج تھا کفن کے لیے

نیا ستم ہے کہ اُمت نے کاٹ کر سرِ شاہؑ
برہنہ تن کو کیا جامۂ کہن کے لیے

پہنایا خلعتِ شادی تو بول اٹھی تقدیر
کفن بھی قطع کرو اِس حسن کے لیے

لگائی ہاتھوں میں دُلہا دُلھن کے کیوں مہندی
وہ ہاتھ کٹنے کے خاطر ہیں یہ رسن کے لیے

قضا پکاری کہ بیوہ کہو اسیر کہو
ہوئی خطاب کی تجویز جب دُلھن کے لیے

حلّہ: لباس، جامۂ کہن: پرانے کپڑے، خلعت: لباس، قطع کرنا: کاٹنا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

لحد میں روتی ہے زہراؑ تڑپ تڑپ کے مدام
کبھی حسینؑ کی خاطر کبھی حسنؑ کے لیے

یہی رقم خطِ پشتِ لبِ حسینؑ میں تھا
کہ ضرب چوب کی ہے اس لب و دہن کے لیے

غضب ہے دستِ جفا بھی کیا عدو نے دراز
گہر بھی آہ یتیمِ شہِؑ زمن کے لیے

سکینہؑ کہتی تھی سیدانی ہوں طمانچے نہ مار
خدا کے واسطے اے شمر پنجتنؑ کے لیے

قطعہ

حرم رسن میں بندھے آئے جب کہ پیشِ یزید
لکھا ہے خاک کا جامہ تھا پارہ تن کے لیے

کیا سلام بندھے ہاتھ سے جو زینبؑ نے
طبق میں تڑپا بہت شہؑ کا سر بہن کے لیے

گہر کو کیا دُرِ دندانِ شاہؑ سے نسبت
یہ دُر صدف کے لیے وہ گہر دہن کے لیے

حسینؑ کہتے تھے سر دوں گا گھر لٹاؤں گا
نجاتِ اُمتِ محبوبِؐ ذوالمنن کے لیے

مدام: مسلسل۔ ضرب: مار۔ چوب: ہند

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دکھا کے رختِ سیہ ماں سے کہتی تھی کبریٰؑ
دلھن بنایا تھا اس کالے پیرہن کے لیے

قطعہ

شریک خونِ حسینؑ و حسنؑ ہے پانی بھی
عزیزو غور کرو ربِّ ذوالمنن کے لیے

حسینؑ پیاسے موئے رَن میں اور نہ پانی ملا
مِلا تو زہر کے اندر مِلا حسنؑ کے لیے

دبیرؔ ہو گا خدا مشتری کُہرِ اشک
بھلا یہ رتبہ کہاں ہے دُرِ عدن کے لیے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

السلام اے قبلۂ ایماں مرے
بادشاہِ کربلا سلطاں مرے

بزمِ غم میں آبرو دو یا حسینؑ
اشک کم ہیں اور بہت عصیاں مرے

حشر میں زہراؑ کہے گی شیعوں سے
تھام لو تم گوشۂ داماں مرے

قطعہ

مِل کے سر سے شہؑ کے لاشے نے کہا
دھوپ میں اعضا رہے عریاں مرے

دی ندا سر نے کہ چوبِ بید سے
کھولے ظالم نے لب و دنداں مرے

بولی زینبؑ کیوں نہ ننگے سر پھروں
اُٹھ گئے سر سے برادر جاں مرے

عصیاں: گناہ، گوشۂ داماں: دامن کا کونہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

شہؑ نے فرمایا عمر سے: غور کر
او لعیں رہتے نہیں پنہاں مرے

جدِّ امجد تاجدارِ انبیاؐ
والدِ ماجد شہِؑ مرداں مرے

بوند پانی مجھ سے کرتا ہے عزیز
کس کی گردن پہ نہیں احساں مرے

ظلم تُو کر میں کروں گا صبر و شکر
وہ ترے شایاں ہے یہ شایاں مرے

حُر گیا جنّت میں تو بولی بتولؑ
آ میں صدقے تجھ پہ اے مہماں مرے

کہتی تھی راتوں کو بانوؑ اے فلک
کیا کیے تو نے مہِ تاباں مرے؟

قطعہ

بولی بانوؑ گرد کیوں پھرتے ہو آج
کچھ کہو تو اکبرؑ ذی شاں مرے

پنہاں: چھپے ہوئے

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خیر راضی ہوں سدھارو مرنے کو
واری ہو ماں تم نہ ہو قرباں مرے

نانی سے کہتی تھی صغرٰیؑ دیکھیے
آتے ہیں کب علیؑ دوراں مرے

کہتی تھی شیریں ضیافت کیا کروں
شاہِ دیں مر کر ہوئے مہماں مرے

قطعہ

آ کے مقتل میں پکاری فاطمہؑ
کس طرح ہے اے دُرِ غلطاں مرے

دی صدا لاشے نے اُٹھ سکتا نہیں
سر جدا ہے دیکھیے ساماں مرے

دیر تک بیٹھا رہا سینے پہ شمر
زخم سب دکھتے ہیں اے اماں مرے

قبرِ اصغرؑ پہ کیے بانو نے بین
رات کیوں کر گزری؟ اے ناداں مرے

اب تلک یہ شور کرتا ہے فرات
ہائے پیاسے مر گئے مہماں مرے

شایاں: شان کے قابل ، مہرِ تاباں: چمکتے چاند ، ضیافت: مہمان داری ، دُرِ غلطاں: موتی جو خون سے بھرا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

قطعہ

آئی وقتِ ذبح حضرتؑ کو ندا
مرحبا اے تابعِ فرماں مرے

ہم نے بخشی تیرے شیعوں کو نجات
بولے شہؑ بر آئے سب ارماں مرے

بولی زینبؑ خیر ہو عباسؑ کی
روتے ہیں بابا شہِؑ مرداں مرے

قطعہ

لاشِ اکبرؑ پر کیے بانوؑ نے بین
واری دل میں رہ گئے ارماں مرے

بیاہ کر دیتی اگر یہ جانتی
تم ہو اٹھارہ برس مہماں مرے

بے سر و ساماں نہیں ہوں اے دبیرؔ
دیکھنا کل حشر میں ساماں مرے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

وصفِ گُلِ زہراؑ میں ہیں رنگیں سخن ایسے
جنّت میں بھی ہوں گے نہ سلامی چمن ایسے

لکھا ہے اٹھایا نہ گیا شاہؑ سے لاشا
پامال ہوئے گھوڑوں سے ابنِ حسنؑ ایسے

کٹتی تھیں رگیں حلق کی اور کہتے تھے پانی
شبیرؑ دمِ ذبح تھے تشنہ دہن ایسے

بابا سے سکینہؑ نے کہا خواب میں رو کر
گھٹتا ہے گلا مجھ پہ ہیں رنج رسن ایسے

زینبؑ نے کہا ایک کو جی بھر کے نہ روئی
افسوس زمانے سے اُٹھے پنجتنؑ ایسے

گردن رہی خم اور نہ بازو سے مٹا داغ
عابدؑ پہ ہوئے صدمۂ طوق و رسن ایسے

عابدؑ نے جو بندھوایا گلا بولی یہ زینبؑ
حیدرؑ کے بھی تھے راہِ رضا میں چلن ایسے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

یہ کہہ کے فلک روتے ہیں قبرِ شہؑ دیں پر
اب ہوئیں گے پیدا نہ غریب الوطن ایسے

شہؑ بھانجوں کو دیکھ کے کہتے تھے یہ رو کر
جیتے نہیں فرزند کسی کے بہن ایسے

در فاطمہ زہراؑ پہ گرا اور کیا ضبط
تھے صابر و مظلوم بھی خیبر شکن ایسے

زہراؑ نے کہا میں نے ستایا تھا کسے چرخ
جو دکھ میں پڑے میرے حسینؑ و حسنؑ ایسے

پُرسے کو بھی آئے تو جھکائے ہوئے سر کو
شرمندہ تھے سجادؑ سے اہلِ وطن ایسے

گھر چھوڑا وطن چھوڑا کیا قبر کو آباد
دنیا میں ستائے گئے شاہِ زمن ایسے

شہؑ نے کہا باندھو نہ جراحت مرے تن کے
ہیں زخم بہت میرے جگر میں بہن ایسے

اصغرؑ جو گیا خلد میں کہنے لگیں حوریں
بچے نہ یہاں آئے تھے تشنہ دہن ایسے

جراحت: زخم

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ بے کفن و گور یہ بے مقنع و چادر
لوٹے گئے دن بیاہ کے دُلھا دُلھن ایسے

کہتے تھے حرم حادثہ درپیش ہے کوئی
روتے ہیں گلے مل کے جو بھائی بہن ایسے

عریان رہے لاشے شہیدوں کے چہل روز
نایاب تھے کیوں چرخ بہتر کفن ایسے

نو لاکھ کو ششدر کیا اِک اِک نے دمِ جنگ
شبیرؑ کے ہمراہ تھے مقتر دو تن ایسے

تھا گنج شہیداں پہ یہ رہ گیروں کا نوحہ
افسوس کہ پامال ہوئے گل بدن ایسے

کیا زینبؑ و شبیرؑ کی الفت کا کہوں حال
تا حشر نہ اب ہوئیں گے بھائی بہن ایسے

جز ذات خدا سب تھے دبیر آہ و بکا میں
مقتل میں ہوئے شیرِ خدا نعرہ زن ایسے

÷

چہل روز چالیس دن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

ٹکڑے اے مُجرئی زہراؑ کا چمن ہوتا ہے
مثلِ گل چاک پیمبرؐ کا کفن ہوتا ہے

بیاہ کا جوڑا پہن کر یہ کہا قاسمؑ نے
سچ ہے یہ سُرخ شہیدوں کا کفن ہوتا ہے

کہا حوروں نے کہ یا ساقیِ کوثر فریاد
ذبح فرزند ترا تشنہ دہن ہوتا ہے

شہداؑ کہتے تھے ہیں قید میں عابدؑ دیکھیں
کب میسّر ہے بے کس کو کفن ہوتا ہے

پہنا جب خلعتِ شادی تو قضا نے یہ کہا
اب کوئی دم میں یہ رنڈسالا دُلھن ہوتا ہے

کہتی تھی قوم اسد ہے یہ خدا کی قدرت
بے کفن دفن شہنشاہِ زمن ہوتا ہے

جس نے کی عاصیوں کی عقدہ کشائی افسوس
اُس کا فرزند گرفتار رسن ہوتا ہے

خلعت: لباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا صغراؑ نے کہ پردیسی مرے پیاسے ہیں
دم بدم خشک یہاں میرا دہن ہوتا ہے

بعد مسلمؑ جو چلے شاہؑ تو مسلمؑ نے کہا
رفتہ رفتہ یونہی ویران وطن ہوتا ہے

رو کے زینبؑ نے کہا باندھیے سہرا آ کر
بیاہ قاسمؑ کا اب اے بھائی حسنؑ ہوتا ہے

پوچھا زینبؑ نے کہ کیوں طبل بجاتے ہیں عدو
شہؑ نے فرمایا میرا کوچ بہن ہوتا ہے

ذبح کے بعد زباں نکلی ہوئی تھی شہؑ کی
تر کہیں تیغ کے پانی سے دہن ہوتا ہے

کہا فضہ نے کہ فریاد الٰہی فریاد
کنبہ زہراؑ کا گرفتار رسن ہوتا ہے

کہا یہ ہند نے زینبؑ سے بتاؤ مجھے نام
کہ عیاں فاطمہؑ کا تم سے چلن ہوتا ہے

عاصیوں: گناہگاروں / عقدہ کشائی: مشکلیں حل کرنا

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

دخترِ ہند سے رو کر یہ سکینہؑ نے کہا
دم بدم دل پہ فزوں رنج و محن ہوتا ہے

میرا کُرتہ جو پھٹا ہے نہ سمجھ مجھ کو حقیر
حال ایسا ہی یتیموں کا بہن ہوتا ہے

جس پہ ہوتی ہے عنایات شۂ دیں کی دبیرؔ
اُس کا مقبول دوعالم میں سخن ہوتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

(۱۳۱)

سلام

اُس کو مجرا نہ جسے خوف تھا شمشیروں سے
تیر مژگاں کو بھی جنبش نہ ہوئی تیروں سے

شہؑ کے لشکر پہ وہ حیرت تھی کہ ویسی حیرت
کوئی پائے نہ مرقّع کی بھی تصویروں سے

شاہؑ نے خواب جو دیکھا کئی تعبیریں کہیں
خوف زینبؑ کو رہا خواب کی تعبیروں سے

کیا ہی عابدؑ کو ہوا غم جونہی اعدا نے کہا
چادریں لے لو کوئی شاہؑ کی ہمشیروں سے

شاہؑ کرتے جو طلب آب تو اعدا کہتے
پانی ملنے کا نہیں آپ کی تقریروں سے

جب کہ پانی نہ ملا شہؑ نے حرم سے یہ کہا
کیا کریں کام پڑا ہم کو تو بے پیروں سے

اہلِ کوفہ سے کہا شہؑ نے کہ نامے بھیجے
مجھ کو حیرت ہے کہ تم پھر گئے تحریروں سے

مژگاں: پلک ۔ جنبش: حرکت ۔ مرقّع: نقاشی

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذبح کے وقت ادا شہ سے تھی ہر دم تکبیر
اس طرح کس کی شہادت ہوئی تکبیروں سے

حیف وہ قتل ہوا جس کو علی نے پالا
سیکڑوں رنج سے اور لاکھوں ہی تدبیروں سے

بولے عابدؑ مجھے کیوں قید ہیں کرتے اعدا؟
سلسلہ صبر کا جاتا نہیں زنجیروں سے

سر برہنہ تھے حرم کہتے تھے سایہ ہے ہمیں
دم بدم آیہ قرآں کی توقیروں سے

کہتے تھے شہ کے موالی کہ لٹا گھر تو لٹا
ہم کو منصب ہے ملا خلد کی جاگیروں سے

گنجِ اختر یہ نہیں مہر نہیں ماہ نہیں
یہ مشبک ہے فلک آہوں کی تاثیروں سے

خدمتِ گنجِ شہیداں جسے ملتی ہے دبیرؔ
خاک اُس در کی ہے کافی اُسے اکسیروں سے

موالی: پیرو/منصب: عہدہ/گنج: خزانہ/اکسیر: کیمیا/مشبک: سوراخ دار

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

قتلِ شبیرؑ کے تھے مُجزئی ساماں کتنے
ایک حلقوم تھا اور خنجرِ بُرّاں کتنے

مُجزئی ذرّے ہیں اس غم سے پریشاں کتنے
مل گئے خاک میں شہؑ کے مہِ تاباں کتنے

مُجزئی تشنہ دہن تھے شہِؑ ذی شاں کتنے
آبِ شمشیر کو پی کر ہوئے خنداں کتنے

لبِ سوفار جو گویا ہو تو یہ پوچھوں میں
تنِ شبیرؑ میں پیوست تھے پیکاں کتنے

قاسمؑ و اکبرؑ و عباسؑ علی وائے ستم
نوجوانانِ پیمبرؐ ہوئے بے جاں کتنے

خوں بہا مانگا کی محشر میں بہتر (۷۲) تن کا
ہاتھ میں فاطمہؑ کے ہوں گے گریباں کتنے

حلقوم: حلق / بُرّاں: تیز / مہِ تاباں: چمکتے چاند / خنداں: ہنس مکھ / لبِ سوفار: تیر کا منہ / پیکاں: تیر / فرقت: جدائی / خوں بہا: قصاص / ہراساں: خوف زدہ / رفتہ رفتہ: آہستہ آہستہ

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باقرؑ و فاطمۂ کبریٰؑ و سکینہؑ معصوم
ایک رسّی میں گرفتار تھے ناداں کتنے

خوفِ شب خوں تھا غم فرقتِ شبیرؑ بھی تھا
حرمِ شہؑ تھے شبِ قتل ہراساں کتنے

کہا زینبؑ نے کہ شبیرؑ نے اُڑھائی چادر
رفتہ رفتہ ہم ہوئے بے سرو ساماں کتنے

سر کٹانے کی خوشی تھی پہ یہ غم تھا شہؑ کو
خلق میں ہوئیں گے بدنام مسلماں کتنے

نہ تو سایہ تھا نہ بستر تھا نہ تھا آب و طعام
حرمِ شہؑ پہ ہوئے صدمۂ زنداں کتنے

شاہؑ کہتے تھے کہ اب ہوا غم سے چھٹا
تیغِ قاتل کے مرے سر پہ ہیں احساں کتنے

بولی زینبؑ ہمیں سر ننگے پھرایا در در
واہ یہ لوگ بھی ہیں صاحبِ ایماں کتنے

خلق: مخلوق دنیا / طعام: غذا / جراحت: زخم / صحبت: ساتھ بیٹھنا ہم نشینی

دیکھ گُل ہائے جراحت شہدأ کہتے تھے
تختۂ تن پہ ہیں سر سبز گلستاں کتنے

صاحبِ فیض ہوں میں فیضِ شہِؑ دیں سے دبیرؔ
ہو گئے ہیں مری صحبت میں سخن داں کتنے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرئی گلچینِ قضا شبیرؑ کے گلشن میں ہے
ہر گُلِ باغِ امامت موت کے دامن میں ہے

مُجرئی جو پنجتنؑ کے سایۂ دامن میں ہے
مثلِ رضواں وہ ہمیشہ خُلد کے گلشن میں ہے

دل عنادل کی طرح اے مُجرئی شیون میں ہے
معدنِ دُر ہائے شبنم اشکوں سے دامن میں ہے

لختِ دل سے چشمِ تر یاقوت کی معدن میں ہے
بے بہا لعلِ بدخشاں مُجرئی دامن میں ہے

کیا مقام وکوچ شہ کے قافلے کا رن میں ہے
پہلی منزل خلد کی اے مُجرئی مدفن میں ہے

مُجرئی کہتے تھے عابدؑ تپ سے لرزہ تن میں ہے
کس طرح جاؤں مسیحا میرا تنہا رن میں ہے

گلچیں: پھول توڑنے والا/ عنادل: بلبل/ شیون: غم/ دُر رہا ہے: موتیوں/ لختِ دل: دل کا ٹکڑا/ بے بہا: قیمتی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قیدِ عابدؑ سے سلامی دل مراثیوں میں ہے
آج تک طوقِ گراں تصویر کی گردن میں ہے

جلوہ ماہِ بنی ہاشم سلامی رن میں ہے
یا تجلی نورِ حق کی وادیِ ایمن میں ہے

قطعہ

اسلحہ سج کر گئے رن میں جو ہم شکلِ نبیؐ
بولے اعدا غرق اکبرؑ قلزمِ آہن میں ہے

بکتر و چار آئینہ خود و زرہ تیغ و سپر
واہ کیا کیا زیورِ جنگ اس جواں کے تن میں ہے

گلشنِ قدرت کی ہے برگِ گلِ سوسن سپر
کب اثر ایسا دعائے اطہرِ سوسن میں ہے

ایک جوشن ہے کبیر اور اک صغیر آفاق میں
پر خواصِ جوشنین اکبرؑ کے اک جوشن میں ہے

ہے یہ آغوشِ کماں معمورِ نورِ روشن ہے
زور توسن کو تجلی کہکشاں کی رن میں ہے

معمور: بھرا ہوا/قامت: پیکر/ابلق: سیاہ سفید گھوڑا/توسن: گھوڑا/سرعت: تیز رفتار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قامتِ پُرنور کی ہے تاب رشکِ آفتاب
سایہ اس کے قد کا طوبیٰ خلد کے گلشن میں ہے

حال و استقبال ہو جاتے ہیں ماضی ہر قدم
ابلقِ ایام حیراں سرعتِ توسن میں ہے

میں فدائے آبروے تشنہ گانِ کربلا
مثلِ کوثر حکم جاری خُلد کے گلشن میں ہے

قبرِ اصغرؑ سے کہا بانو نے: راحت دیجیو
سونے والا میرے دامن کا ترے دامن میں ہے

دیکھ کر حُر کو سپاہِ شام میں بولے حسینؑ
اک محبِ پنجتنؑ اس لشکرِ دشمن میں ہے

یک بیک کنبے کا لٹنا دفعتاً داغِ پدر
کیا سکینہؑ پہ ہجومِ درد و غم بچپن میں ہے

تا دمِ محشر شہادت کی گواہی کے لیے
سرخیٔ خونِ شہیداں دشت کے دامن میں ہے

قبرِ زہراؑ سے ہوئے رخصت جو شہؑ آئی ندا
روح تیرے ساتھ ہے قالب مرا مدفن میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوچھتی تھی فاطمہؑ صغریٰؑ نسیمِ صبح سے
نونہالِ احمدؐ مختار کس گلشن میں ہے

قطعہ

حالِ صغریٰؑ دیکھ کر ہمسائیاں کہتی تھیں آہ
چشم صرفِ اشک ہے دل نالہ و شیون میں ہے

ضعف سے جنبش نہیں مطلق تنِ لاغر کو اب
ہے کفن میں مردہ یا صغریٰؑ یہ پیراہن میں ہے

شہؑ کے سر سے بولے عابدؑ اے مسیحا الغیاث
پاؤں میں زنجیر ہے طوق و رسن گردن میں ہے

قطعہ

چشمِ زخمِ شاہؑ نے دیکھی نہ جو بخیہ کی شکل
شرم سے پلکیں نہیں اب دیدۂ سوزن میں ہے

کوچۂ زخمِ تنِ شاہؑ میں نہ کی بخیہ نے راہ
آمد و شدِ رشتے کی کیوں خانۂ سوزن میں ہے

تنگ چشمی سے نہ روئے حالِ شہؑ پر اہلِ شام
واقعی اشکوں کی جا کب دیدۂ سوزن میں ہے

قالب: جسم/ نونہال: کمسن بچہ (علی اصغرؑ) / صرف: مصروف/ مطلق: بالکل/ دیدہ: آنکھ/ بخیہ: ٹانکا/ رشتے: دھاگا/ سوزن: سوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

شام کو بانو چلی مقتل سے تو رو کر کہا
اے شہیدو ہوشیار اصغرؑ بھی میرا رن میں ہے

بسکہ ہے وقتِ ظہورِ مہدیِ ہادیؑ کا شوق
مہر سے چشمِ مسیحا چرخ کے روزن میں ہے۔

نار میں مضطر ہے جیسا غاصبِ باغِ فدک
بے قراری کب کسی دانے کو وہ خرمن میں ہے

بولے شہؑ خنجر میں شیرِ فاطمہؑ کا ہے مزا
دامنِ مادر کی صورت قبر کے دامن میں ہے

شہرہ ہے تیری زبانِ دُر فشاں کا اے دبیرؔ
لعل پوشیدہ وفورِ شرم سے معدن میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

(۱۲۴)

سلام

مُجرئی سبطِ نبیؐ جب کہ وطن سے نکلے
جان کیوں فاطمہ صغریٰؑ کی نہ تن سے نکلے

جو سخن مدحِ شہِؑ دیں میں دہن سے نکلے
کم نہ قیمت میں کبھی دُرِ عدن سے نکلے

یا علیؑ وقتِ قضا جس کے دہن سے نکلے
جان آرام سے اے مُجرئی تن سے نکلے

قطعہ

دفن کے وقت یہ عابدؑ سے کہا زینبؑ نے
تیر کتنے مرے بھائی کے بدن سے نکلے

بولے سجادؑ کہ کیا پوچھتے ہو تیروں کو
نکلے کچھ اور نہ کچھ شاہؑ کے تن سے نکلے

ماں نے اکبرؑ سے کہا بیٹا جواں مرتے ہو
جان سختی سے نہ کیوں تیرے بدن سے نکلے

دُرِ عدن: عدن کے موتی / قضا: موت

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا عابدؑ نے سکینہؑ سے نہ رو مرقد پہ
لاش بابا کی تڑپ کر نہ کفن سے نکلے

شادی اکبرؑ کی نہ کی سالگرہ اصغرؑ کی
کچھ بھی ارماں نہ دلِ شاہِ زمنؑ سے نکلے

پانی پلوانا مرے نام پہ پیاسوں کو مدام
گھر سے شبیرؑ یہی کہہ کے بہن سے نکلے

قطعہ

کیا کہوں شام میں عابدؑ کی اسیری کا حال
ایک ساعت نہ کبھی رنج و محن سے نکلے

قید خانے سے وہ نکلے تو رسن میں وہ بندھے
آ کے زنداں میں اگر قید رسن سے نکلے

آیا میدان میں قاسمؑ تو پسر ارزق کے
جنگ کے واسطے فرزند حسنؑ سے نکلے

اشکِ خونی نہ بہیں چشمِ علیؑ سے کیوں کر
خوں جو عباسؑ دلاور کے بدن سے نکلے

اسیری: قید، ساعت: گھڑی، ناوک: تیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حق سے کرتے تھے دعا خشک زباں سے یہ حسینؑ
زیرِ خنجر بھی ترا نام دہن سے نکلے

قید خانہ میں سکینہؑ یہی کرتی تھی دُعا
گردنِ عابدؑ بیمار رسن سے نکلے

توشۂ راہ کفن اور نگہبان قضا
کس تباہی سے حسینؑ اپنے وطن سے نکلے

ناوکِ غم دلِ شبیرؑ میں پیہم گزرے
تیر جس وقت کہ تابوتِ حسنؑ سے نکلے

خیمہ شاہؑ میں ہوا اُس گھڑی ماتم برپا
لے کے رخصت جو ہیں شبیرؑ بہن سے نکلے

رفقا کہتے تھے ہو ہو کے فدائے شبیرؑ
شکر صد شکر کہ اب رنج و مِحَن سے نکلے

قطعہ

حلقِ نازک علی اصغرؑ کا کہاں تیر کہاں
سہم کر روح نہ کیوں اُس کے بدن سے نکلے

ہچکیاں لے کے جو دودھ اُگلا تو تھا حلق یہ خشک
دودھ کے قطرے بھی رُک رُک کے دہن سے نکلے

پیہم : یکے بعد دیگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے غمِ باغِ نبوت میں اِسے در بدری
ورنہ کیا کام ہے گُل کو جو چمن سے نکلے

اختر ان کو نہ کہو سبطِ نبیؐ کے غم میں
ہیں یہ شعلے جگرِ چرخِ کہن سے نکلے

ہم نے میزانِ نظر میں جو کیا وزنِ دبیرؔ
دُرِ شہوار بھی کم میرے سخن سے نکلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرئی مالکِ کوثر کو جو پانی نہ ملے
چشمِ سجادؑ کو کیوں اشک فشانی نہ ملے

جس کا اے مُجرئی کونین میں ثانی نہ ملے
ہائے وہ قتل ہو اور بوند بھی پانی نہ ملے

شاہؑ کہتے تھے جو ہونی ہو وہ مجھ پہ ہوئے
خاک میں پر علی اکبرؑ کی جوانی نہ ملے

کیا قیامت ہے جو ہو ساقیِ کوثر کا پسر
اُس کے مرقد پہ چھڑکنے کو بھی پانی نہ ملے

قید خانے میں یہ تھا بیوہ مسلمؑ کا بیاں
ایسے بچھڑے کہ مرے یوسفِ ثانی نہ ملے

سر مسلمؑ درِ کوفہ میں ملا برچھی پہ
لیکن اس شہر میں لوگو مرے جانی نہ ملے

گر کرے تابہ قیامت فلکِ پیر تلاش
بے کسی میں کوئی شبیرؑ کا ثانی نہ ملے

اشک فشانی: آنسو بہانا، مرقد: قبر، کلک: قلم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصۂ سیّدِ مظلوم ہے کتنا پُر درد
اس فسانہ سے کسی کی بھی کہانی نہ ملے

کلکِ قدرت نے یہ تھا موجوں کی سطروں میں لکھا
یعنی اس نہر کا عبّاسؑ کو پانی نہ ملے

کیوں فلک یوسفؑ و یعقوبؑ تو پھر اِک جا ہوں
زندہ شبیرؑ سے شبیرؑ کا جانی نہ ملے

کیوں نہ محتاجِ کفن ہوئے وہ بے کس نوشاہ
بیاہ کی شب جسے پوشاکِ شہانی نہ ملے

شمر سے کہتی تھی زینبؑ ہمیں سر ننگے کیا
چین تجھ کو بھی اے ظلم کے بانی نہ ملے

پڑھتے ہی عرضیِ صغریٰؑ کو ہوئے قتل حسینؑ
قاصدِ خستہ کو پیغام زبانی نہ ملے

شہؑ نے اعدا سے کہا پانی دو گر اصغرؑ کو
خاک میں گل کی مرے غنچہ دہانی نہ ملے

داغِ اولاد و غمِ تشنگی و گرسنگی
شاہؑ کو کون سے اندوہ نہانی نہ ملے

ماں سے قاسمؑ نے کہا خوں میں رنگیں گے پوشاک
غم نہیں ہم کو جو پوشاک شہانی نہ ملے

مجھ کو ہر لحظہ تأسف یہی رہتا ہے دبیرؔ
ہم تو پانی پئیں شبیرؑ کو پانی نہ ملے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲۶

سلام

سلامی دوپہر تک شہؑ کے لشکر کی صفائی ہے
بہتر تن کے اُوپر لاکھ ظالم کی چڑھائی ہے

سلامی شہؑ نے گردن سجدۂ حق میں کٹائی ہے
اُدھر سے آئی ہے زہراؑ اِدھر سے موت آئی ہے

سلامی دخترِ شیرِؑ خدا بلوے میں آئی ہے
اُٹھا کر ہاتھ کہتی ہے: خداوندا دہائی ہے

کہا اکبرؑ نے نیزہ مجھ کو ظالم نے نہیں مارا
رسولؐ اللہ کے سینے پہ یہ برچھی لگائی ہے

کہا شہؑ نے مرے سینے سے اے ظالم اُتر جا تُو
گلے ملنے کو مجھ سے فاطمہؑ جنت سے آئی ہے

نہ کیوں مغموم ہوئیں کربلا میں مومنین جا کر
وہاں مدت تلک ختم الرسلؐ نے خاک اُڑائی ہے

محبو اپنا سر گر تم نہ پیٹو حیف کی جا ہے
تمھارے واسطے شبیرؑ نے گردن کٹائی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعہ

ستم گاروں سے بانوؑ نے یہ عابدؑ کی سفارش کی
خدا واقف ہے اُس نے پرورش نازوں سے پائی ہے

یہ دہری بیڑیاں لوہے کی آہستہ پنھاؤ تم
اُسے مُنّت کی بھی زنجیر مِنّت سے پنھائی ہے

گلا کٹتا تھا شہؑ کا اور چلاتی تھی یہ زہراؑ
دُہائی ہے دُہائی ہے دُہائی ہے دُہائی ہے

کہاں شبیرؑ کا زانو کہاں سر حُرؑ کا اے یارو
یہ شانِ کبریائی ہے یہ قسمت کی رسائی ہے

حرم سے کہتی تھی بانوؑ کہ جی کیوں کر نہ گھبرائے
مجھے اے صاحبِ صغریٰ سے یہ پہلی جدائی ہے

پھراتے ہیں لعیں بازار میں زینبؑ کو یہ کہہ کر
جنازہ جس کا اُٹھا رات کو یہ اُس کی جائی ہے

کہا زہراؑ نے شہؑ کی لاش سے حُرؑ کا نہ غم کھانا
ردا زہراؑ نے بیٹا اس کے لاشے پر اڑھائی ہے

غضب ہے شمر یہ ایک ایک سے فخریہ کہتا تھا
چھری میں نے نبیؐ زادہ کی گردن پر چلائی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

دعائے بخشش اُمت میں ہے تیری یہ سرشہؑ کا
عجب حاجت روائی ہے عجب مشکل کشائی ہے

گلا ننھا سا باقرؑ کا بندھا رسّی سے تو رو رو
پکارا یا علیؑ پہنچو دمِ مشکل کشائی ہے

کہیں گے انبیاؑ جس دم حسینؑ آئیں گے محشر میں
رسول اللہؐ کی اُمت اِسی نے بخشوائی ہے

کہا مقتل میں زہراؑ نے نبیؐ سے لاشوں کو دکھلا
یہ سب حیدرؑ کی دولت ہے یہ سب میری کمائی ہے

کہا شہؑ نے میرے عباسؑ کی ہمت کوئی دیکھو
کٹے ہیں ہاتھ پر قبضے میں دریا کی ترائی ہے

دعا کرتی تھی شہؑ کی لاش اُس کے ہاتھ جل جائیں
مرے نانا کی مسند جس ستمگر نے جلائی ہے

تمنا ہے دبیرؔ خستہ کو یا ربّ کہیں یہ سب
کہ یہ مدّاح ہے دیں دار ہے اور کربلائی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

قتلِ شبیرؑ کی اے مُجرئی تیاری ہے
دیدۂ فاطمہ زہراؑ سے لہو جاری ہے

صبحِ عاشوریہ زینبؑ سے کہا سرورؑ نے
آج کا دن ترے بھائی پہ بہت بھاری ہے

پوچھا زہراؑ نے کہ کیوں خُلد میں گھبرائے ہو
شہؑ نے فرمایا کہ زنداں میں مری پیاری ہے

کہا عابدؑ نے کہ جس دن سے ہوئے قتل حسینؑ
نہ دوا ہے نہ تسلّی ہے نہ دل داری ہے

تیر کھا کر علی اصغرؑ نے اشارے سے کہا
کیا لبِ خشک دکھانا بھی گناہ گاری ہے

مصطفیٰؐ کہتے تھے شبیرؑ سے دیکھوں کیا ہو
تم بھی پیارے ہو اور اُمت بھی مجھے پیاری ہے

کروٹیں لے کے یہ کرتا تھا اشارہ اصغرؑ
گور میں سوؤں گا اب جھولے سے بے زاری ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشنگی فاقہ کشی دربدری محتاجی
ہائے کیا فاطمہؑ کی بیٹیوں پر خواری ہے

کہا حیدرؑ نے شب قتل خدا خیر کرے
خود بہ خود آج مجھے قبر میں بے داری ہے

دردِ دل جب ہوا احمدؐ کے تو بولے شاید
برچھی اکبرؑ کے کلیجے پہ لگی کاری ہے

کہتی تھی فاطمہ صغریٰؑ نہ قضا ہے نہ شفا
مجھکو دنیا میں عجب طرح کی بیماری ہے

پوچھا قاسمؑ نے مجھے گود میں لیتا ہے کون؟
رو کے شہؑ نے کہا وہ فاطمہؑ بے چاری ہے

حشر کا مجھکو نہیں غم کہ دبیرؔ اُس دن کی
پسرِ احمدِ مختار کی مختاری ہے

÷

دیدہ: آنکھ، دل داری: تسلی، گور: قبر، خواری: ذلیل، کاری: کارمند، سخت، قضا: مرگ، مختاری: حکومت

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سلامی شاہ پہ شدت تھی یہ تشنہ دہانی کی
ہوئی تھی گوہرِ نایاب ان کو بوند پانی کی

پسند آیا قضا کو جو جواں فوجِ حسینی کا
بجائے صاد زخمِ تیغ کی رُخ پہ نشانی کی

پلائے ساغرِ کوثر کھلائے میوۂ جنت
شہِ بے کس نے حُر کی خلد میں کیا میہمانی کی

ہوا تھا خود بخود شادی کے غم سے رنگ زرد اُس کا
نہ تھی نوشاہ کو حاجت لباسِ زعفرانی کی

قطعہ

غمِ طولِ فراقِ شاہ میں کہتی تھی یہ صغریٰ:
جدا بابا سے ہو کر ہائے تم نے زندگانی کی

شبِ ہجراں تڑپ کر ہم نے کاٹی وائے محرومی
نہ بابا جان آئے نے اجل نے مہربانی کی

قطار اونٹوں کی دی راہِ خدا میں جس کے دادا نے
اُسے افسوس دی اعدا نے خدمت ساربانی کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا اہلِ وطن نے فاطمہؑ کا لال پیاسا ہے
اٹکتی ہے ہمارے بھی گلے میں بوند پانی کی

مقیّد جب کیا زنداں میں ناموسِ پیمبرؐ کو
تو آ کر روحِ زہراؑ نے سحر تک پاسبانی کی

جوانانِ بنی ہاشم یہی کہتے تھے رو رو کر
نہ دیکھی حیف اکبرؑ نے بہار اپنی جوانی کی

علیؑ اکبر یہ کہتا تھا مجھے مرنے کو جانے دو
قسم اے سبطِ پیغمبرؐ تمھیں میری جوانی کی

غمِ فتنہ میں ہوئے یہ رفتہ رفتہ ناتواں عابدؑ
بدن میں بعد مرنے کے کفن نے بھی گرانی کی

کہا سجادؑ نے صبر و قرار و ہوش نے چھوڑا
تنِ لاغر سے باقی ہے رفاقت ناتوانی کی

غبارِ مرقدِ صغریٰ وہاں قربان ہوتا ہے
لحد ہے جس جگہ پر فاطمہ زہراؑ کے جانی کی

دبیرؔ خستہ یہ وہ بزم ہے یاں آ کے زہراؑ نے
فغاں کی بال کھولے سر کو پیٹا نوحہ خوانی کی

÷

گوہرِ نایاب: نایاب موتی/رقضا: موت/فراق: جدائی/پاسبانی: نگہبانی/لاغر: دُبلا/رفاقات: دوستی/خستہ: تھکا ماندہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سلامی اوجِ فلک پہ نہیں یہ تارے ہیں
ہماری آہِ شرر بار کے شرارے ہیں

عطش سے غش میں سلامی علیؑ کے پیارے ہیں
جو آنکھ کھلتی ہے تو پانی کے اشارے ہیں

سلامی اشک جو دُرِ نجف ہمارے ہیں
تو مول لینے کو شاہِؑ نجف کے پیارے ہیں

غمِ حسینؑ سے روشن عمل ہمارے ہیں
فلک ہے سینہ تو داغِ عزا ستارے ہیں

سبیل آپ کی رکھنے سے ہے یہی ثابت
حسینؑ تشنہ دہن خلق سے سدھارے ہیں

عمامہ شہؑ نے جو پھینکا تو بولی یوں زینبؑ
کہ رن سے کیا علی اکبرؑ تمھیں پکارے ہیں

شرربار: چنگاریاں بکھیرنے والی / شرارے: چنگاریاں / سبیل: امام مظلوم کے نام پر ٹھنڈا پانی پلوانا / عطش: پیاس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زمیں پہ ذرّے نہ کیوں تڑپیں صورتِ اختر
کہ زیرِ خاک یدُ اللہ کے ستارے ہیں

فلک پہ کیوں نہ کرے فخر کربلا کی زمیں
کہ اس میں بھی اسدُ اللہ کے ستارے ہیں

انگوٹھا دیکھ کے ہونٹوں پہ لاشِ اصغرؑ کا
پکاری بانوؑ ابھی پانی کے اشارے ہیں

کنارِ نہر کے تمنا میں کہتے تھے اکبرؑ
شتاب آؤ کہ ہم کوثر کے کنارے ہیں

قطعہ

نبیؐ نے لاشۂ شبیرؑ سے کہا پیارے
تیرے کلیجے پہ یہ تیر کس نے مارے ہیں؟

پکاری لاش مقام حیا ہے اے نانا
میں کس کا نام لوں سب کلمہ گو تمھارے ہیں

حسینؑ آئیں گے جب حشر میں کہیں گے ملک
اسی نے کام گناہ گاروں کے سنوارے ہیں

حسینؑ کہتے تھے اکبرؑ نہ جاؤ مرنے کو
تمھارے جینے سے ہم کو بڑے سہارے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

بدن سے کاٹ کے ننھی سی گردنِ اصغرؑ
شقی کے گرتے بھی بے رحموں نے اتارے ہیں

عزیز رکھتا ہے ربّ عزیز شہؑ کو عزیز
خدا کے پیارے ہیں یہ مصطفیٰؐ کے پیارے ہیں

قطعہ

کہا رفیقوں سے شہؑ نے دکھا کے اعدا کو
ہم ان کے دوست ہیں گو یہ عدو ہمارے ہیں

یہ ظلم کرتے ہیں ہم چاہتے ہیں اِن کی نجات
ہم اُن کو پیارے نہیں اور ہمیں یہ پیارے ہیں

حرم یہ کہتے تھے چادر اُڑھاؤ یا حیدرؑ
کہ اب کھلے ہوئے بلوے میں سر ہمارے ہیں

نسیمِ صبح سے صغرؑا یہ پوچھتی تھی مدام
بتا مجھے گلِ زہراؑ کدھر سدھارے ہیں

کیا جو شاہؑ نے حملہ پکاری روحِ رسولؐ
حسینؑ جانے دو یہ کلمہ گو ہمارے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

مُجرئ یادِ حق ہے یادِ علیؑ
لوحِ دل پہ رقم ہے نادِ علیؑ

خُلد کیا ہے محبتِ حیدرؑ
قہرِ دوزخ ہے کیا عنادِ علیؑ

دفترِ حشر میں صحیح نہیں
فردِ ایماں بغیرِ صادِ علیؑ

یوں جگہ خُلد میں ہے شیعوں کی
دل میں شیعوں کے جیسے یادِ علیؑ

خُلد و طوبیٰ و نہرِ کوثر ہے
کاغذ و خامہ و مدادِ علیؑ

چار عنصر ہیں تابعِ دیں کے
فضل و احسان و عدل و دادِ علیؑ

نور ہی نور ہے خدا کا فقط
آتش و خاک و آب و بادِ علیؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تنگ دستی سے دی پناہ ہمیں
حرز ہے بازوے جوادِ علی

اُن کی مشکل کے عقدے سب حل ہیں
جن کو دل سے ہے اعتقادِ علی

بابِ فردوس فتح کر دیں گے
قبر میں ہم پڑھیں گے نادِ علی

دل بہ حق لب بہ شکر و دست بہ تیغ
دیکھنا شوکتِ جہادِ علی

گھر علی کا ازل سے ہے جنت
حُور و غلماں ہیں خانہ زادِ علی

شبِ معراج ساتھ ساتھ رہے
کیا نبیؐ سے تھا اتحادِ علی

صاف دُرِ نجف سے ظاہر ہے
پاک گوہر ہیں خانہ زادِ علی

تیغ سائل کو بخش دی دمِ جنگ
کیا خدا پہ تھا اعتمادِ علی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دال ہے خوبیِ قرات پہ
قاریوں کو حدیثِ صادِ علیؑ

ہیں علیؑ خانہ زادِ ربِّ حرم
زاد ایماں ہے خانہ زادِ علیؑ

جیسے ہیزم کو آگ کھاتی ہے
یوں گنہ شیعوں کے ودادِ علیؑ

مصحفِ انبیاءؑ پڑھے فر فر
روزِ مولد یہ تھا سوادِ علیؑ

حشر میں ہوں گے زیرِ عرشِ علیؑ
شیعیانِ خوش اعتقادِ علیؑ

ہر مرض کی دوا ہے خاکِ شفا
ہر بلا کی سپر ہے نادِ علیؑ

سفرِ حج میں تھی یہ شان اکثر
راحلہ پاؤں فقر زادِ علیؑ

ایک گوشہ ہے جن کا ہفت اقلیم
غیب میں ایسے ہیں بلادِ علیؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیوں نہ چار آئینہ ہو شیعوں کا
ہے رباعی کی قطع نادِ علی

لائقِ کبریا ہیں دو تحفے
داغِ شبیرؑ اور ودادِ علی

بولی قبرِ حسینؑ پہ زینبؑ
خاک میں مل گئی مرادِ علی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳۱

سلام

مُجرئی ہنستے رہے شہؑ اور غم دیکھا کیے
زخمِ تن میں سیرِ گلزارِ اِرم دیکھا کیے

اے فلک مجرے میں جن کے تجھ کو خم دیکھا کیے
حیف تو دیکھا کیا اور وہ ستم دیکھا کیے

کج روی کی ہائے اس سے لشکرِ کفارؔ نے
جن کے اوپر سب پہ جبرئیلؑ خم دیکھا کیے

بارہا عابدؑ نے راتوں کو فلک پہ کی نگاہ
شاہؑ کے زخموں سے تارے اس پہ کم دیکھا کیے

اشتیاقِ چشمۂ کوثر میں شاہؑ تشنہ لب
اشک کے قطرے سے بھی دریا کو کم دیکھا کیے

مر گیا اصغرؑ تو اک ہچکی میں لیکن دیر تک
ہاتھ رکھ کر شاہؑ دیں سینے میں دم دیکھا کیے

اُس کے لاشے کو کیا اہلِ ستم نے پائمال
جس کا سب مُہرِ نبوت پہ قدم دیکھا کیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب تلک جیتے رہے شبیرؑ یہ افسوس تھا
قتلِ اکبرؑ ہو گیا اور ہائے ہم دیکھا کیے

کہتے تھے سجادؑ ہو کر تابِ مشکل کشا
ہم رَسَن میں آہ بازوے حرم دیکھا کیے

قطعہ

شہؑ کے سر کو دیکھ کر نیزے پہ کہتے تھے حرم
بارہا دوشِ نبیؐ پر تجھ کو ہم دیکھا کیے

مثلِ خورشید قیامت آج ہے نیزے پہ تُو
ہم جدا سب سے ترا جاہ و حشم دیکھا کیے

گہ نظر محراب خنجر پہ کبھی سوے خیام
ہر طرح سے شاہؑ دیں سوے حرم دیکھا کیے

شب خیالِ روضۂ سرورؑ رہا تھا اے دبیرؔ
خواب میں ہم سیرِ گلزارِ ارم دیکھا کیے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

اکیسویں شب آئی ہے ماہِ صیام کی
بجھتی ہے شمع تربتِ خیرؐالانام کی

دنیا سے کوچ آج وصیِ نبیؐ کا ہے
شعیوں سے ہے وداع شۂ خاص و عام کی

مولود کعبۂ ہوئے گا زخمی سو پہلے سے
حق نے سیاہ پوش تن بیت الحرام کی

[illegible] میں حشر کے یہ دو گواہ ہیں
صُوم و صلوۃ میں ہے شہادت امامؑ کی

پائے ہیں کس شہیدؑ نے ایسے گواہِ خوں
صوم و صلوۃ میں ہے شہادت امامؑ کی

روزے میں آبِ تیغ پیا اور کھایا زخم
لذت علیؑ سے پوچھو اس آب و طعام کی

نوحہ ہے یہ حسنؑ کا کہ فریاد یا خدا
زینبؑ دہائی دیتی ہے خیرالانامؐ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ضربت لگائی سجدے میں ابنِ حرام نے
تقصیر کیا ہے حاجیِ بیت الحرام کی

قائم زمانے میں نہ قیامت ہو کس طرح
رحلت ہے آج شافعِ روزِ قیام کی

ارکانِ عرش حق میں تزلزل بپا ہوا
کانپی لحد پیمبرؐ عالی مقام کی

عباسؑ کہہ رہے ہیں کہ مجھکو لیا نہ ساتھ
تقصیر تو بتایئے آقا غلام کی

سجدے میں اُس کا کام لعیں نے کیا تمام
جس نے خدا نے اپنی عبادت تمام کی

مجروح صبحِ قدر کیا روزہ دار کو
کی قدر کلمہ گو نے یہ ماہِ صیام کی

قاتل کو جامِ شیر پلایا تو خود پیا
ظالم کی وہ جفا یہ مروّت امامؑ کی

یاں تک سرِ شگافتہ سے خوں بہا تھا آہ
طاقت نہ تھی زبانِ خدا میں کلام کی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس چشمِ بد نے زخم لگایا علی کو حیف
دیکھی نہ چشمِ زخم نے شکل التیام کی

قاتل قضا پہ سجدے میں سر اور سر پہ تیغ
دیکھو نماز امامِ علیہ السلام کی

نکلا جنازہ گھر سے جو شیرِ الہ کا
فریاد عرش پر گئی ہر خاص و عام کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام (فارسی)

زینبؑ و حالِ تباہش نگرید
گریۂ شام و پگاہش نگرید

سینہ اش ز آتشِ غم یکسر سوخت
تا بزن شعلۂ آہش نگرید

حلقہ چوں داغ زدہ در ماتم
بہ عزا جامہ سیاہش نگرید

پیشِ چشمش شدہ مذبوحِ حسینؑ
حسرتِ دل بہ نگاہش نگرید

شانہ بر چہرہ پریشاں زلفش
گردِ مہ ابرِ سیاہش نگرید

تا بزن در تتق ظلمتِ شام
شفقِ خوں رخِ ماہش نگرید

بسرِ خاک جنوں غلطیدہ
باہمہ رفعتِ جاہش نگرید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

هر که او بود پناهِ دوجهان
کس نکرد آه پناهش نگرید

پاره پاره شده پیراہنِ تن
از کتاں جامۂ ماہش نگرید

آں که بے سود کُلہ گوشه بعرش
شمر بر بوده کلاہش نگرید

چه بود باعثِ قتلِ معصوم
بے گناہیست گناہش نگرید

ناظمِ مہدی ہادیست دبیرؔ
چشم و ابر سر راہش نگرید

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۳۴)

سلام (فارسی)

دیرِ شبیرؑ و بجاہش نگرید
سرِ تسلیم کواہش نگرید

ماتمِ قبلۂ دیں می دارد
کعبہ و رخت سیاہش نگرید

عاشقِ روے پسر بود حسینؑ
سُوے اکبر بہ نگاہش نگرید

نامِ شبیرؑ اثرہا دارد
آہ و نالہ دو کواہش نگرید

عرش از نالۂ زہراؑ لرزید
شیعیاں خاصۂ آہش نگرید

تنِ سر خاک و سرِ شہ بہ سناں
مومناں حالِ تباہش نگرید

داغِ فرزند بہ قلب زہرؑ است
محضر و مُہر کواہش نگرید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہ بود باعثِ قتلِ معصومؑ
بے گناہیست گناہش نگرید

بود ہفتاد و دو تن یارِ حسینؑ
فوج بیند و سپاہش نگرید

شۂ دعا واد عطایش بیلید
شمرِ بد کرد گناہش نگرید

ماند بے آب چہا باغِ بتولؑ
خشک شد سبز گیاہش نگرید

تن زارش ز تفِ غم شد خشک
آتش افتادہ بہ کاہش نگرید

نوگلِ باغِ نبیؐ چوں سبزہ
گشتہ پامال بہ راہش نگرید

شوکتِ خار و سنانش بیند
وے و طغیاں سپاہش نگرید

زیرِ پائے شۂ مردان دیر
تاج بیند و کلاہش نگرید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتابیات

آبِ حیات	مولانا محمد حسین آزاد	رام نرائن بینی مادھو، الہ آباد ۱۹۶۴ء
ابواب المصائب	مرزا سلامت علی دبیر	مطبع یوسفی، دہلی، ۱۸۷۶ء
اُسلوب	عابد علی عابد	اسرار کریمی پریس، الہ آباد ۱۹۷۶ء
اُردو مرثیے میں مرزا دبیر کا مقام	ڈاکٹر مظفر حسن ملک	مقبول اکیڈمی، لاہور، ۱۹۷۶ء
انیس شناسی	ڈاکٹر گوپی چند نارنگ	گلوب آفسٹ پریس، دہلی، ۱۹۸۱ء
اردو مرثیے کا ارتقا	ڈاکٹر مسیح الزماں	دلّی پرنٹنگ پریس، آلہ آباد، ۱۹۶۹ء
اُردو رباعی	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	مطبوعہ کراچی ۱۹۶۲ء
انتخابِ مراثی دبیر		رام نارائن، الہ آباد ۱۹۶۲ء
المیزان	سید نظیر الحسن رضوی فوق	مطبع فیض عام، علی گڑھ ۱۹۱۶ء
انتخابِ مراثی دبیر	ڈاکٹر اکبر حیدری	اتر پردیش اردو اکیڈمی، لکھنؤ ۱۹۸۰ء
اُردو مرثیے کے پانچ سو سال	عبدالرؤف عروج	کراچی، ۱۹۶۱ء
باقیاتِ دبیر	ڈاکٹر اکبر حیدری	مرزا پبلشرز، حسن آباد، سری نگر ۱۹۹۲ء
پیمبرانِ سخن	شاد عظیم آبادی	لاہور، ۱۹۷۴ء
تفہیم البلاغت	وہاب اشرفی	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ ۱۹۹۲ء
تلاشِ دبیر	کاظم علی خان	لکھنؤ، ۱۹۷۹ء
دبستانِ دبیر	ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ ۱۹۶۶ء
دربارِ حسین	افضل حسین ثابت لکھنوی	مطبع اثنا عشری، دہلی، ۱۳۳۸ھ
حیاتِ دبیر حصۂ اوّل	افضل حسین ثابت لکھنوی	مطبع سیوک سٹیم پریس، لاہور، ۱۹۱۳ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حیاتِ دبیر حصۂ دوم	افضل حسین ثابت لکھنوی	مطبع سیوک سٹیم پریس، لاہور، ۱۹۱۵ء
دفترِ ماتم، جلد اوّل تا جلد بستم	دبیر	مطبع احمدی، لکھنؤ، ۱۸۹۶ء، ۱۸۹۷ء
دفترِ دبیر	ڈاکٹر ہلال نقوی	محمدی ایجوکیشن پبلشرز، کراچی، ۱۹۹۵ء
رزم نامۂ دبیر	سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ، ۱۹۵۴ء
رزم نگارانِ کربلا	ڈاکٹر سیّد صفدر حسین صفدر	ندرت پرنٹرز، لاہور، ۱۹۷۷ء
رباعیاتِ دبیر	مرتب: سیّد سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نظامی پریس، لکھنؤ، ۱۹۵۴ء
اُردو رباعیات	ڈاکٹر سلام سندیلوی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ، ۱۹۶۲ء
سبع مثانی	مرتب سیّد سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نظامی پریس، لکھنؤ، ۱۳۴۹ھ
”رسالہ سرفراز“ لکھنؤ دبیر نمبر	مرتب کاظم علی خان	سرفراز قومی پریس، لکھنؤ، ۱۹۷۵ء
شعارِ دبیر	مرتب مہذب لکھنوی	یونائیٹڈ پریس، لکھنؤ، ۱۹۵۱ء
شاعرِ اعظم مرزا دبیر	پروفیسر اکبر حیدری	اردو پبلشرز، لکھنؤ، ۱۹۷۶ء
شمس الضحیٰ	مولوی صفدر حسین	مطبع اثناعشری، دہلی، ۱۲۹۸ھ
ماہنامہ ”کتاب نما“ دبیر نمبر	مرتب: عبدالقوی دسنوی	مکتبۂ جامعہ ملیہ، نئی دہلی، ۱۹۷۵ء
کاشف الحقائق جلد اوّل	امداد امام اثر	مطبع اسٹار آف انڈیا، ۱۸۹۷ء
کاشف الحقائق جلد دوم	امداد امام اثر	مکتبۂ معین الادب، لاہور، ۱۹۵۶ء
فسانۂ عجائب	رجب علی بیگ سرور	سنگم پبلشرز، الٰہ آباد، ۱۹۶۹ء
مرزا دبیر اور ان کی مرثیہ نگاری	ڈاکٹر نفیس فاطمہ	لیتھو پریس، پٹنہ، ۱۹۸۷ء
مراثی دبیر، جلد اوّل	مرزا دبیر	نول کشور پریس، لکھنؤ، ۱۸۷۵ء
مراثی دبیر، جلد دوم	مرزا دبیر	نول کشور پریس، لکھنؤ، ۱۸۷۶ء
ماہِ کامل	مہذب لکھنوی	سرفراز قومی پریس، لکھنؤ، ۱۹۶۱ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرزا دبیر کی مرثیہ نگاری	ایس اے صدیقی	راحت پریس، دیوبند، ۱۹۸۰ء
مرزا سلامت علی دبیر	ڈاکٹر محمد زمان آزردہ	مرزا پبلشرز، حسن آباد، سری نگر، ۱۹۸۵ء
ماہِ نو، راول پنڈی، دبیر نمبر	مدیر فضل قدیر	راولپنڈی، ۱۹۷۵ء
موازنۂ انیس و دبیر از شبلی نعمانی	ڈاکٹر فضل امام	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۱۹۸۸ء
نادراتِ مرزا دبیر	ڈاکٹر صفدر حسین	چمن بک ڈپو، دہلی، ۱۹۷۷ء
واقعاتِ انیس	سیّد مہدی حسن احسن لکھنوی	مطبع اصح المطابع، لکھنؤ، ۱۹۰۸ء
یادگارِ انیس	میر احمد علوی	سرفراز پریس، لکھنؤ، ۱۹۵۷ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas